كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ متفق علیہ

# اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات ظہور مہدیؓ، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث، واقعاتی تناظر میں، منکرین و مدعیان مہدویت، اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا حافظ محمد ظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

يكون في آخر أمتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده عدا — مسلم شریف

كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم — متفق علیہ

# اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصوّر

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات ظہورِ مہدیؓ، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث، واقعاتی تناظر میں، منکرین و مدعیان مہدویت، اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ


از افادات

حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف

مولانا حافظ محمد ظفر اقبال

فاضل جامعہ اشرفیہ



بیت العلوم

۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۲۸۳۔

نام کتاب اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

مؤلف حافظ محمد ظفر اقبال (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

افادات پروفیسر مولانا محمد یوسف خان صاحب
(استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

باہتمام محمد ناظم اشرف

ناشر بیت العلوم ۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور
فون: ۷۳۵۴۳۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱
بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴
مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

# فہرست مضامین

# تقریظ

جامع المعقول والمنقول، استاذ العلماء والفضلاء، محقق زماں، مقرر شیریں بیاں

**حضرت مولانا عبدالرحمٰن اشرفی صاحب مدظلہ العالی۔**

**الحمدللّٰہ وکفی والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین اما بعد!**

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سریر آرائے خلافت ہوئے اور چھ ماہ بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تو ''المشاہدہ بقدر المجاہدہ'' کے تحت بارگاہ خداوندی سے ان کو یہ انعام دیا گیا کہ آخر زمانے میں ان کی اولاد میں سے ایک جلیل القدر خلیفہ ہونا مقرر فرما دیا جس کو دنیا ''مہدی'' کے نام سے جانتی ہے۔

عربی زبان میں اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ان میں سے اکثر نادر و نایاب ہیں اور جو دستیاب ہیں، ان سے اردو دان طبقہ مستفید نہیں ہو سکتا نیز اس موضوع پر اردو میں ایک آدھ کتاب ہی کا حوالہ ملتا ہے جس میں مکمل تفصیلات نہ ملنے کی وجہ سے قاری تشنگی کا شکار رہتا ہے اس لحاظ سے عزیزم محمد ظفر سلمہٗ کی غالباً یہ پہلی کاوش ہے جو اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کے عقائد کی آئینہ دار اور اس کی تفصیلات کو حاوی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائیں اور عزیز مذکور کو مزید تصنیفی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین

عبدالرحمٰن اشرفی

خادم الحدیث جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور۔

۱۶، جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

# کلماتِ بابرکات

بحر العلوم، نمونہء اسلاف، رأس الاتقیاء
حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ادام اللّٰہ بقاؤہ علینا

هذه المقالة من مولانا محمد ظفر اعز الله اياه، موجبات، سالبات، رائعات، صادقات جزى اللّٰه اياه.

## اخبار المقالة

موجبات، سالبات، صادقات    رائعات، مفرحات، یاقریب
فهمها علمٌ لحق یا حبیب    اسمعوا سمعًا قبولا یا لبیب
ماهیات، ثابتات، یارغیب    فاقرؤها وانظرو ها یا قریب

(نوٹ) راقم الحروف کی درخواست پر حضرت الاستاذ نے پہلے نثر میں مندرجہ بالا عبارت تحریر فرمائی تھی، بعد میں اشعار کے اندر اپنی تقریظ کو ازخود ہی منتقل فرمایا، اور باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ ان دونوں کو بطور یادگار زیرِ نظر مقالہ کا حصہ بنادیا جائے۔
ذہن میں رہے کہ حضرت نے اس بات کی نشاندہی بھی فرمائی ہے کہ مذکورہ اشعار بحر رمل تام کے وزن پر ہیں۔

# تقریظ

استاذ العلماء، مقرر شیریں بیاں، نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ

حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہٗ

عزیزم مولوی حافظ محمد ظفر سلمہٗ کا مقالہ کا مختلف مقامات سے معاینہ کیا دلی خواہش پیدا ہوئی کہ یہ مقالہ اگر جلد از جلد طبع ہو جائے تو اس تحقیق اور ریسرچ سے بہت سارے احباب کو نفع ہوگا۔

یہ مقالہ جو کہ اب پوری کتاب کی شکل میں تیار ہو چکا ہے اور جس میں تمام امور کے حوالہ جات لکھے گئے ہیں اور پھر سلف صالحین کے اقوال اور احادیث مبارکہ سے ان کو مزین کیا گیا ہے۔

میری دیانت دارانہ رائے ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقت پسندی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرے گا تو یہ بات بالکل عیاں ہو کر اس کے سامنے آجائے گی کہ سیدنا حضرت امام مہدیؓ کی آمد حقیقت پر مبنی ہے اور اس سے انکار تعصب اور عناد کی وجہ سے ہی کیا جا سکتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ جل شانہ میرے اس عزیز اور اس کے اساتذہ اور اس کتاب کے ناشر کے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین

(حافظ) فضل الرحیم

خادم الطلباء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۰ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ

# پیش لفظ

استاذ العلماء، مقرر شعلہ بیاں، سرپرست و مربی من

## حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب دامت برکاتہم

**الحمدللہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد!**

وجودِ مہدی، علاماتِ مہدی اور عقیدۂ ظہور مہدی

یہ وہ معرکۃ الآراء، اہم اور سنجیدہ موضوع ہے جس پر اردو ادب اور دینی لٹریچر میں کوئی سنجیدہ اور اہم تحریر مکمل وضاحت و صراحت سے موجود نہیں، اگر ہے بھی تو وہ خارجیت یا رافضیت کے زیراثر افراط وتفریط کا شکار۔

راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہوئے، مناظرانہ رنگ لیے بغیر اس موضوع پر اہل سنت والجماعت کا موقف مکمل احتیاط اور دلائل و براہین سے آراستہ فی الحال دستیاب نہیں۔ ممکن ہے کہ کبھی اس موضوع پر مناظرانہ مبالغہ آرائی کے بغیر کچھ لکھا گیا ہو جو،اب موجود نہیں۔

اس موضوع کی سب سے اہم بات یہی ہے کہ اس میں راہِ اعتدال اور مسلک اکابر کو ہر آن پیش نظر رکھنا ہی اس موضوع سے انصاف کے تقاضے پورا کرتا ہے، ایک بال برابر آگے پیچھے ہونا رافضیت کی اندھیر نگری میں گرنے یا خارجیت کے سنہری جال میں پھنسنے کے مترادف ہے۔

زیرنظر مقالہ جو جامعہ اشرفیہ کے ہونہار اور ذی استعداد طالب علم حافظ مولوی محمد ظفر سلمہٗ کی تحقیق و کاوش کا نتیجہ ہے، کئی اعتبار سے علم دوست اور صاحبانِ ذوق کے

لیے تسکین کا سامان لیے ہوئے ہے۔

(۱) ازاول تا آخر تحریر اپنے موضوع سے مکمل مربوط اور زنجیر کی کڑیوں کی طرح جڑی ہوئی نظر آتی ہے۔

(۲) وہ تمام کتب جن کے حوالے درج کیے گئے ہیں، ان کے تمام حوالہ جات اصل کتابوں سے اخذ کردہ ہیں۔

(۳) سب سے اہم اور خاص بات یہ کہ پورے مقالے میں کہیں بھی مناظرے، مجادلے اور مکابرے کا رنگ نظر نہیں آتا جو میرے خیال میں ایک مشکل ترین کام تھا جسے بخوبی انجام دیا گیا۔

(۴) ایک اور اہم ترین اور خاص بات یہ ہے کہ ملک کے مایہ ناز علمی مراکز اور دینی مدارس کے تصدیق شدہ فتاویٰ جات منسلک ہونے سے اس مقالے کی اہمیت دو چند ہوگئی ہے۔

(۵) اسی طرح وہ حضرات علماء کرام جن کی رائے اس مسئلے میں کچھ اختلافی پہلو لیے ہوئے تھی، اس کو بطریق احسن فتاویٰ جات کی روشنی میں حل کیا گیا ہے۔

(۶) انداز انتہائی مرتب، مضبوط اور جامع ہے، طرزِ تحریر دلچسپ اور پُرکشش ہے جس کی وجہ سے یہ ثقیل اور مشکل موضوع بھی قاری کی توجہ بآسانی حاصل کر لیتا ہے۔

بہرحال! یہ ایک عمدہ بلکہ عمدہ ترین کوشش وکاوش ہے جسے جتنا بھی سراہا جائے، کم ہے اور خصوصی طور پر اس کوشش کے پس منظر میں استاذ العلماء حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ' استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ کی خصوصی توجہات اور مہربانیاں ہیں جنہوں نے مقالہ نگار کو انتخاب موضوع سے اختتامِ تحریر تک اپنے قیمتی ترین اوقات سے لمحات بابرکات عنایت فرمائے اور یوں یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور پھر اکابرین علماء کرام کی تقریظات نے اس پر چار چاند لگا دیئے۔

اللہ تعالیٰ مقالہ نگار عزیزم میرے شاگرد رشید حافظ مولوی محمد ظفر سلمہٗ کو خوب خوب علمی وعملی ترقیات سے مالا مال فرمائے اور دینی موضوعات پر تحقیق وتفتیش کے اہم ترین کام کے لیے قبول فرمائے اور ہمارے سرپرست ومہربان استاذ مکرم حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہٗ کے سائے کو تادیر ہمارے سروں پر قائم فرمائے اور انکے علمی فیضان سے فیض یاب فرمائے۔

اور بالخصوص ناشر محترم عزیزم مولانا محمد ناظم اشرف صدیقی صاحب مدظلہٗ کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین یارب العلمین

العبدالفقیر محمد کفیل عفی عنہ

مدرس جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

# عرض مؤلف

مہدی اور ظہور مہدی زمانۂ جدید ہی میں نہیں، زمانۂ قدیم سے ہی محل بحث و تمحیص اور موضوع کلام رہا ہے اور شروع ہی سے اس میں افراط و تفریط برتی جاتی رہی ہے چنانچہ بعض لوگوں نے تو اسی کو اوڑھنا بچھونا بنا کر انتظارِ مہدی ہی میں اپنی حیات عزیز اور متاع ثمین کو گنوا دیا، کسی نے محض چند ضعیف حدیثوں کو دیکھ کر احادیث مہدی اور وجود و ظہور مہدی سے عہدہ برآئی کا اعلان کر دیا، متقدمین میں اس فہرست کے اندر آپ کو ابن خلدون کا نام نظر آئے گا اور متاخرین میں آپ کو دور جدید کے متجددین اور نام نہاد مفسرین مل جائیں گے جن پر مفصل تبصرہ آپ اسی کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

انہی لوگوں میں دوران مطالعہ قاضی سلیمان منصور پوریؒ کا ''صحت احادیث مہدی کا انکار''[۱] بہت عجیب لگا کیونکہ قاضی صاحب ماضی قریب ہی کی شخصیت ہیں اور ان سے پہلے حضرت تھانویؒ بڑی وضاحت کے ساتھ ''مؤخرۃ الظنون عن ابن خلدون'' میں ابن خلدون کے اعتراضات کا ٹھوس اور مدلل جواب دے چکے تھے۔

اس موقع پر یہ وضاحت بھی بے فائدہ نہ ہوگی کہ بعض لوگ امام ابو حنیفہؒ سے اظہار بغض کے کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، زیر بحث مسئلہ میں بھی انہوں نے کسی حنفی کا یہ قول ڈھونڈ نکالا کہ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کریں گے، حاشا للہ! کہ تحقیق سے اس کو دور کا بھی مس ہو، اصل بات یہ ہے کہ بعض

---

۱ قاضی صاحب نے اپنی مشہور کتاب ''تاریخ المشاہیر ص ۱۸۸'' پر ابن تومرت کے حالات لکھنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قارئین ان حالات کو پڑھیں اور دیکھیں کہ مہدی کے نام سے دنیا میں بالخصوص دنیائے اسلام میں کیا کچھ ہو چکا ہے، مجھے اس مقام پر اس قدر لکھ دینا چاہیے کہ ظہور مہدی کے متعلق اگرچہ روایات بکثرت ہیں جن کا شمار درجنوں پر ہے مگر ایسی حدیث ایک بھی نہیں ہے جو محدثین کے مسلمہ اصول تنقید کے مطابق صحیح مسند مرفوع کا درجہ رکھتی ہو۔ العلم عند اللہ۔

بزرگوں کا ''کشف'' ہے کہ ان حضرات کا اجتہاد، امام صاحبؒ کے اجتہاد سے ملتا جلتا اور مشابہ ہوگا، اب معترض نے یہ نہیں دیکھا کہ کشف حجت شرعیہ بھی ہے یا نہیں؟ مشبہ اور مشبہ بہ میں کوئی فرق بھی ہوتا ہے یا دونوں کا مکمل طور پر متحد ہونا ضروری ہے؟ اور اس پر اعتراض کی بنیاد کھڑی کر دی، حالانکہ نہ تو کشف ہی حجت شرعیہ ہے اور نہ ہی مشبہ و مشبہ بہ میں مکمل اتحاد ضروری ہے لہٰذا یہ اعتراض لغو اور بیکار ہے۔

الغرض! کچھ لوگ ظہور مہدی کے منکر ہو گئے اور کچھ لوگوں نے دعویٰ مہدویت کرنے میں بھی کوئی خوف محسوس نہیں کیا اور نہایت بیباکی سے اپنے اس موقف پر ڈٹے رہے بلکہ ملا علی قاریؒ اور صاحب مظاہر حق کے مطابق تو بعض لوگوں نے اپنے گرد اوباشوں کی ایک جماعت اکٹھی کر کے لوگوں سے زبردستی اپنے ''مہدی'' ہونے کو منوانے کی کوشش کی، جس کا انجام بالآخر ناکامی ہوا۔

اس کی مکمل تفصیلات تو قارئین کرام آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے یہاں اجمالی طور پر کتاب سے متعلق چند باتیں عرض کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

(۱) اس کتاب میں امام مہدیؓ سے متعلق اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کئے گئے ہیں اس لیے امید ہے کہ اس موضوع سے متعلق اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ ہی قارئین کے ذہن میں جگہ پائیں گے۔

(۲) بعض وجوہات کی بناء پر کچھ باتیں مکرر بھی ہوگئی ہیں لیکن چونکہ موقع کی مناسبت کا لحاظ بھی ضروری تھا اس لیے اس تکرار کو حذف نہیں کیا گیا۔ امید ہے کہ قارئین کرام اس سے ملول نہ ہوں گے۔

(۳) پروف ریڈنگ میں انتہائی احتیاط برتی گئی ہے تاہم اگر بتقاضائے بشریت مضمون یا پروف ریڈنگ کی کوئی غلطی قارئین کرام پائیں تو اس کو میرے اساتذہ کی طرف منسوب کرنے کی بجائے میری کم علمی اور بے بضاعتی پر محمول کر کے مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں مجھے کوئی باک محسوس نہ ہوگا۔

ناسپاسی ہوگی کہ اگر میں اپنے انتہائی شفیق استاذ حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحب مدظلہ کا شکریہ ادا نہ کروں جنہوں نے قدم قدم پر انگلی پکڑ پکڑ کر رہنمائی فرمائی، حق یہ ہے کہ اس کتاب کو انہی کی طرف منسوب کیا جائے، نیز اس موقع پر میں اپنے انتہائی مشفق سرپرست، مربی اور جان و دل سے زیادہ عزیز حضرت مولانا محمد کفیل خان صاحب دامت برکاتہم کے مشوروں اور ہدایات کو بھی فراموش نہ کرسکوں گا، تقریظات لکھنے والے اساتذہ و مشائخ بالخصوص، جامعہ اشرفیہ کے سب سے اولین مدرس، میرے محبوب استاذ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب ''اطال اللہ عمرہ'' جن کو حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ ''چلتا پھرتا کتب خانہ'' کہا کرتے تھے، کتاب کی نشر و طباعت کا اہتمام کرنے والے استاذ محترم مولانا محمد ناظم اشرف صاحب مدظلہ اور کسی طرح بھی تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی شایان شان اجر جزیل عطا فرمائے اور ان کے طفیل اس روسیاہ کی بھی مغفرت فرمادے۔ آمین

محمد ظفر

۲۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ

# مقدمہ

جانشینِ شیخ موسیٰ، استاذ العلماء، استاذ الحدیث

حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**نحمده و نصلي على رسوله الكريم. اما بعد!**

دور حاضر میں عقائد و نظریات کے بدلتے ہوئے مختلف رجحانات میں سے ایک رجحان امام مہدیؓ اور ان کے ظہور سے متعلق بھی ہے۔ اسی مقصد کی خاطر مختلف ممالک میں مختلف دعوے روز بروز بلند ہوتے رہتے ہیں چنانچہ کہیں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سنائی دیتا ہے اور کہیں مہدیٔ موعود ہونے کے دعوے کانوں میں پڑتے ہیں۔ کہیں سے یہ شور بلند ہوتا ہے کہ ۲۰۰۴ء میں ظہور مہدی ہو رہا ہے اور کہیں سے یہ نعرہ لگتا ہے کہ امام مہدیؓ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور و نزول کا وقت انتہائی قریب آ گیا ہے۔ بس ایک دو سالوں میں ایسا ہونے والا ہے۔

بعض حضرات اپنی اپنی جماعت کے افراد کو امام مہدیؓ کے متبعین قرار دینے میں کوشاں نظر آتے ہیں اور بعض حضرات ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اپنے سرکردہ افراد یا قائدین پر امام مہدیؓ کی علامات چسپاں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ دورِ جدید میں یہ ذہن بن چکا ہے کہ ہر شخص اپنے مخاطبین کے سامنے کوئی ایسی نئی بات پیش کرنا چاہتا ہے جو اس سے پہلے کسی نے نہ کی ہو،

اور اس سے اس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ مخاطبین پر اس کا رعب بیٹھ جائے خواہ اس کو علم و دانش کی راہ سے کوئی مس ہو یا نہ ہو، اور وہ بات سنجیدگی و وقار کے دائرے میں آتی ہو یا نہ۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ جس نئی بات اور نئے دعوے کو وہ پیش کر رہا ہے، نجانے وہ اس پر چسپاں بھی ہوتا ہے یا نہیں؟

یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا، اس کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جس میں ظہور مہدیؑ کے انکار کی روح کار فرما نظر آتی ہے چنانچہ کبھی محدثانہ انداز سے جرح وتنقید کے ذریعے ظہور مہدی کا انکار کیا جاتا ہے اور کبھی اس سلسلے کی احادیث کو ایرانی اور عجمی تخیلات کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ کبھی یہ دعویٰ تراشا جاتا ہے کہ ظہور مہدی سے متعلق احادیث کو عربی تخیلات اور قرآن کی صحیح اسپرٹ سے کوئی سروکار نہیں اور کبھی یہ کہہ کر ظہور مہدی کا انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں امام مہدیؑ اور ان کے ظہور کا کوئی تذکرہ نہیں، کبھی ظہور مہدی کے عقیدے کو اپنانے پر اسے مصیبت قرار دیا جاتا ہے اور کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ امام مہدیؑ کے متعلق زوردار ثبوت بالکل نہیں ہے۔

اربابِ عقل پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ یہ دونوں نظریئے افراط وتفریط پر مبنی ہیں، اہل سنت والجماعت میں سے کسی بزرگ نے نہ تو اپنے لیے مہدویت کا دعویٰ کیا اور نہ ظہور مہدیٰ کا انکار کیا بلکہ انہوں نے اس کو بعینہ اسی طرح تسلیم کیا جیسا کہ احادیث میں اس کی وضاحت آئی ہے۔

اس رسالے کی وجہ ترتیب ایک تو یہی بنی کہ لوگ اس سلسلے میں بہت زیادہ افراط وتفریط کا شکار ہیں اور ان کو حق بات اور مستند معلومات تک رسائی حاصل نہیں۔ دسری وجہ اور محرک یہ بنا کہ دور جدید کی دینی مطالعاتی کتب میں امام مہدیؑ کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کا تذکرہ مفقود ہوتا جا رہا ہے اور عجیب بات یہ ہے کہ دور حاضر کے فارغ التحصیل علماء بھی امام مہدیؑ کے بارے میں اتنی معلومات نہیں رکھتے کہ وہ اپنے مخاطب کو مطمئن کر سکیں، کتب حدیث میں جہاں کہیں امام مہدیؑ کا تذکرہ آتا ہے اس کا سرسری طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہی لوگ بعد میں یا تو ظہور مہدی کے قطعی

منکر ہو جاتے ہیں یا اس موضوع کو اپنے ذہن میں بالکل جگہ نہیں دے پاتے۔

ان وجوہات اور محرکات کی بناء پر اس موضوع کا انتخاب کیا گیا تاکہ قرآن و حدیث کی تعلیمات اور اکابر محدثین و علماء کے اقوال و آراء قارئین کرام کے سامنے پیش کر دیئے جائیں اور امام مہدیؓ کے بارے میں قرآن و سنت کی مستند معلومات اور اس بارے میں درست عقائد ہی ذہن میں جگہ پا سکیں۔

اس رسالے کو سات ابواب اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے جس کا اجمالی خاکہ یوں ہے:

باب اول ............ عقیدۂ ظہور مہدیؓ

باب دوم ............ نام و نسب اور سیرت

باب سوم ............ علامات ظہور مہدیؓ

باب چہارم............ ظہور مہدیؓ سے قبل کے واقعات

باب پنجم ............ ظہور مہدیؓ ترتیب زمانی کے ساتھ واقعات کے تناظر میں

باب ششم ............ امام مہدیؓ سے متعلق صحیحین کی روایات، ۳۷ صحابہؓ و صحابیاتؓ کی روایات

باب ہفتم ............ منکرین و مدعیان مہدویت

خاتمہ ............ علماء کرام کے فتاوی

آخر میں عزیزم مولوی محمد ظفر سلمہ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ عزیزم موصوف نے احقر کی گذارشات کے مطابق انتہائی جانفشانی، مسلسل جدوجہد، لگن اور محنت سے مواد کی جستجو کی، اسے جمع کیا اور عمدہ ترتیب کے ساتھ اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

اللہ رب العزت موصوف کی عمر، علم اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور کتاب کے ناشر مولانا محمد ناظم اشرف سلمہ کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے۔

احقر

محمد یوسف خان عفی عنہ

## باب اوّل

# عقیدہ ظہور مہدیؓ

قرآنی آیات کا ظہور مہدیؓ کی طرف اشارہ، تواترِ احادیث مہدیؓ، امام اور رضی اللہ عنہ کا خطاب، اسماء صحابہؓ مع حوالہ جات، علماء کرام کی آراء، اسماءِ کتب، امام مہدیؓ افضل یا شیخینؓ؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس دنیا کی ایک ابتداء تھی اور ایک انتہاء ہے، ابتداء ہو چکی اور انتہاء قریب ہے جس کے لیے وقوع قیامت کو علامت قرار دیا گیا ہے اور ان علامات کی صراحت صحیح احادیث میں کثرت سے موجود ہے۔

بنیادی طور پر علامات قیامت کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ محمد تاج عبدالرحمٰن العروسی اپنی کتاب **"عقیدة المسلم فی ضوء الکتاب والسنة"** کے ص ۳۳۷ پر رقم طراز ہیں:

> ''علاماتِ قیامت میں سے بعض علامات چھوٹی ہیں اور بعض بڑی۔ پھر چھوٹی علامات کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) وہ علامات جو واقع ہو چکی ہیں۔ (۲) وہ علامات جو اب تک واقع نہیں ہوئیں۔ اول قسم میں وہ علامات بھی شامل ہیں جو کہ پوری ہو چکیں اور وہ بھی کہ جن کا ظہور یکدم نہیں ہوا بلکہ آہستہ آہستہ ہوا، اسی طرح وہ علامات بھی کہ جو مکرر واقع ہوئیں اور وہ بھی جو مستقبل میں کثرت سے واقع ہوں گی۔''

پھر آگے انہوں نے ہر ایک کی تفصیلات مثالوں کے ذریعے پیش کی ہیں جن سے فی الحال یہاں بحث کرنا مقصود نہیں۔

علامات قیامت میں سے ایک علامت ''ظہور مہدی'' بھی ہے جس پر اس رسالے میں قدرے تفصیل سے گفتگو کی جائے گی۔ انشاءاللہ العزیز۔

''ظہور مہدی'' سے متعلق عقیدے کی بحث سے پہلے اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

## ﴿وہ آیات جن میں امام مہدیؒ کی طرف اشارہ موجود ہے﴾

حضرت امام مہدیؒ کا ذکر قرآن کریم میں صراحۃً تو نہیں البتہ ایک دو آیتوں میں ان کی طرف اشارہ ضرور پایا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(۱) ﴿ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (البقرہ: آیت نمبر ۱۱۴)

اس آیت کے تحت علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

﴿وفسر هٰؤلاء الخزى فى الدنيا بخروج المهدى عندسدى وعكرمة ووائل بن داؤد﴾ (تفسیر ابن کثیر: ج ۱ ص ۲۰۸)

''اور ان لوگوں (یہودیوں اور عیسائیوں) کے لیے دنیا میں رسوائی کی تفسیر، سدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کے نزدیک ''خروج مہدی'' سے کی گئی ہے۔''

اگر چہ یہ تفسیری قول کہ دنیا میں یہودیوں اور عیسائیوں کی اصل رسوائی خروج مہدیؒ کے وقت ہو گی، سدی، عکرمہ اور وائل بن داؤد کا ہے لیکن چونکہ احادیث سے ثابت شدہ واقعات اس کی تائید کر رہے ہیں اس لیے اس کو صحیح مان لینے میں بظاہر کوئی حرج بھی نہیں۔

(۲) اسی طرح علامہ ابن کثیرؒ ہی نے آیتِ قرآنی

﴿ وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَىْ عَشَرَ نَقِيْبًا ﴾ (المائدہ: ۱۲)

کے تحت بارہ خلفاء والی روایت ذکر کی ہے کہ اس امت میں بارہ نیک و عادل

خلفاء ہوں گے اور یہ روایت مسند احمد کے حوالے سے بدیں الفاظ منقول ہے۔

﴿عن مسروق قال كنا جلوسا عند عبدالله بن مسعود رضى الله عنهما وهو يقرئنا القرآن فقال له رجل يا ابا عبدالرحمٰن! هل سالتم رسول الله ﷺ كم يملك هذه الامةمن خليفة؟ فقال عبدالله ما سالنى عنها احد منذ قدمت العراق قبلك ثم قال نعم ولقد سالنا رسول الله ﷺ فقال اثنا عشر كعدة نقباء بنى اسرائيل. هذا حديث غريب من هذا الوجه واصل هذا الحديث ثابت فى الصحيحين من حديث جابر بن سمرة رضى الله عنه قال سمعت النبى ﷺ يقول لا يزال امرالناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا ثم تكلم النبى ﷺ بكلمة خفيت على فسالت اى ماذا قال النبى ﷺ؟ قال كلهم من قريش. وهذا لفظ مسلم و معنى هذا الحديث البشارة بوجود اثنى عشر خليفة صالحا يقيم الحق و يعدل فيهم ولا يلزم من هذا تواليهم و تتابع اياهم بل وقد وجدمنهم اربعة على نسق وهم الخلفاء الاربعة ابو بكر و عمر و عثمان و على رضى الله عنهم ومنهم عمر بن عبدالعزيز بلاشك عندالائمة وبعض بنى العباس ولا تقوم الساعة حتى تكون ولايتهم لا محالة والظاهران منهم المهدى المبشربه فى الاحاديث الواردة بذكره فذكرانه يواطئ اسمه اسم النبى ﷺ واسم ابيه اسم ابيه فيملأالارض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما﴾ (تفسیر ابن کثیر: ج ۴ ص ۴۷)

''مسروق کہتے ہیں کہ (ایک دن) ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمیں قرآن پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! کیا آپ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ پوچھا تھا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہوں گے؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ جب سے میں عراق آیا ہوں، تجھ سے پہلے کسی نے یہ سوال نہیں کیا، پھر فرمایا کہ ہاں! ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس امت میں بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے برابر یعنی بارہ خلفاء ہوں گے، یہ حدیث اس سند سے تو ایک ہی راوی سے مروی ہے لیکن اس کی اصل بخاری و مسلم میں حضرت جابر بن سمرہؓ کی حدیث سے موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں کا یہ امر (دین) ٹھیک ٹھیک چلتا رہے گا جب تک کہ بارہ آدمی زمین میں حکمران (خلیفہ) نہ ہو جائیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ سے ایک بات کہی (جو میں سن نہ سکا) تو میں نے (پاس بیٹھے ہوئے ایک صاحب سے) پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ بارہ کے بارہ خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔ روایت کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں:

اس حدیث کا مقصد بارہ صالح خلفاء کے وجود کی بشارت دینا ہے جو لوگوں میں حق اور انصاف کو قائم کریں گے لیکن اس حدیث سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بارہ خلفاء یکے بعد دیگرے لگاتار آئیں گے، بلکہ ان میں سے چار تو علی الترتیب خلفاء اربعہ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہی ہیں اور باتفاق ائمہ عمر

بن عبدالعزیزؒ بھی ان میں شامل ہیں، نیز بنو عباس کے بعض خلفاء بھی ان میں سے ہیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ یہ سب خلیفہ نہ ہو جائیں، اور اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان بارہ خلفاء میں امام مہدیؒ بھی داخل ہیں جن کے متعلق احادیث میں بشارت آئی ہے چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ امام مہدیؒ کا نام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام جیسا ہوگا اور ان کے والد کا نام، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام جیسا ہوگا اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔''

## ظہور مہدیؒ اہلسنت والجماعت کا عقیدہ

چونکہ حضرت امام مہدیؒ کا ظہور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شامل ہے اس لیے اس پر عقائد کی روشنی میں بحث کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اخیر زمانے میں امام مہدیؒ کا ظہور برحق اور صدق ہے اور ان کا ظہور اس قدر روایات سے ثابت ہے کہ جن پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے چنانچہ محدث شہیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے مشکوۃ شریف کی شرح ''التعلیق الصبیح'' ج ۶ ص ۱۹۸ پر شرح عقیدہ سفارینیہ ج ۲ ص ۸۰ سے نقل کیا ہے۔

﴿قال السفارینی قد کثرت الروایات بخروج المھدی حتی بلغت حدالتواتر المعنوی وشاع ذلک بین علماء السنة حتی عد من معتقداتھم فالایمان بخروج المھدی واجب کما ھو مقرر عنداھل العلم و مدون فی عقائد اھل السنة والجماعة﴾

''امام سفارینی نے فرمایا ہے کہ خروج مہدیؒ کی روایات اتنی کثرت

کے ساتھ موجود ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجے مشہور ہے کہ وہ ان کے عقائد میں شمار ہوتی ہے۔بس امام مہدیؒ کے ظہور پر حسب بیان علماء وعقائد اہل سنت والجماعت، ایمان لانا ضروری ہے۔''

اسی طرح بذل المجہود شرح ابوداؤد میں حدیث **"لولم یبق من الدنیا ...... الخ"** کی شرح میں مرقوم ہے۔

**﴿حاصل معنی الحدیث ان بعثه مؤکد یقینی لا بدان یکون﴾** (بذل المجہود: ج۵ص۱۰۱)

''حدیث کا حاصل معنی یہ ہے کہ امام مہدیؒ کا بھیجا جانا مؤکد اور یقینی بات ہے اور ایسا ہونا ضروری ہے۔''

نیز حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اپنی کتاب ''عقائد الاسلام'' حصہ اول کے ص۶۴ پر ''فائدہ جلیلہ'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

''اہل سنت والجماعت کے عقائد میں ہے کہ امام مہدیؒ کا ظہور اخیر زمانے میں حق اور صدق ہے، اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے اس لیے کہ امام مہدیؒ کا ظہور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے اگر چہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہیں، عہد صحابہ وتابعین سے لے کر اس وقت تک امام مہدیؒ کے ظہور کو مشرق ومغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء عوام اور خواص ہر قرن اور ہر عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔''

اسی طرح حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنیؒ نے بھی ترجمان السنۃ ج۴ص ۳۷۸ پر شرح عقیدہ سفارینیہ کے حوالے سے ظہور مہدیؒ کی روایات پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا ہے اور شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے بھی ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی جلد اول میں ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے اس پر قدرے تفصیلی

بحث فرمائی ہے اور ظہور مہدیؒ کو اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار کیا ہے۔

## ﴿ظہور مہدیؒ کی قطعیت﴾

ظہور مہدیؒ اس قدر یقینی بات اور ہمارے عقیدے کا حصہ ہے کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس سلسلے میں ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ ج ۱۰ ص ۱۷۴ پر مسند احمد اور ابوداؤد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿لولم یبق من الدھر الایوم لبعث اللّٰہ تعالٰی رجلا من اھل بیتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا، ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ مرفوعا لولم یبق من الدنیا الّا یوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یملک رجل من اھل بیتی یملک جبال الدیلم والقسطنطینیۃ﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج ۱۰ ص ۱۷۴)

''اگر زمانے کا صرف ایک دن بچے (اور مہدیؒ نہ آئے، علامات قیامت پوری ہو جائیں) تب بھی اللہ تعالٰی میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیج کر رہیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وستم سے بھری ہوئی ہو گی، اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے (تب بھی ظہور مہدیؒ کے لیے) اللہ تعالٰی اس دن کو اتنا طویل کر دیں گے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔''

## امام مہدیؓ کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کا خطاب

اہل سنت والجماعت امام مہدیؓ کو نہ تو مامور من اللہ سمجھتے ہیں اور نہ ان کا درجہ انبیاء کرام علیہم السلام کے برابر مانتے ہیں اور ہمارے یہاں جو ان کو ''امام'' کہا جاتا ہے اس سے کسی خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں چنانچہ شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، امام مہدیؓ کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> ''حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کے پرشکوہ الفاظ پہلی بار میں نے استعمال نہیں کیے بلکہ اگر آپ نے مکتوبات امام ربانیؒ کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مکتوبات شریفہ میں امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے حضرت مہدیؓ کو انہی الفاظ سے یاد کیا ہے......الخ۔'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۱ص ۲۷۱)

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدیؓ کو ''رضی اللہ عنہ'' کہنا جائز ہے اور اگر صرف اسی بات کو دیکھ لیا جائے کہ امام مہدیؓ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابی ہوں گے تو ان کے لیے ''رضی اللہ عنہ'' کا لفظ استعمال کرنے پر کوئی اعتراض ہی نہیں ہوتا۔

## حضرت مہدیؓ کے لیے ''امام'' کا خطاب

اسی طرح حضرت مہدیؓ کے لیے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے میں بھی کوئی قباحت نہیں چنانچہ حضرت لدھیانویؒ مذکورہ سائل ہی کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

> ''جناب کو حضرت مہدیؓ کے لیے ''امام'' کا لفظ استعمال کرنے پر بھی اعتراض ہے اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ''قرآن مقدس اور حدیث مطہرہ سے امامت کا کوئی تصور نہیں ملتا'' اگر اس سے مراد ایک خاص گروہ کا نظریہ امامت ہے تو آپ کی یہ بات صحیح ہے مگر جناب کو یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے تھی کہ میں نے بھی ''امام'' کا

لفظ اسی اصطلاحی مفہوم میں استعمال کیا ہوگا۔ کم سے کم امام مہدی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی شہادت کے لیے کافی ہے کہ ''امام'' سے یہاں ایک خاص گروہ کا اصطلاحی امام مراد نہیں'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۱ ص ۲۷۲)

نیز حضرت لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدی علیہ الرضوان نبی نہیں ہوں گے اس لیے ان کا درجہ پیغمبروں کے برابر ہرگز نہیں ہوسکتا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت مہدیؓ کے زمانے میں نازل ہوں گے وہ بلاشبہ پہلے ہی سے اولوالعزم نبی ہیں'' (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۱ ص ۲۷۶)

## حضرت امام مہدیؓ کے بارے میں اہل حق کا فتویٰ

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں اہل حق کے اتفاقی قول کو نقل کرتے ہوئے حضرت لدھیانویؒ رقم طراز ہیں:

''حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اور جس پر اہل حق کا اتفاق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہوں گے اور نجیب الطرفین سید ہوں گے۔ ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ جس طرح صورت و سیرت میں بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے اسی طرح وہ شکل و شباہت اور اخلاق و شمائل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہوں گے، وہ نبی نہیں ہوں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے، نہ ان کی نبوت پر کوئی ایمان لائے گا۔

ان کی کفار سے خونریز جنگیں ہوں گی۔ ان کے زمانے میں کانے دجال کا خروج ہوگا اور وہ لشکر دجال کے محاصرے میں گھر جائیں

گے۔ٹھیک نماز فجر کے وقت دجال کو قتل کرنے کے لیے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور فجر کی نماز حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھیں گے،نماز کے بعد دجال کا رخ کریں گے، وہ لعین بھاگ کھڑا ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کریں گے اور اسے باب لد پر قتل کر دیں گے، دجال کا لشکر تہہ تیغ ہوگا اور یہودیت و نصرانیت کا ایک ایک نشان مٹا دیا جائے گا۔
یہ ہے وہ عقیدہ جس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر تمام سلف صالحین، صحابہ و تابعین اور ائمہ مجددین معتقد رہے ہیں"

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ا ص ۲٦۷)

## امام مہدیؓ سے متعلق روایات کے راوی صحابۂ کرام علیہم الرضوان

اس سے قبل آپ حضرات یہ پڑھ آئے ہیں کہ ظہور مہدیؓ کی روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان پر تواتر معنوی کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے یہاں ان صحابہ کرامؓ کی فہرست مع حوالہ جات کے دی جا رہی ہے جنہوں نے امام مہدیؓ سے متعلق روایات نقل کی ہیں اور ان کی روایات آپ اسی کتاب کے باب ششم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

| نمبر شمار | نام صحابی | حوالہ جات |
|---|---|---|
| (۱) | حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۵۲ |
| (۲) | حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۹۱، بحواله افراد للدارقطنی و التاریخ لابن عساکر. |

| | | |
|---|---|---|
| (۳) | حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ | مسند ابی یعلی ج ۱ ص ۳۵۹، المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۳، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ابن ماجه ۳۰۸۰ |
| (۴) | حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ | التذکرہ للقرطبی ص ۷۰۳ |
| (۵) | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا | کتاب الفتن ص ۲۶۲، ترجمان السنة ج ۴ ص ۴۰۲، مسلم شریف ۷۲۴۴ |
| (۶) | حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا | کتاب الفتن ص ۲۲۷، کتاب البرهان، ج ۲ ص ۷۰۷، مسلم شریف ۷۲۴۲، ابن ماجه ۴۰۴۳ |
| (۷) | حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا | الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۴۲، ترمذی ۲۱۸۴، ابن ماجه ۳۰۶۴ |
| (۸) | حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا | کتاب البرهان، ج ۲ ص ۶۶۲ |
| (۹) | حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا | ابوداؤد، ج۲ ص ۲۴۰، مشکوٰة ص ۴۷۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۵، مسلم شریف ۷۲۴۰، ابن ماجه ۴۰۶۰ |
| (۱۰) | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ | ترمذی ج ۲ ص ۴۶، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۸۴، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۷۰، مسلم ۷۲۸۱، ابوداؤد ۴۲۸۲، ابن ماجه ۴۰۸۲ |

| | | |
|---|---|---|
| (۱۲) | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ | المصنف لعبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۱، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۹، ترمذی ج ۲ ص ۳۶،ابن ماجه ۴۰۸۳ |
| (۱۳) | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ | ترمذی ج ۲ ص ۴۶،بخاری ۳۴۴۹.۷۱۱۰ مسلم شریف ۷۲۷۲.۷۲۷۵ |
| (۱۴) | حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ | مشکوٰۃ ص ۴۷۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۸۱، ابن ماجه ۴۰۸۴ |
| (۱۵) | حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۷۴۸، ابن ماجه ۴۰۸۸ |
| (۱۶) | حضرت انس رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۶۷، ابن ماجه ۴۰۸۷ |
| (۱۷) | حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ | الحاوی للفتاوی ج۲ ص ۷۵ |
| (۱۸) | حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ | ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۹۹، الاشاعة لاشراط الساعة ص ۲۲۳ |
| (۱۹) | حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۸۲ |
| (۲۰) | حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما | کتاب الفتن ص ۲۳۸ |
| (۲۱) | حضرت عمار رضی اللہ عنہ | کتاب الفتن ص ۲۳۶، کتاب البرهان ج۲ ص ۵۲۱ |

| | | |
|---|---|---|
| (۲۲) | حضرت عباس رضی اللہ عنہ | آثار القیامه فی حجج الکرامه ص ۳۵۶، الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۷ |
| (۲۳) | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما | کتاب الفتن ص ۲۶۴، کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۱۳،ص ۷۳۱ |
| (۲۴) | حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۴۶ |
| (۲۵) | حضرت حسین رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۵۲ |
| (۲۶) | حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج۲ ص ۵۱۰ |
| (۲۷) | حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۶۷ |
| (۲۸) | حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ | کتاب الفتن ص ۳۶۰ |
| (۲۹) | حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ | کتاب الفتن ص ۲۶۰ |
| (۳۰) | حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ | کتاب البرهان ج ۲ ص ۶۱۱، ترجمان السنة ج ۴ ص ۳۹۶، ابو داؤد ۴۲۹۲ |
| (۳۱) | حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا | کتاب البرهان ج ۲ ص ۵۲۳، کتاب الفتن ص ۲۳۷ |
| (۳۲) | حضرت قرۃ المزنی رضی اللہ عنہ | الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۴۷ |
| (۳۳) | حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ | الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۵ |

| | | |
|---|---|---|
| (۳۴) | حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ | الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۱۰۲، ابو داؤد ۴۲۷۹، ۴۲۸۱، ترمذی ۲۲۲۳ |
| (۳۵) | حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ | کتاب الفتن ص ۱۹۰، |
| (۳۶) | حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ | مسلم شریف ۲۷۲۶ |
| (۳۷) | حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ | ابوداؤد ۴۲۹۲ |

# علماء کرام کی احادیث مہدیؒ کی بابت آراء

احادیث مہدیؒ کے راوی صحابہ کرام علیہم الرضوان کی اجمالی فہرست آپ ملاحظہ فرما چکے اب آپ احادیث مہدیؒ کی بابت علماء کرام کی آراء بھی ملاحظہ فرمالیں:

شیخ یوسف بن عبداللہ الوابل اپنی کتاب ''اشراط الساعۃ'' کے ص ۲۵۹ پر ''تواتر احادیث المہدی'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ ''میں نے امام مہدیؒ کے سلسلے کی جو روایات ذکر کی ہیں (اور ان سے زیادہ وہ روایات جو میں نے بخوف طوالت چھوڑ دی ہیں) وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں جیسا کہ علماء نے اس کی تصریح کی ہے، ان میں سے چند علماء کے اقوال میں یہاں بھی ذکر کرتا ہوں۔

## (۱) حافظ ابوالحسن آبریؒ کی رائے:

''امام مہدیؒ کے تذکرہ سے متعلق احادیث بڑی شہرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تواترا منقول ہیں، نیز یہ کہ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے، سات سال تک حکومت کریں گے۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو امام مہدیؒ دجال کے قتل کے سلسلے میں ان کی مدد کریں گے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے۔''

## (۲) سید محمد برزنجیؒ کی وضاحت:

''تیسرا باب ان بڑی اور قریبی علامات کے بیان میں ہے جن کے بعد قیامت آجائے گی اور یہ علامات بہت زیادہ ہیں۔ منجملہ ان

کے ایک امام مہدیؒ کا ظہور ہے جو کہ قیامت کی پہلی بڑی علامت ہے اور یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہیے کہ اس سلسلے میں مختلف روایات اس قدر کثرت سے مروی ہیں کہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا۔''

اور دوسرے مقام پر فرمایا کہ ''یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہے کہ امام مہدیؒ کے وجود اور آخر زمانے میں ان کے ظہور اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہونے کی احادیث تواتر معنوی کی پہنچی ہوئی ہیں لہٰذا ان کا انکار کرنے کا کوئی مطلب نہیں۔''

## (۳) علامہ سفارینیؒ کا بیان:

''امام مہدیؒ کے ظہور کی روایات کثرت سے وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ وہ تواتر معنوی کی حد کو پہنچ چکی ہیں اور یہ بات علماء اہل سنت والجماعت کے درمیان مشہور اور ان کے عقائد میں سے ہے۔ اس کے بعد علامہ سفارینیؒ نے ظہور مہدیؒ سے متعلق احادیث و آثار اور ان کے راوی صحابہؓ کے نام ذکر کیے ہیں اور فرمایا کہ مذکورہ اور غیر مذکور صحابہ اور متعدد تابعین سے اس سلسلے کی اتنی روایات متعددہ مروی ہیں کہ وہ سب مل کر علم قطعی کا فائدہ دیتی ہیں لہٰذا امام مہدیؒ کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے جیسا کہ یہ بات اہل علم کے یہاں ثابت شدہ اور اہل سنت والجماعت کے عقائد میں داخل ہے۔''

## (۴) قاضی شوکانیؒ کی تحقیق:

''امام مہدیؒ کی آمد کے بارے میں جن روایت پر باآسانی مطلع ہونا ممکن ہے۔ وہ پچاس احادیث ہیں جن میں سے کچھ صحیح، کچھ حسن اور کچھ ایسی ضعیف ہیں کہ ان کے ضعف کی تلافی ہو جاتی

ہے۔ لیکن ان روایات سے جو مجموعی بات حاصل ہوتی ہے وہ متواتر ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کیونکہ اصولِ حدیث کی اصطلاح کے مطابق اگر کسی سلسلے میں پچاس سے کم روایات مروی ہوں تو اس سے تواتر حاصل ہو جاتا ہے، باقی رہے صحابہ کرامؓ کے وہ ارشادات جن میں امام مہدیؒ کے نام کی صراحت آئی ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں اور ان کا حکم بھی وہی ہے جو مرفوع روایت کا ہوتا ہے اس لیے کہ اس قسم کے واقعات کے بارے میں اجتہاد کی بنیاد پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔"

## (۵) نواب صدیق حسن خانؒ کی رائے:

"امام مہدیؒ کے بارے میں مختلف روایات بہت کثرت سے وارد ہوئی ہیں جو تواتر معنوی کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں اور یہ روایات اسلامی کتب کے مجموعہ جات مثلاً سنن، معاجم اور مسانید وغیرہ میں موجود ہیں۔"

## (۶) شیخ جعفر کتانیؒ کا حوالہ:

"خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مہدیٔ منتظر کے بارے میں احایث متواترہ موجود ہیں، اسی طرح خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی متواتر احادیث موجود ہیں۔" (یہ تمام اقوال کتاب "اشراط الساعۃ" ص ۲۵۹ تا ص ۲۶۲ سے ماخوذ ہیں)

## (۷) حافظ ابو جعفر عقیلیؒ کی وضاحت:

حافظ ابو جعفر عقیلیؒ اپنی کتاب "کتاب الضعفاء" میں علی بن نفیل نہدی کے حالاتِ زندگی تحریر فرماتے ہوئے امام مہدیؒ سے متعلق اس کی روایت کردہ ایک حدیث

کے تحت فرماتے ہیں کہ:

''امام مہدیؓ کے بارے میں اس حدیث کے لیے اس کا کوئی متابع موجود نہیں اور نہ ہی یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سے مشہور ہے البتہ اس سند کے علاوہ امام مہدیؓ کے بارے میں بہت سی جید احادیث وارد ہیں۔''

اسی طرح زیاد بن بیان الرقی کی سوانح حیات لکھتے ہوئے بھی کہا ہے کہ:

''امام مہدیؓ کے بارے میں بہت سی صحیح سند والی روایات موجود ہیں۔''

## (۸) علامہ ابن حبانؒ کی تحقیق:

امام ابو حاتم ابن حبانؒ البستی نے اپنی صحیح میں متعدد ابواب امام مہدیؓ سے متعلق ذکر کر کے ان سے استدلال کیا ہے جس سے ان کے نزدیک بھی ان روایات کا صحیح اور قابل استدلال ہونا معلوم ہوتا ہے۔

## (۹) امام ابو سلیمان خطابیؒ کا بیان:

امام ابو سلیمانی خطابیؒ، حضرت انس بن مالکؓ کی اس حدیث:

﴿لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان وتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة.﴾ (الحدیث)

پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا جمعہ کے برابر ہونا امام مہدیؓ کے زمانے میں ہوگا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہوگا۔''

## (۱۰) امام بیہقیؒ کی رائے:

امام بیہقیؒ احادیث مہدیؒ پر یوں تبصرہ نگاری فرماتے ہیں:

''امام مہدیؒ کے ظہور سے متعلق وضاحت احادیث میں یقینی طور پر صحت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ صحت سند کے اعتبار سے بھی ہے، نیز ان احادیث میں یہ بھی بیان ہے کہ امام مہدیؒ حضور ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے۔'' (کتاب البرہان: ج ا ص ۳۳۰ تا ۳۳۲)

یہ چند علماء کرام کے اقوال آپ کے سامنے مشتے از نمونہ خروارے کے طور پر پیش کیے گئے ہیں اور ابھی اس سے زیادہ پیش کیے جا سکتے ہیں لیکن بخوف طوالت انہیں ترک کیا جاتا ہے۔

اب یہاں امام مہدیؒ کے بارے میں تصنیف شدہ کتابوں کی اجمالی فہرست بھی ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

## ﴿وہ کتابیں جن میں ضمناً امام مہدیؒ کا تذکرہ آیا ہے﴾

| | | |
|---|---|---|
| (۱) | المصنف لعبدالرزاق | اس میں گیارہ احادیث مہدی ہیں۔ |
| (۲) | کتاب الفتن | یہ سب سے زیادہ قدیم اور وسیع ماخذ ہے جس میں احادیث مہدیؒ کثرت سے موجود ہیں۔ |
| (۳) | الجامع للترمذی | اس میں تین احادیث مروی ہیں۔ |
| (۴) | المصنف لابن ابی شیبۃ | اس میں سولہ روایات ہیں۔ |
| (۵) | سنن ابن ماجہ | اس میں سات احادیث مروی ہیں۔ |
| (۶) | سنن ابی داؤد | اس میں تیرہ احادیث مروی ہیں۔ |

جبکہ بخاری اور مسلم میں امام مہدی کا نام لیے بغیر کچھ احادیث ذکر کی گئی ہیں جس کی تفصیل قارئین آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

# امام مہدیؓ کے بارے میں مستقل تصانیف

| نمبر شمار | مصنف کا نام | کتاب کا نام |
|---|---|---|
| (۱) | ابن ابی خثیمہ بن زہیر بن حربؒ | بقول سہیلی کے انہوں نے اس موضوع کی احادیث کو جمع کیا تھا۔ |
| (۲) | ابوالحسین احمد بن جعفر بن المناوی | علامہ ابن حجرؒ نے ان کے رسالے کا ذکر کیا ہے۔ |
| (۳) | ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانیؒ | ابن قیم نے ان کی کتاب کا نام ''کتاب المہدی'' اور سیوطی نے ''اربعین'' ذکر کیا ہے۔ |
| (۴) | یوسف بن یحییٰ السلمی الشافعیؒ | عقد الدرفی اخبار المہدی المنتظر. |
| (۵) | امام ابن کثیرؒ | ''الفتن والملاحم'' میں انہوں نے اپنے رسالے کا تذکرہ کیا ہے۔ |
| (۶) | علامہ سخاویؒ | بقول عجلونی کے اس کتاب کا نام ''ارتقاء العرف'' ہے۔ |
| (۷) | علامہ سیوطیؒ | العرف الوردی فی اخبار المہدی. |
| (۸) | ابن کمال پاشا حنفیؒ | تلخیص البیان فی علامات مہدی آخر الزمان. |
| (۹) | محمد بن طولون الدمشقیؒ | المہدی الی ماورد فی المہدی |
| (۱۰) | ابن حجر ہیتمی مکیؒ | القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر. |

| | | |
|---|---|---|
| (۱۱) | شیخ علی متقی ہندیؒ | كتاب البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان. |
| (۱۲) | ملاعلی قاریؒ | المشرب الوردی فی مذهب المهدی. |
| (۱۳) | ابن بریدہؒ | بقول ابن مناوی کے اس رسالے کا نام "العواصم من الفتن القواصم" ہے۔ |
| (۱۴) | مرعی بن یوسف الکرمیؒ | فوائد الفكر فی الامام المهدی المنتظر. |
| (۱۵) | محمد بن اسماعیل الامیر الصنعانیؒ | ان کی کتاب کا ذکر نواب صدیق حسن خان نے کیا ہے۔ |
| (۱۶) | قاضی شوکانیؒ | التوضيح فی تواتر ماجاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسيح |
| (۱۷) | شہاب الدین حلوانیؒ | القطر الشهدی فی اوصاف المهدی. |
| (۱۸) | محمد بن محمد البلبیسیؒ | انہوں نے امام حلوانیؒ کی مذکورہ کتاب کی شرح بنام "العطر الوردی" لکھی۔ |
| (۱۹) | ابوالعلاء ادریس العراقیؒ | بقول کتانی کے ان کا بھی امام مہدیؒ کے بارے میں ایک رسالہ ہے۔ |
| (۲۰) | شیخ مصطفیٰ بکریؒ | الهداية الندية للامة المهدية فيما جاء فی فضل الذات المهدية. |
| (۲۱) | محمد بن عبدالعزیز مانعؒ | تحديق النظر فی اخبار الا مام المنتظر. |
| (۲۲) | رشید راشد الحلبیؒ | تنوير الرجال فی ظهور المهدی و الدجال. |
| (۲۳) | احمد بن محمد بن صدیقؒ | المرشد المبدی لفساد طعن ابن خلدون فی احاديث المهدی. |

| | | |
|---|---|---|
| (۲۴) | عبدالمحسن العبادؒ | الردعلی من کذب بالا حادیث الصحیحة الواردة فی المهدی. |
| (۲۵) | شیخ عبدالعلیم عبدالعظیمؒ | الاحادیث الواردة فی المهدی فی میزان الجرح والتعدیل. |
| (۲۶) | ............ | النجم الثاقب فی بیان ان المهدی من اولاد علی بن ابی طالب. |
| (۲۷) | ............ | رسالة فی المهدی (ملخصًا از کتاب البرهان ج ۱ ص ۳۴۷ تا ص ۳۵۸) |
| (۲۸) | مولانا اشرف علی تھانویؒ | مؤخرة الظنون عن ابن خلدون. وغیره. |

# امام مہدیؒ افضل یا شیخین؟

حضرت امام مہدیؒ کے متعلق علامہ ابن سیرینؒ کے اس قول کی حقیقت بھی معلوم کر لینا ضروری ہے جس میں انہوں نے حضرت امام مہدیؒ کو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر فضیلت دی ہے چنانچہ نعیم بن حمادؒ ان کے اس قول کو اس طرح نقل کرتے ہیں:

**﴿عن ابن سیرین قیل له المهدی خیر او ابوبکر و عمر رضی الله عنهما؟ قال هو اخیر منهما ویعدل بنبی﴾**

(کتاب الفتن: ص ۲۵۰)

"علامہ ابن سیرینؒ سے پوچھا گیا کہ امام مہدیؒ زیادہ بہتر ہیں یا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما؟ تو ابن سیرین نے کہا کہ امام مہدیؒ ان دونوں سے زیادہ بہتر ہیں اور نبی کے برابر ہیں"

اس قسم کی دو روایتیں علامہ سیوطیؒ نے بھی الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۲ پر نقل فرمائی ہیں جن میں سے ایک روایت تو ضمرہ کی سند سے ابن سیرین سے یوں منقول ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

**﴿اذا کان ذلک فاجلسوا فی بیوتکم حتی تسمعوا علی الناس بخیر من ابی بکر و عمر، قیل افیاتی خیر من ابی بکر و عمر؟ قد کان یفضل علی بعض﴾** (الحاوی للفتاوی: ج ۲ ص ۲۹)

"جب فتنوں کا زمانہ آ جائے تو تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا یہاں تک کہ تم حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر آدمی کے آنے کی خبر کا سن لو (پھر باہر نکلنا) لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بھی افضل کوئی شخص آئے گا؟ فرمایا کہ وہ تو بعض انبیاء پر فضیلت رکھتا ہوگا۔"

اس روایت کے الفاظ میں کچھ کمی معلوم ہوتی ہے، غالبًا کتابت کی غلطی ہے کیونکہ "افیاتی خیر من ابی بکر و عمر؟" کے بعد "قال" کا لفظ ہونا چاہیے جو ابن سیرین کے جواب پر دلالت کرے، پھر "قد کان" میں زیادہ صحیح "قد کاد" معلوم ہوتا ہے کیونکہ علامہ ابن حجر مکیؒ اپنی کتاب "القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر" ص ۷۱ پر "کاد" کا لفظ ہی تحریر فرماتے ہیں اسی طرح لفظ "بعض" کے بعد "الانبیاء" کا لفظ بھی ہونا چاہیے جیسا کہ علامہ ابن حجر مکیؒ ہی کی مذکورہ صدر کتاب میں یہ لفظ موجود ہے۔

علامہ سیوطیؒ نے دوسری روایت مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں ابن سیرین کا قول یوں نقل کیا گیا ہے:

﴿یکون فی هذه الامة خلیفة لا یفضل علیه ابوبکر ولا عمر﴾ (الحاوی: ج ۲ ص ۹۳)

"اس امت میں ایک خلیفہ ہوگا جس پر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بھی فضیلت نہ ہوگی۔"

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ یہ اولاً تو علامہ ابن سیرین کا اپنا قول ہے، کتب حدیث و اشراط ساعۃ میں علامہ ابن سیرین (اور غالبًا ایک اور بزرگ) کے علاوہ کسی اور سے اس قسم کا قول منقول نہیں۔ ثانیاً یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کے ایک راوی یحیٰی بن الیمان کو محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے ثالثاً یہ کہ اگر اس قول کو صحیح تسلیم کر بھی لیا جائے تو اس میں ایسی تاویل کی جائے گی جس سے علامہ ابن سیرین کا قول بھی درست ہو جائے اور صحیح احادیث کے ساتھ تعارض بھی نہ آئے چنانچہ مختلف علماء کرام نے اس قول کی مختلف توجیہات ذکر کی ہیں۔

## علامہ سیوطیؒ کا جواب

علامہ سیوطیؒ نے مذکورہ صدر دونوں روایتوں کو نقل کر کے اپنا تبصرہ یوں تحریر فرمایا ہے:

''میرے نزدیک ان دونوں حدیثوں کی وہی تاویل کی جائے گی جو اس حدیث کی کی جاتی ہے کہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آخری زمانے میں نیک عمل کرنے والے کے لیے تم میں سے پچاس کے برابر اجر و ثواب ہوگا۔ یعنی فتنوں کی شدت اور کثرت کی وجہ سے پچاس کے برابر اجر ملے گا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اخیر زمانے کے مسلمان، صحابہ کرامؓ سے بڑھ جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ان کی فضیلت اتنی زیادہ ہے، اسی طرح امام مہدیؒ کو شیخینؓ سے افضل قرار دینا اس وجہ سے ہے کہ امام مہدیؒ کے زمانے میں فتنوں کی شدت ہوگی چنانچہ ایک طرف تو رومی حملہ آور ہونے کے لیے پر تول رہے ہوں گے اور دوسری طرف دجال ان کا محاصرہ کیے ہوگا، اس سے وہ فضیلت ہرگز مراد نہیں جو زیادہ ثواب اور بلندی درجہ کی طرف لوٹتی ہے اس لیے کہ صحیح احادیث اور اجماع اس بات پر دال ہیں کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما، انبیاء و مرسلین کے بعد پوری مخلوق سے افضل ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: ج ۲ ص ۹۳)

## علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ کا جواب

علامہ سیوطیؒ کے اس جواب کو علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ نے بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور آخر میں تحریر فرمایا ہے:

''امام مہدیؒ کی افضلیت اور ثواب کا اضافہ ایک امر نسبی ہے اس لیے کہ کبھی کبھار مفضول میں کچھ ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو افضل میں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے تو طاؤس نے امام مہدیؒ کا زمانہ پانے کی تمنا کی ہے اس لیے کہ امام مہدیؒ کے زمانے میں نیک کام

کرنے والے کو زیادہ ثواب ملے گا اور گناہ گار کو توبہ کی توفیق ہو گی۔...... الخ'' (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر :ص ۱۷)

## ﴿علامہ سید محمد برزنجیؒ کا جوب﴾

سید برزنجیؒ، علامہ سیوطیؒ کی تحقیق نقل کرنے کے بعد اپنی تحقیق یوں رقم فرماتے ہیں:

''تحقیقی بات یہ ہے کہ باہمی فضیلت کی جہات مختلف ہوسکتی ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ جائز نہیں کہ ہم کسی ایک فرد کو مطلق فضیلت دیدیں ہاں! اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کسی کو کلی فضیلت دے دیں تو اور بات ہے ورنہ درست نہیں، کیونکہ ہر مفضول میں کسی نہ کسی جہت سے کوئی ایسی اضافی چیز پائی جاتی ہے جو افضل میں نہیں ہوتی...... '' الخ (الاشاعۃ :ص ۲۳۸)

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو اگرچہ صحبت نبوی، مشاہدۂ وحی اور سبقت اسلام کی وجہ سے امام مہدیؓ پر فضیلت حاصل ہے اور امام مہدیؓ ان سے کم درجے کے ہیں لیکن کچھ مخصوص صفات ان میں بھی ہیں جو شیخینؓ میں نہیں اس لیے علامہ ابن سیرینؒ نے انہیں شیخینؓ سے بہتر قرار دیا ہے۔

ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب ''المشرب الوردی فی مذہب المہدی'' میں تحریر فرمایا ہے کہ:

''امام مہدیؓ کی افضلیت پر یہ چیز بھی دلالت کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کو ''خلیفۃ اللہ'' فرمایا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زیادہ سے زیادہ ''خلیفۂ رسول اللہ'' کہا جاتا ہے۔''

(الاشاعۃ :ص ۲۳۸)

یہ بات تو آپ کے علم میں ہوگی کہ اگر کسی کو کسی پر کوئی جزوی فضیلت حاصل ہو

جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس پر مکمل فضیلت پالے گا ورنہ دنیا میں کوئی افضل، افضل نہیں رہے گا اور کوئی مفضول، مفضول نہیں رہے گا۔

رہا علامہ ابن سیرین کا یہ کہنا کہ ''مہدی تو بعض انبیاء کے درجے کے قریب پہنچنے والے تھے۔'' اس سے مراد یہ ہے کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء کریں گے اور یہ امام ہوں گے اور امام، مقتدی سے افضل ہوتا ہے اس لیے امام مہدیؓ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ جزوی فضیلت حاصل ہوگئی لیکن یہ کوئی مضبوط دلیل نہیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے تو کیا اس وجہ سے حضرت ابوبکر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہوگئے؟ ظاہر ہے کہ یہ قول کسی نے اختیار نہیں کیا اسی طرح امام مہدیؓ کو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کلی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

## باب دوم

# حضرت امام مہدیؒ کا نام ونسب

محمد بن عبداللہ، حسنی یا حسینی، حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے؟ لقب اور کنیت، جائے پیدائش، سیرت اور حلیہ مبارکہ

# ﴿حضرت امام مہدیؓ کا نام ونسب﴾

## حضرت امام مہدیؓ کا نام:

حضرت امام مہدیؓ کے نام ونسب کے سلسلے میں مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کے مشابہ ہوگا اوران کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے والد کے نام جیسا ہوگا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

﴿المهدی یواطئ اسمه اسمی، واسم ابیه اسم ابی﴾

(کتاب الفتن: ص۲۶۰)

''مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اوران کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہوگا۔''

اسی طرح مشکوۃ شریف میں ترمذی اور ابو داؤد کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

﴿عن عبداللّٰه بن مسعود قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی رواه الترمذی و ابوداؤد﴾

(مشکوۃ المصابیح: ص۴۷۰)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک شخص، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، پورے عرب کا مالک نہ ہوجائے۔''

اس روایت میں صرف اتنا مذکور ہے کہ حضرت امام مہدیؓ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے نام جیسا ہوگا، ان کے والد گرامی کے نام کا تذکرہ نہیں ہے جبکہ ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿لولم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یبعث اللّٰہ فیہ رجلا منی اومن اهل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاو عدلا کما ملئت ظلما وجوراً﴾ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ٤٧٠)

''اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچ جائے (اور مہدیؓ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو اتنا لمبا کردیں گے کہ اس میں مجھ سے یا (فرمایا کہ) میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی۔''

اسی طرح امام قرطبیؒ نے حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کی ہے۔

﴿ذکر رسول اللّٰہ ﷺ بلا یا تصیب هذه الامة حتی لا یجد الرجل ملجأ یلجا الیہ مَن الظلم فیبعث اللّٰہ رجلا من عترتی اهل بیتی فیملأبه الارض قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلماً.﴾ (التذکرہ: ص ٧٠٠)

نیز امام قرطبیؒ ہی نے امام ترمذیؒ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی یہ روایت بھی نقل کی ہے:

﴿لولم یبق من الدنیا الایوم. قال زائدة فی حدیثه. لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا من امتی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی. خرجه الترمذی بمعناه وقال حدیث حسن صحیح﴾ (التذکرہ: ص ٧٠٠)

اسی سلسلے کی ایک اور روایت ملا علی قاریؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے بحوالہ ابن ماجہ مرفوعاً نقل کی ہے۔

﴿لولم یبق من الدنیا الایوم لطول اللّٰہ ذلک الیوم حتی یملک رجل من اھل بیتی یملک جبال الدیلم والقسطنطینیة﴾(مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۱۷۴)

''اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن باقی بچ جائے (اور مہدیؓ نہ آئے) تو اللہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کر دیں گے یہاں تک کہ میرے گھر والوں میں سے ایک آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالک ہو جائے۔''

ان مذکورہ روایات پر ایک طالب علمانہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ان تمام احادیث میں ''رجل'' یا ''رجلا'' کا لفظ ہے جو کہ نکرہ ہے، کسی معین شخص پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا پھر اس سے امام مہدیؓ کیسے مراد ہو سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنیؒ کی زبانی ملاحظہ ہو، حضرتؒ نے صحیح مسلم کے حوالے سے امام مہدیؓ کی صفات ذکر کرنے کے بعد تجزیہ کے طور پر تحریر فرمایا ہے کہ:

''یہ تمام صفات ان صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں جن میں محدثین کو کوئی کلام نہیں۔ اب گفتگو ہے تو صرف اتنی بات میں ہے کہ یہ خلیفہ کیا امام مہدیؓ ہیں یا کوئی اور دوسرا خلیفہ؟ دوسرے نمبر کی حدیثوں میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ خلیفہ امام مہدیؓ ہوں گے، ہمارے نزدیک صحیح مسلم کی حدیثوں میں جب اس خلیفہ کا تذکرہ آچکا ہے تو پھر دوسرے نمبر کی حدیثوں میں جب وہی تفصیلات اس کے نام کے ساتھ مذکور ہیں تو ان کو بھی صحیح مسلم ہی کی حدیثوں کے حکم میں سمجھنا چاہیے۔ اس لیے اب اگر یہ کہہ دیا جائے کہ امام

مہدیؒ کا ثبوت خود صحیح مسلم میں موجود ہے تو اس کی گنجائش ہے۔''

(ترجمان السنۃ: ج ۴ ص ۳۷۸)

بہر حال! مذکورہ بالا روایات سے اتنی بات تو واضح ہو گئی کہ حضرت امام مہدیؓ کا نام، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی طرح ''محمد'' ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد کے نام کی طرح ''عبداللہ'' ہوگا البتہ ان کی والدہ کے نام کے سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید زنجیؒ نے بھی اپنی کتاب ''الاشاعۃ لاشراط الساعۃ'' میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ ''تلاش کے باوجود مجھے آپ کی والدہ کا نام روایات میں کہیں نہیں ملا۔'' (الاشاعۃ: ص ۲۰۵)

لیکن حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا بدر عالمؒ نے بھی بحوالہ شاہ رفیع الدینؒ کے امام مہدیؓ کی والدہ کا نام ''آمنہ'' تحریر فرمایا ہے چنانچہ حضرت کاندھلویؒ نے ''ظہور مہدی'' کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

''اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔'' (عقائد الاسلام اول: ص ۶۳)

اور حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

''آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔'' (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۷۲)

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام ''محمد بن عبداللہ'' حدیث میں وارد نہیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام قرآن کریم میں صراحۃً بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) محمد ........... پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا۔

(۲) احمد ........... پورے قرآن میں ایک مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا یا احمد بن عبداللہ۔

## ﴿حضرت امام مہدیؓ کا نسب﴾

حضرت محمد بن عبداللہ المہدیؒ جو کہ نام اور کام دونوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہوں گے، جیسا کہ آئندہ تفصیل سے یہ بات آپ کے سامنے آئے گی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے ہوں گے اور اولاد بھی اس کی جس کو ''سیدۃ نساء اہل الجنۃ'' کا خطاب دیا گیا ہے چنانچہ نعیم بن حماد نے قتادہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیبؒ سے پوچھا۔

قتادہ: کیا امام مہدیؒ کا ظہور برحق ہے؟

سعید: ہاں! برحق ہے!

قتادہ: وہ کن میں سے ہوں گے؟

سعید: قریش میں سے!

قتادہ: قریش کے کون سے خاندان میں سے ہوں گے؟

سعید: بنو ہاشم میں سے!

قتادہ: بنو ہاشم کے کون سے خاندان میں سے ہوں گے؟

سعید: بنو عبدالمطلب میں سے!

قتادہ: عبدالمطلب کی کون سی اولاد میں سے ہوں گے؟

سعید: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے!

(کتاب الفتن: ص ۲۶۱)

اسی طرح حضرت امام مہدیؒ کے نسب کے سلسلے میں نعیم بن حماد ہی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کی ہے:

﴿عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ قال: یا رسول اللّٰہ المہدی منا ائمۃ الھدی ام من غیرنا؟ قال بل منا، بنا یختم الدین کما بنافتح، وبنا یستنقذون من ضلالۃ

الفتنة کما استنقذوا من ضلالة الشرک، وبنا یؤلف اللّٰہ بین قلوبھم فی الدین بعد عداوة الفتنة کما الف اللّٰہ بین قلوبھم ودینھم بعد عداوة الشرک."﴾

(کتاب الفتن: ص۲۶۲، کتاب البرہان: ج۲ص۵۷۳)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مہدی ہم ائمہ ہدایت میں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں! بلکہ وہ ہم میں سے ہوں گے، اور جس طرح دین کی ابتداء ہم سے ہوئی ہے اسی طرح اختتام بھی ہم پر ہی ہوگا، اور ہماری ہی وجہ سے لوگ فتنہ کی گمراہیوں سے نجات پائیں گے جس طرح کہ شرک کی گمراہی سے انہوں نے ہماری وجہ سے نجات پائی، نیز ہمارے ہی ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد اسی طرح دینی الفت پیدا فرمادیں گے جس طرح شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں دینی الفت پیدا فرمائی۔''

اس طرح حضرت ابوسعید خدریؓ سے امام مہدیؓ کے نسب کے سلسلے میں مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿ھو من عترتی﴾ (کتاب الفتن: ص۲۶۳)

''وہ میری اولاد میں سے ہوگا۔''

جبکہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں "المھدی من عترتی" کے الفاظ ہیں۔ اور حضرت ام سلمہؓ ہی کی ایک روایت میں "المھدی من ولد فاطمة" کے الفاظ بھی ہیں۔ (ابن ماجہ: ۴۰۸۶)

# ﴿لفظ ''عترت'' کی تحقیق﴾

اس سے قبل بھی ''عترت'' کا لفظ گزرا ہے اور یہاں بھی آیا ہے اس کی تشریح محدث شہیر ملا علی قاریؒ کی زبانی ملاحظہ ہو:

﴿قال بعض الشراح العترة ولدالرجل من صلبه وقد تكون العترة الاقرباء ايضا وهى العمومة قلت المعنيان لا يلائمان بيانه بقوله "من اولاد فاطمة رضى الله عنها" وفى النهاية عترة الرجل اخص اقاربه وعترة النبى صلى الله عليه وسلم بنو عبدالمطلب وقيل قريش كلهم والمشهور المعروف انهم الذين حرمت عليهم الزكوة اقول المعنى الاول هو المناسب للمرام وهو لا ينافى ان يطلق على غيره بحسب مايقتضيه المقام وقيل عترته اهل بيته لخبر ورد و قيل ازواجه وذريته وقيل اهله وعشيرته الا قربون وقيل نسله الادنون وعليه اقتصر الجوهرى قلت وهو الذى ينبغى هنا ان عليه يقتصر ويختصر"﴾ (مرقاۃ: ج۱ص۱۷۴،۱۷۵)

''بعض شارحین نے کہا ہے کہ ''عترۃ'' انسان کی صلبی اولاد کو کہتے ہیں اور کبھی اس کا اطلاق قریبی رشتہ داروں مثلاً چچا زاد وغیرہ پر بھی ہوتا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں معنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ''وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوں گے'' کے مناسب نہیں، نہایہ میں ہے کہ ''عترۃ'' انسان کے خاص قریبی رشتہ داروں کو کہتے ہیں اور جب یہ لفظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال ہو تو اس سے مراد بنی عبدالمطلب ہوں گے اور ایک قول یہ ہے کہ سارے قریش مراد ہوں گے اور مشہور و معروف قول یہ ہے کہ ''عترۃ'' سے وہ لوگ مراد ہیں

جن پر زکوٰۃ لینا حرام کر دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہاں پہلا معنی ہی مقصود کے مناسب ہے اور یہ اس بات کے منافی نہیں کہ مقام کے اعتبار سے لفظ ''عترۃ'' سے مراد اہل بیت نبوی ہیں بمجوائے حدیث، اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے آپ کی ازواج و اولاد مراد ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے آپ کے اہل و عیال اور قریبی رشتہ دار مراد ہیں اور آخری قول یہ ہے کہ اس سے آپ کی قریبی نسل مراد ہے اور جوہری نے اسی پر اکتفاء کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس مقام پر یہی قول اختیار کرنے پر اکتفاء کرنا بہتر اور مناسب ہے۔''

گویا لفظ ''عترت'' کی تحقیق میں نو اقوال ہیں جن میں سے حسب بیان جوہری اور اعتمادِ ملا علی قاریؒ آخری معنی زیادہ راجح ہے یعنی آپ کی قریبی نسل۔

واللہ اعلم بالصواب۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿المهدی منا اهل البيت يصلحه الله فی ليلة﴾ (ابن ماجہ: ۴۰۸۰)

''مہدی ہمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک رات میں کر دیں گے''

جبکہ کتاب الفتن ص ۲۵۵ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یوں ہیں:

﴿المهدی يصلحه الله تعالىٰ فی ليلة واحدة﴾

یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ظہور سے قبل حضرت امام مہدیؒ میں کچھ ایسی باتیں بھی ہوں گی جو ان کے منصب ولایت کے مناسب نہیں ہوں گی اس لیے اللہ تعالیٰ ظہور سے قبل ایک ہی رات میں ان کی اصلاح فرما کر ان کو اس امر عظیم کے لیے تیار کر دیں گے۔

## ﴿حضرت امام مہدیؓ حسنی ہوں گے یا حسینی؟﴾

مذکورہ بالا تقریر سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام نامی محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے؟ سو اس سلسلے میں اختلاف ہے، بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے نہ کہ حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے، چنانچہ بذل المجہود: ج ۵ ص ۱۰۲ کے حاشیے پر یہ مرقوم ہے:

﴿وحکی الدمنتی فی حواشیہ نفی کونہ من اولاد الحسین رضی اللہ عنہ کما فی الدرجات﴾

''دمتی نے اپنے حواشی میں امام مہدیؓ کے حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہونے کی نفی بیان کی ہے جیسا کہ کتاب درجات میں ہے''

اسی طرح حضرت کاندھلویؒ نے فیض القدیر للمناوی ج ۶ ص ۲۷۹ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے:

﴿وما روی من کونہ من اولاد الحسین فواہ جدا﴾

(التعلیق الصبیح: ج ۶ ص ۱۹۷)

''حضرت مہدیؓ کے حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہونے کی روایت انتہائی ضعیف ہے۔''

اور بعض دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ امام مہدیؓ حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کا مستدل حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی وہ روایت ہے جس کو حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

﴿یخرج رجل من ولد الحسین من قبل المشرق، لو

استقبلته الجبال لهدمها واتخذ فيها طرقا﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۶۳)

''حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے مشرق کی طرف سے ایک آدمی نکلے گا، اگر اس کے راستے میں پہاڑ بھی حائل ہو جائیں تو وہ ان کو بھی گرا کر اس میں اپنا راستہ بنا لے گا۔''

نیز علامہ سید برزنجیؒ کی عبارت سے بھی حضرت امام مہدیؓ کے حسینی ہونے کا ثبوت ملتا ہے، انہی کی زبانی ملاحظہ ہو:

﴿ويسير المهدى بالجيوش حتى يصير بوادى القرى، وهو من المدينة على مرحلتين الى جهة الشام فى هدوء ورفق ويلحقه هناك ابن عمه الحسنى فى اثنى عشر الفًا. فيقول له يا ابن عما انا احق بهذا الامر منك انا ابن الحسن وانا المهدى فيقول له المهدى بل انا المهدى فيقول الحسنى هل لك من آية فابايعك؟ فيومى المهدى عليه السلام الى الطير فيسقط على يديه ويغرس قضيبا يابسا فى بقعة من الارض فيخضرو يورق، فيقول الحسنى يا ابن عمى! هى لك.﴾ (الاشاعۃ: ص ۲۱۰)

''اور امام مہدیؓ اپنی افواج کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ''وادئ قریٰ'' تک جا پہنچیں گے۔ ''جو کہ مدینہ سے شام کی طرف جاتے ہوئے دو مرحلوں کے فاصلے پر ہے۔'' وہاں انہیں ان کے چچا زاد حسنی بھائی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ملیں گے اور کہیں گے کہ میں چونکہ حضرت حسنؓ کا بیٹا اور مہدی ہوں اس لیے اس امر (خلافت) کا تم سے زیادہ حق دار ہوں، امام مہدیؓ کہیں گے کہ نہیں! مہدی تو میں ہوں، حسنی کہیں گے کہ آپ کے پاس کوئی نشانی بھی

ہے جس کو دیکھ کر میں آپ کی بیعت کروں؟ اس پر امام مہدیؒ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے، وہ ان کے سامنے آ گرے گا اور ایک خشک بانس زمین کے ایک حصے میں گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو جائے گا اور برگ و بار لانے لگے گا، یہ دیکھ کر حسنی کہیں گے کہ اے میرے چچازاد بھائی! یہ آپ کا ہی حق ہے۔"

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدیؒ حسینی ہوں گے نہ کہ حسنی اور ماقبل میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ امام مہدیؒ حسنی ہوں گے۔ اب اس کا فیصلہ حضرت ملا علی قاریؒ کی زبانی ملاحظہ ہو۔

**﴿واختلف فی انہ من بنی الحسن او من بنی الحسین ویمکن ان یکون جامعا بین النسبتین الحسنین والاظهر انه من جهة الاب حسنی و من جانب الام حسینی﴾**

(مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ ص۱۷۴)

"اور اس بات میں اختلاف ہے کہ امام مہدیؒ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دونوں کی نسبت کو جمع کیے ہوئے ہوں گے اور اس میں ظاہر ترین بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے۔"

تقریباً یہی بات بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۵ ص ۱۰۲ پر اور التعلیق الصبیح ج ۶ ص ۱۹۶ پر بھی مذکور ہے۔ اور حضرت کاندھلویؒ نے اس کی تائید میں طبرانی کی روایت بھی پیش کی ہے جو اگرچہ ضعیف ہے لیکن تتابع کی وجہ سے اس کا ضعف رفع ہو جاتا ہے اور وہ روایت یہ ہے:

**﴿اخرج ابو نعیم ان رسول اللّٰہ ﷺ قال لفاطمة والذی بعثنی بالحق ان منهما یعنی الحسن والحسین**

مھدی من ولد العباس عمی﴾ (التعلیق الصبیح: ج٦ ص١٩٦)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ) حضرت فاطمہؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کہ ان دونوں یعنی حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد میں سے مہدی ہوں گے، میرے چچا عباس کے خاندان میں سے۔''

## ایک عجیب نکتہ:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے نجیب الطرفین ہونے پر ملا علی قاریؒ نے بڑا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تمام انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں آئے، جبکہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور وہ اکیلے ہی ان سب کے قائمقام بن گئے اور آپ کی تشریف آوری اولاد اسماعیل کے لیے باعث عزت و شرافت بن گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''خاتم الانبیاء'' ٹھہرے، اسی طرح جب اکثر ائمہ اور اولیاء کرام حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہوئے تو مناسب تھا کہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے بھی ایک ایسا شخص آئے جو ان سب کے قائمقام ہو کر ''خاتم الاولیاء'' قرار پائے اس کے لیے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا انتخاب کیا گیا۔

اس موقع پر ملا علی قاریؒ کی عبارت ملاحظہ ہو:

﴿قیاسا علی ماوقع فی ولدی ابراھیم. وھما اسمعیل واسحق علیھم الصلوۃ والسلام. حیث کان انبیاء بنی اسرائیل کلھم من بنی اسحق وانما نبئ من ذریۃ اسمعیل نبینا ﷺ وقام مقام الکل ونعم العوض وصار خاتم الانبیاء فکذلک لماظھرت اکثر الائمۃ

واکابر الامة من اولاد الحسین فناسب ان ینجبر الحسن بان اعطی له ولد یکون خاتم الاولیاء ویقوم مقام سائر الاصفیاء علی انه قدقیل لما نزل الحسن رضی الله عنه عن الخلافة الصوریة کما ورد فی منقبته فی الاحادیث النبویة اعطی له لواء ولایة المرتبة القطبیة فالمناسب ان یکون من جملتها النسبة المهدویة المقارنة للنبوة العیسویة واتفاقهما علی اعلاء کلمة الملة النبویة علی صاحبها الوف سلام وآلاف التحیة﴾

(مرقاة المفاتیح: ج ۱۰ص ۱۷۴)

اس عبارت میں ملا علی قاریؒ نے دو وجہیں ذکر فرمائی ہیں، ایک تو وہی جو پیچھے بیان ہوئی اور دوسری یہ کہ حضرت حسینؓ نے خلافت کو رضاء خداوندی کی خاطر چھوڑا اور اپنے بھائی حضرت حسینؓ کو بھی اس سے روکا جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قطب کے اعلیٰ مقام پر فائز فرما دیا اور ان کی اولاد میں خلافت رکھ دی چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے امام مہدیؒ کو خلیفہ بنا دیں گے کیونکہ یہ عادۃ اللہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کوئی چیز چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کی اولاد کو اس سے بہترین چیز عطا فرما دیتے ہیں۔

تقریباً یہی بات خاتم المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے التعلیق الصبیح ج ٦ ص ١٩٧ پر تحریر فرمائی ہے۔

## ﴿کیا امام مہدیؓ حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے؟﴾

مذکورۂ بالا روایات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ امام مہدیؓ، حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے نجیب الطرفین سید ہوں گے لیکن اس پر حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت سے اعتراض لازم آتا ہے جس میں یہ ہے کہ امام مہدیؓ، حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں

گے۔ (کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۹۱، مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۷۵)

اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیتمی مکی تحریر فرماتے ہیں:

**﴿ویمکن الجمع بانه لا مانع من ان یکون ذریته صلی اللہ علیہ وسلم وللعباس فیه ولادة من جهة ان امهاته عباسية والحاصل ان للحسن فيه الولادة العظمى لان احاديث كونه من ذريته اكثر وللحسين فيه ولادة ايضا وللعباس فيه ولادة ايضا ولا مانع من اجتماع ولادات المتعددين فى شخص واحد من جهات مختلفة﴾** (القول المختصر: ص ۲۳)

''ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کرنا ممکن ہے کہ امام مہدیؓ (اصالۃً) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت میں سے ہوں گے اور (تبعاً) حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے بھی اس اعتبار سے ہوں گے کہ ان کے سلسلۂ نسب میں سب سے زیادہ حضرت حسنؓ کی نسبت نمایاں ہوگی اس لیے کہ اس قسم کی روایات زیادہ ہیں اس کے بعد حضرت حسینؓ اور پھر حضرت عباسؓ کی ولادت بھی اس میں شامل ہوگی اور ایک ہی شخص میں مختلف جہات سے متعدد ولادتوں کا جمع ہونا ممکن ہے۔''

علامہ ابن حجر مکیؒ کے اس جواب کو آسان لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کی اولاد ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کے سلسلۂ نسب میں اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا جو مثلاً حضرت عباسؓ کے خاندان میں سے تھی، اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسینؓ کے خاندان میں

جبکہ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے حضرت ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں

﴿واما ماروا ہ الدارقطنی فی الافرا د عن عثمان رضی اللّٰہ عنہ المھدی من ولد العباس عمی فمع ضعف اسنادہ محمول علی المھدی الذی وجد من الخلفاء العباسیۃ اویکون للمھدی الموعود ایضا نسبۃ نسبیۃ الی العباسیۃ﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج ۱۰ ص ۱۷۵)

''باقی رہی وہ روایات جس کو دارقطنی نے افراد میں حضرت عثمانؓ سے روایت کیا ہے کہ مہدی میرے چچا عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے تو اس کی سند ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ روایت خلفاءِ عباسیہ میں سے خلیفہ مہدی پر محمول ہے یا پھر مہدی موعود کی بھی نسبی طور پر بنوعباس کی طرف نسبت ہوگی۔''

گویا ملا علی قاریؒ نے اس حدیث کے تین جواب دیئے ہیں:

(۱) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

(۲) اس کا محمل خلیفۂ مہدی عباسی ہے۔

(۳) یہ بھی ممکن ہے کہ مہدیٔ موعود کے نسب نامے میں عباسی خاندان کا کوئی فرد ہو۔

## ﴿حضرت امام مہدیؓ کا لقب اور کنیت﴾

جیسا کہ اس سے قبل یہ بات تفصیل سے بیان ہوچکی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿اما اسمہ ففی اکثرالروایات انہ محمد وفی بعضھا انہ احمد واسم ابیہ عبداللّٰہ﴾ (الاشاعۃ: ص ۱۹۲)

''حضرت امام مہدیؓ کا نام اکثر روایات میں محمد اور بعض میں احمد مذکور ہے اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔''

یہی بات شیخ یوسف بن عبداللہ الوابل نے اپنی کتاب اشراط الساعۃ ص ۲۴۹ پر کہی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ''مہدی'' ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہوگا اور اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ مہدی، ہدایت سے ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ انہیں حق بات کہنے اور اس کے نفاذ کی توفیق عطاء فرمائیں گے اور اس پر ان کی رہنمائی اور دستگیری فرمائیں گے اس لیے ان کو ''مہدی'' کہتے ہیں چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ولقبه المهدی لان اللّٰه هداه للحق، والجابر لانه یجبر قلوب امة محمد ﷺ اولانه یجبر ای یقهر الجبارین والظلمین ویقصمهم﴾ (الاشاعہ: ص ۱۹۳)

''ان کا لقب ''مہدی'' ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ حق کی طرف ان کی رہنمائی فرمائیں گے۔ اسی طرح ان کا لقب ''جابر'' بھی ہوگا کیونکہ وہ امت محمدیہ کے زخمی قلوب پر مرہم رکھیں گے یا اس لیے کہ وہ ظالموں پر غالب آ کر ان کی شان وشوکت کو ختم کر دیں گے۔''

یہ عبارت حضرت امام کے دو لقب ظاہر کر رہی ہے ایک تو وہی جو کہ مشہور و معروف ہے یعنی مہدی، اور دوسرا لقب ''جابر'' ہوگا لیکن یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ اس مقام پر ''جابر'' جبر سے نہیں جس کا معنیٰ ظلم ہوتا ہے بلکہ یہاں ''جابر''، ''جبیرہ'' سے ہے جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کے لیے استعمال ہونے والی کھپچی کو کہتے ہیں۔ چونکہ امام مہدیؒ لوگوں کی تالیف قلب فرمائیں گے اس لیے ان کا لقب ''جابر'' ہوگا۔ یا ان کو ''جابر'' کہنے کی وجہ یہ ہوگی کہ ''جابر'' کا معنیٰ ہے ''غالب'' چونکہ وہ ظالموں پر غالب آ جائیں گے اس لیے ان کا لقب ''جابر'' ہوگا۔

امام مہدیؒ کی کنیت ایک قول کے مطابق ''ابوعبداللہ'' ہوگی اور ایک قول کے مطابق ''ابوالقاسم'' ہوگی چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿وکنیته ابو عبداللّٰه وفی الشفاء للقاضی عیاض رحمه

اللّٰہ ان کنیتہٗ ابو القاسم﴾(الاشاعہ:ص۱۹۳)

''امام مہدیؒ کی کنیت ابوعبداللہ ہوگی اور قاضی عیاض کی کتاب شفاء میں ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔''

لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنے پر ایک حدیث سے اعتراض وارد ہوگا کہ جس میں حضور ﷺ کے نام اور کنیت کو ایک ہی شخص کے لیے جمع کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے جبکہ حضرت امام مہدیؒ کا نام اور کنیت دونوں حضور ﷺ کے موافق ہوں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں جو ممانعت وارد ہوئی ہے کہ کوئی شخص حضور ﷺ کا نام اور کنیت اکٹھی نہ رکھے بلکہ یا تو صرف نام رکھے یا صرف کنیت، وہ حضور ﷺ کے زمانے پر محمول ہے کہ آپ کے زمانے میں کوئی شخص ایسا نہ کرے، ہاں بعد میں اجازت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت محمد بن حنفیہؒ کی اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

﴿ارایت ان ولدلی بعدک ولداسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داؤد﴾(مشکوٰۃ المصابیح: ص۴۰۸)

''آپ مجھے اس بارے میں بتائیے کہ اگر آپ کی وفات کے بعد میرے یہاں کوئی اولاد ہوئی تو میں آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ دوں؟ فرمایا ہاں! کوئی حرج نہیں۔''

اس حدیث میں اس بات کی صراحۃً اجازت ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿وقیل النھی مخصوص بحیاتہ لئلا یلتبس خطابہ بخطاب غیرہ وھذا ھو الصحیح﴾(مرقاۃ المفاتیح: ج۹ص۱۰۷)

''اور ایک قول یہ ہے کہ ممانعت حضور ﷺ کی زندگی کے ساتھ خاص تھی تاکہ التباس لازم نہ آئے اور یہی صحیح ہے۔''

پھر اس کے بعد ملا علی قاریؒ نے علامہ طیبیؒ کے حوالے سے چند اقوال اس سلسلے میں مزید نقل کیے ہیں اور ہر ایک پر تنقید کی ہے، یہ بہت عمدہ بحث ہے اہل علم حضرات مرقاۃ کی طرف رجوع فرمائیں۔

## ﴿حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش﴾

حضرت امام مہدیؓ کی ولادت باسعادت ''مدینہ منورہ'' میں ہوگی جیسا کہ نعیم بن حماد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

﴿المهدی مولده بالمدینة﴾ (کتاب الفتن: ص ۲۵۹)

علامہ سید برزنجیؒ نے بھی الاشاعہ میں نعیم بن حماد ہی کی مذکورہ روایت کو نقل کرتے ہوئے حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ کو قرار دیا ہے۔

جبکہ امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب ''التذکرہ'' میں امام مہدیؓ کی جائے پیدائش بلاد مغرب میں بیان کی ہے۔ کما ذکرہ البرزنجی فی الاشاعہ ص ۱۹۴۔ لیکن صحیح اول ہی ہے۔

# ﴿حضرت امام مہدیؓ کی سیرت﴾

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان اپنی سیرت ''اور اخلاق'' میں سرکار دو عالم ﷺ کے مشابہہ اور مماثل ہوں گے کیونکہ وہ حضور ﷺ کی اولاد میں سے ہوں گے اور ظاہر ہے کہ والدین کی نیکی کا اثر اور پرتو اولاد پر پڑتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السلام کے واقعے میں مذکور ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے ایک گرتی ہوئی دیوار کو بلا معاوضہ سیدھا کر دیا تھا اور بعد میں اس کی حکمت یہ بیان فرمائی تھی:

﴿وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا﴾ (سورۃ الکہف آیت نمبر۸۲)

''ان بچوں کا باپ نیک آدمی تھا۔''

معلوم ہوا کہ والدین کے نام اور کام کا اثر اولاد پر بھی نمایاں ہوتا ہے اور والدین کی نیکی اولاد کے بھی کام آیا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت امام مہدیؓ کا طور طریقہ اور عادات حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گی جیسا کہ صاحب مظاہر حق جدید، حدیث **''لا تذهب الدنيا''** کے تحت تحریر فرماتے ہیں۔

> ''حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد گرامی میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسبی اور نسلی نہیں ہوگا بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا یعنی ان کا طور طریقہ اور ان کے عادات و معمولات حضور ﷺ کے طور طریقے اور آپ کے عادات و معمولات کے مطابق ہوں گے۔'' (مظاہر حق جدید: ج۵ص ۳۷)

## امام مہدیؓ کی قیادت:

سیرت میں ایک وصف شجاعت بھی شمار ہوتا ہے جس کا اظہار عام طور پر میدان کارزار میں قیادت کی اعلیٰ صلاحیتوں کو بروئے کار لانے پر ہوتا ہے، امام مہدیؓ جن لوگوں کو اپنے لشکر کا کمانڈر مقرر کریں گے اسی سے ان کے سیاسی تدبر کا علم ہو جائے گا، یہ بات

نعیم بن حماد کی زبانی ملاحظہ ہو:

﴿قادة المهدی خير الناس، اهل نصرته وبيعته من اهل كوفان واليمن وابدال الشام، مقدمته جبريل و ساقته ميكائيل محبوب فی الخلائق، يطفئ الله تعالیٰ به الفتنة العمياء وتامن الارض حتی المرأة لتحج فی خمس نسوة مامعهن رجل، لا يتقی شيئا الا الله، تعطی الارض زكوتها والسماء بركتها﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۵۰)

''امام مہدیؓ کے لشکر کے قائدین بہترین لوگ ہوں گے، ان کے معاون اور ان کی بیعت کرنے والے کوفہ، بصرہ اور یمن کے لوگ اور شام کے ابدال ہوں گے، ان کے لشکر کا ہراول دستہ حضرت جبریل علیہ السلام اور پیچھے کا محافظ دستہ حضرت میکائیل علیہ السلام ہوں گے، وہ محبوب خلائق ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنہ کو ختم فرمائیں گے اور زمین میں ایسا امن قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر بغیر کسی مرد کی موجودگی کے اطمینان سے حج کرلے گی، وہ صرف اللہ سے ڈرنے والے ہوں گے، ان کے زمانے میں زمین اپنی پیداوار اور آسمان اپنی برکتیں برسادے گا۔''

## امام مہدیؓ کا زمانہ:

مذکورہ بالا مضمون کے آخری جملہ کی وضاحت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی مروی حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿يرضی عنه ساكن السماء وساكن الارض، لاتدع السماء من قطرها شيئا الاصبته، ولا الارض من نباتها

شیئا الا اخرجته حتی یتمنی الاحیاء الاموات﴾

(کتاب الفتن: ص۲۵۲)

''امام مہدیؓ سے آسمان میں رہنے والے بھی راضی ہوں گے اور
زمین کے باشندے بھی خوش ہوں گے، آسمان اپنے تمام قطرے
بہا دے گا، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی یہاں تک کہ
(خوشحالی دیکھ کر) زندہ لوگ، مردوں کی تمنا کرنے لگیں گے۔''

اسی مضمون کی روایت مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے۔ اور یہ حدیث اپنے مدلول کے لحاظ سے بہت واضح ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا زمانہ ایسی خوشحالی اور عام فراوانی کا ہوگا کہ ملائکہ بھی ان سے خوش ہوں گے اور زمین والے بھی، بارشیں کثرت سے ہوں گی اور زمین اپنی پوری پیداوار اگائے گی یہاں تک کہ اس قدر خوشحالی دیکھ کر اس زمانے کے لوگ یہ تمنا کریں گے کہ کاش! ہمارے آباؤ اجداد بھی زندہ ہوتے اور اس خوش حالی سے لطف اندوز ہوتے۔

## امام مہدیؓ کی سخاوت:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سخاوت اس قدر عام ہوگی کہ ہر ایک پر اسکی بارش برسے گی اور اس قدر تام ہوگی کہ پھر کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہیں آئے گی چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿یکون فی امتی المهدی ان قصر فسبع والافتسع،
تنعم فیه امتی نعمة لم یسمعوا بمثلها قط، تؤتی
اکلها ولا تترک منهم شیئا والمال یومئذ کدوس،
فیقوم الرجل فیقول یامهدی! اعطنی فیقول خذ﴾

(التذکرہ: ص۶۹۹)

''میری امت میں مہدی ہوں گے جو کم از کم سات یا نو سال

(خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا کہ اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشاء جتنا چاہو) لے لو۔"

اسی طرح حضرت ابو سعید خدریؓ ہی سے ایک اور روایت مروی ہے:

**﴿عن ابی سعید الخدری قال: خشینا ان یکون بعد نبینا ﷺ حدث، فسالنا النبی ﷺ قال ان فی امتی المھدی یخرج یعیش خمسا او سبعا او تسعا زید الشاک قال قلنا وما ذاک؟ قال سنین قال فیجیٔ الیه الرجل فیقول یامھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یحمله.﴾** (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۲)

"حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہمیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد پیش آنے والے حادثات کے خوف نے آ گھیرا تو ہم نے اس سلسلے میں حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) میری امت میں مہدی کا خروج ہوگا جو کہ پانچ یا سات یا نو سال (بطور خلیفہ کے) زندہ رہیں گے۔ (سالوں کی تعداد میں راوی کو شک ہے۔) ہم نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا؟ فرمایا کئی سال پھر فرمایا کہ ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے مجھے کچھ دیجئے! تو وہ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈال

دیں گے جس کو وہ اٹھا سکے۔" یعنی کسی آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہوسکتی ہے۔امام مہدیؒ اس سے کم نہیں دیں گے۔

نیز حضرت ابو سعید خدریؓ ہی کی ایک مرفوع روایت میں یہ بات مزید وضاحت کے ساتھ آئی ہے۔

﴿من خلفائکم خلیفة یحثو المال حثیا و لایعده عدا﴾

(مسلم شریف:۷۳۱۷)

"تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا لوگوں کو مال لَپ بھر بھر کر دیں گے اور اس کو شمار بھی نہیں کریں گے۔"

روایات سے ثابت ہو چکا ہے کہ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسا شخص بھی پورا نہیں اتر سکا اور اس سے امام مہدیؓ ہی مراد ہیں۔

## ﴿حضرت امام مہدیؓ کی سیرت واخلاق کریمانہ کا اجمالی نقشہ﴾

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سیرت واخلاق کریمانہ کا سید برزنجیؒ نے ایک بہت عمدہ نقشہ کھینچا ہے جس کا ترجمہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"امام مہدیؓ حضور ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے، کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند خراب کر کے اسے جگائیں گے نہیں، ناحق خون نہیں بہائیں گے، ہاں! البتہ سنت کے خلاف کام کرنے والے سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کر دیں گے اور ہر قسم کی بدعت کو ختم کیے بغیر چین نہ لیں گے، آخر زمانے میں ہونے کے باوجود دین پر اسی طرح قائم ہوں گے جس طرح ابتداء میں حضور ﷺ قائم تھے۔ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے فرمانروا ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے (عیسائیت کو مٹا دیں گے۔) زمین کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی، لوگوں کو بے حساب لپ بھر بھر کر مال دیں گے۔ مسلمانوں میں الفت، پیار ومحبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے، اور تقسیم بالکل

ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں رہنے والے ملائکہ بھی ان سے راضی ہوں گے اور زمین پر بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے، پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندروں میں ان سے خوش ہوں گی۔ امت محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دیں گے حتیٰ کہ ایک منادی آواز دے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو، وہ آ کر لے جائے تو اس کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، منادی اس سے کہے گا کہ تم خزانچی کے پاس جا کر اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آ کر اسے پیغام پہنچا دے گا تو وہ کہے گا کہ تم حسب منشا جتنا چاہو لے لو، وہ شخص اپنی گود میں بھر بھر کر مال جمع کرنا شروع کر دے گا کہ اچانک اسے شرم سی محسوس ہو گی اور وہ اپنے دل میں کہے گا کہ تو امت محمدیہ کا سب سے زیادہ لالچی انسان ہے، یہ سوچ کر وہ شخص اس مال کو واپس کرنا چاہے گا تو اس سے وہ مال واپس نہیں لیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ ہم لوگ کچھ دے کر واپس لینے والوں میں سے نہیں ہیں، ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے اس کی مثال لوگوں نے سنی تک نہ ہو گی۔ بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان اپنا کوئی قطرہ پس اندوختہ نہیں چھوڑے گا، اور زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی ذخیرہ نہیں کرے گی، ان کے زمانے میں جنگیں ہوں گی، وہ زمین کے نیچے سے اس کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شہروں کے شہر فتح کر لیں گے، ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے پابند سلاسل پیش کیے جائیں گے اور ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی آرائش و تزئین کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ اور سردار کے پاس آتی ہیں حتیٰ کہ لوگ اپنی سابقہ نیک حالت پر واپس آ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ان کے لشکر کے سب سے آگے جبریل علیہ السلام اور حفاظت کی خاطر سب سے پیچھے میکائیل علیہ السلام ہوں گے، ان کے زمانے میں بھیڑیئے اور بکریاں ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپ اور بچھوؤں سے

کھیلیں گے اور وہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے، انسان ایک مُد (خاص مقدار) بوئے گا اور اس سے سات سو کی پیداوار ہوگی۔ سودخوری، وباؤں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہو جائے گی۔ لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی، امانتوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔ شریر و بدکار لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کی اولاد و اہل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا، امام مہدیؓ محبوبِ خلائق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کو بجھائیں گے۔ اور زمین میں اتنا امن و امان قائم ہو جائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی اور اسے اللہ کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہیں ہوگا، نیز انبیاء کرام علیہم السلام کے اسفار میں لکھا ہے کہ امام مہدیؓ کے فیصلوں میں ظلم و ناانصافی کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوگا۔" (الاشاعۃ لاشراط الساعۃ: ص۱۹۶۔۱۹۷)

طاؤس سے منقول ہے کہ امام مہدیؓ اپنے عمال کی کڑی نگرانی کرنے والے، سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ (کتاب الفتن: ص۲۵۰)

الغرض! وہ تمام خوبیاں جو ایک عمدہ قائد اور اچھے امیر میں ہونی چاہئیں، وہ ان تمام سے متصف ہوں گے اور اخلاق رذیلہ سے پاک ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی یہ حالت یکا یک بنا دیں گے جیسا کہ اس سے قبل آپ یہ روایت پڑھ آئے ہیں کہ "مہدی ہمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جن کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک رات میں ہی کر دیں گے۔"

## حضرت امام مہدیؓ کا حلیہ مبارک

حضرت امام مہدیؓ متوسط قد و قامت کے مالک، گندمی رنگ، کشادہ پیشانی، لمبی اور ستواں ناک والے ہوں گے۔، ابرو قوس کی طرح گول ہوگی، کھلتا ہوا رنگ ہوگا، بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے اور بغیر سرمہ لگائے ایسا محسوس ہوگا کہ گویا سرمہ لگائے ہوئے ہیں۔ مزید تفصیلات سید برزنجیؒ کی زبانی ملاحظہ ہوں۔

واما حلیته فانه آدم ضرب من الرجال ربعة، اجلی الجبهة اقنی الانف اشمه، ازج ابلج، اعين اكحل

العینین، براق الثنایا افرقها، فی خده الایمن خال اسود، یضئ وجهه کانه کوکب دری، کث اللحیة، فی کتفه علامة للنبی ﷺ، اذیل الفخذین، لونه لون عربی، وجسمه جسم اسرائیلی، فی لسانه ثقل، واذا ابطا علیه الکلام ضرب فخذه الایسر بیده الیمنی، ابن اربعین سنة، وفی روایة مابین الثلاثین الی اربعین، خاشع للّٰه خشوع النسر بجناحیه، علیه عبایتان قطوانیتان یشبه النبی ﷺ فی الخلق لا فی الخلق﴾ (الاشاعۃ: ص۱۹۴۔۱۹۵)

''امام مہدیؒ کا حلیہ یہ ہے کہ وہ انتہائی گندمی رنگ، ہلکے پھلکے جسم والے، متوسط قد وقامت کے مالک، خوبصورت کشادہ پیشانی والے، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، ابروقوس کی مانند گول اور رنگ کھلتا ہوا ہوگا، بڑے بڑی سیاہ قدرتی سرگیں آنکھوں والے ہوں گے، سامنے کے دونوں دانت انتہائی سفید اور ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر ہوں گے (بالکل ملے ہوئے نہ ہوں گے) دائیں رخسار پر سیاہ تل کا نشان ہوگا، روشن ستارے کی طرح ان کا چہرہ چمکتا ہوگا، گھنی داڑھی ہوگی، کندھے پر حضور ﷺ کی طرح کوئی علامت ہوگی کشادہ رانیں ہوں گی، رنگ اہل عرب کی طرح اور جسم اسرائیلیوں جیسا ہوگا، زبان میں کچھ ثقل ہوگا جس کی وجہ سے بولتے ہوئے لکنت ہوا کرے گی اور اس سے تنگ آکر اپنی بائیں ران پر اپنا دایاں ہاتھ مارا کریں گے، ظہور کے وقت ۴۰ سال کی عمر ہوگی اور ایک روایت کے مطابق ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان عمر ہوگی، اللہ کے سامنے خشوع وخضوع کرتے ہوئے پرندوں کی طرح اپنے بازو پھیلا دیا کریں گے، (اصل میں ''نسر'' گدھ کو کہتے

ہیں جس کا ترجمہ یہاں پرندہ کیا گیا ہے۔) اور دو سفید عبائیں زیب تن کیے ہوئے ہوں گے، اخلاق میں حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے لیکن خلقی طور پر (مکمل) مشابہ نہیں ہو گے۔''

حضرت امام مہدیؓ کا حلیہ حضرت علیؓ سے بھی اسی طرح منقول ہے لیکن اس میں کچھ الفاظ بدلے ہوئے ہیں، اس کو نعیم بن حماد کی زبانی ملاحظہ فرمائیے:

﴿كث اللحية، اكحل العينين، براق الثنايا، في وجهه خال، اقنى اجلى، في كتفه علامة النبى ﷺ، يخرج براية النبى ﷺ من مرط مخملة سوداء مربعة، فيها حجر لم ينشر منذ توفى رسول الله ﷺ ولا تنشر حتى يخرج المهدى، يمده الله بثلثة آلاف من الملئكة، يضربون وجوه من خالفهم وادبارهم، يبعث وهو ما بين الثلثين والاربعين﴾ (کتاب الفتن: ص ۲۵۹)

''امام مہدیؓ کی ڈاڑھی گھنی ہو گی، بڑی سیاہ آنکھوں والے ہوں گے، اگلے دو دانت انتہائی سفید ہوں گے، چہرے پر تل کا نشان ہو گا، لمبی ستواں ناک والے ہوں گے، کندھے پر حضور ﷺ کی علامت ہو گی، خروج کے وقت ان کے پاس حضور ﷺ کا چوکور، سیاہ ریشمی روئیں دار جھنڈا ہو گا جس میں (ایسی روحانی) بندش ہو گی کہ جس کی وجہ سے وہ حضور ﷺ کی وفات سے لے کر ظہور مہدیؓ سے قبل کبھی نہیں پھیلایا جا سکا ہو گا، (ہلایا نہیں جا سکا ہو گا) اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چہروں اور کولہوں پر مارتے ہوں گے، ظہور کے وقت ان کی عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو گی۔''

## ﴿حضرت امام مہدیؓ کی خلافت، علی منھاج النبوۃ ہوگی﴾

حضرت امام مہدیؓ کی سیرت کا ایک اور نمایاں پہلو یہ ہوگا کہ وہ دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ قائم کریں گے جس سے دور نبوی اور خلفائے راشدین کے روح پرور زمانے کی یاد تازہ ہوگی چنانچہ اس سلسلے میں مشکوٰۃ شریف کی حضرت حذیفہؓ سے مروی روایت ملاحظہ ہو:

﴿عن النعمان بن بشير عن حذيفة قال قال رسول اللّٰه ﷺ تكون النبوة فيكم ماشاء اللّٰه ان تكون ثم يرفعها اللّٰه تعالىٰ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ماشاء اللّٰه ان يكون ثم يرفعها اللّٰه تعالىٰ ثم تكون ملكا عاضا فيكون ماشاء اللّٰه ان يكون ثم يرفعها اللّٰه تعالىٰ ثم تكون ملكا جبرية فيكون ماشاء اللّٰه ان يكون ثم يرفعها اللّٰه تعالىٰ ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت. قال حبيب فلما قام عمر بن عبدالعزيز كتبت اليه بهذا الحديث اذكره اياه وقلت ارجو ان تكون امير المؤمنين بعد الملك العاض والجبرية فسربه واعجبه يعني عمر بن عبدالعزيز رواه احمد والبيهقي في دلائل النبوة﴾ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۶۱)

''نعمان بن بشیرؓ، حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تک اللہ چاہے گا تم میں نبوت رہے گی پھر اللہ اس کو اٹھا لے گا اور طریقۂ نبوت کے مطابق حسب منشاء خداوندی خلافت رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت ہوگی اور ارادۂ خداوندی کے مطابق رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھا لے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور حسب منشا خداوندی

رہے گی پھر اللہ اس کو بھی اٹھالے گا اور دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوجائے گی، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔"

راوی حدیث حبیب کہتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو میں نے بغرض نصیحت ان کے پاس یہ حدیث لکھ بھیجی اور کہا کہ مجھے امید ہے کہ آپ ہی کاٹ کھانے والی اور ظالمانہ حکومت کے بعد وہ امیر المؤمنین ہیں (جس کے بارے میں دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی وارد ہے) یہ سن کر عمر بن عبدالعزیزؒ بہت مسرور اور خوش ہوئے۔"

اس حدیث میں دو مرتبہ خلافت علی منہاج النبوۃ کا ذکر ہے، پہلے مرتبہ تو نبوت کے بعد جس کا قیام سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے ہوکر خلفاء راشدین پر جاکر منتہی ہوگیا، اس کے بعد کاٹ کھانے والی حکومت، پھر جبری حکومت اور اس کے بعد دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کا تذکرہ ہے اس دوسری خلافت کا قیام امام مہدیؒ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا چنانچہ اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿والمراد بها زمن عيسى عليه الصلوة والسلام والمهدى رحمه الله﴾ (مرقاۃ: ج۱۰ص۱۰۹)

"اور اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رحمہ اللہ کا زمانہ ہے۔"

تنبیہ: اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ بعض حضرات نے دوبارہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اس حدیث کا مصداق گردانا ہے لیکن یہ ان حضرات کی اپنی رائے ہے، حدیث کا اصل محمل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کا زمانہ ہے جیسا کہ ابھی آپ ملا علی قاریؒ کے حوالے سے ملاحظہ فرماچکے ہیں۔

باب سوم

# ظہور مہدیؓ کی علامات

حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ کے ظہور کی تقریباً ۳۰ علامات، جن میں سے بعض ایسی ہیں کہ تخلیق کائنات سے لے کر اب تک ان کا ظہور نہیں ہوا۔

# ﴿علاماتِ ظہور مہدیؓ﴾

ویسے تو حضرت امام مہدیؓ کے ظہور کی بہت سی علامات ہیں جن کے ظہور پر ہر انسان سمجھ جائے گا کہ یہی مہدیٔ موعود ہیں مثلاً امام مہدیؓ سے قبل سفیانی کا خروج وغیرہ۔ جس کی تفصیلات آئندہ آپ کے سامنے پیش ہوں گی۔ لیکن یہاں ان میں سے چند ایک ہی کو بیان کیا جائے گا جن میں سے گو کہ بعض سنداً ضعیف ہیں پھر بھی اکثر کے شواہد معتبر احادیث سے مل جاتے ہیں۔

## علامت نمبر ۱:

امام مہدی علیہ الرضوان کے پاس حضور ﷺ کی قمیص مبارک اور جھنڈا ہوگا جس سے ان کی شناخت ہو سکے گی چنانچہ علامہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿معه قميص رسول الله ﷺ، وسيفه، ورايته من مرط مخملة معلمة سوداء فيها حجر لم تنشر منذ توفي رسول الله ﷺ، ولا تنشر حتى يخرج المهدي، مكتوب على رايته "البيعة لله"﴾ (الاشاعۃ: ص ۱۹۸)

اس قسم کی ایک حدیث اس سے پہلے بھی کتاب الفتن ص ۲۵۹ کے حوالے سے گزر چکی ہے، نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب آثار القیامہ فی حجج الکرامہ میں اس عبارت کا فارسی میں یوں ترجمہ کیا ہے:

"واما علاماتے کہ شناختہ شود بآنہا مہدی موعود علیہ السلام پس از انجملہ آنست کہ باوے قمیص وسیف ورایت رسول خدا صلی اللہ ﷺ باشد ومنتشر نشد ایں رایت از وفاتِ وے ﷺ ونشود تا آنکہ بیرون آید مہدی، ومکتوب باشد بروے این لفظ "البیعۃ للہ"

(آثار القیامہ: ص ۳۶۵)

''امام مہدیؓ کے پاس حضور ﷺ کی قمیص مبارک، تلوار مبارک اور سیاہ رنگ کا ریشمی روئیں دار جھنڈا ہوگا اور وہ جھنڈا (کسی روحانی) بندش کی وجہ سے حضور ﷺ کی وفات سے لے کر ظہور مہدی سے قبل نہیں پھیلایا (ہلایا) جا سکا ہوگا، اور اس جھنڈے پر یہ الفاظ لکھے ہوں گے ''البیعۃ للہ۔''

## علامت نمبر ۲:

اسی طرح حضرت امام مہدیؓ کی تائید و تصدیق کے لیے ان کے سر پر ایک بادل سایہ فگن ہوگا جس میں سے ایک منادی کی یہ آواز آ رہی ہوگی:

﴿هذا المهدی خليفة الله فاتبعوه﴾

''یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں، لہٰذا ان کی اتباع کرو۔''

اور اس بادل میں سے ایک ہاتھ نکلے گا جو امام مہدیؓ کی طرف اشارہ کرے گا کہ یہی مہدی ہیں، ان کی بیعت کرو۔ (الاشاعۃ: ص۱۹۸)

اور کتاب الفتن میں اسی سے متعلق ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں (کہ آسمان سے نداء اس طرح آئے گی)

﴿عليكم بفلان وتطلع كف تشير﴾ (کتاب الفتن: ص۲۳۶)

''تم پر فلاں کی اتباع لازم ہے اور اس کی نشاندہی کے لیے ایک ہاتھ ظاہر ہوگا جو ان کی طرف اشارہ کرتا ہوگا۔''

جبکہ نواب صدیق حسن خان نے خطیب اور ابونعیم کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نقل کرتے ہوئے کہا ہے:

''و در روایتے آمدہ کہ فرشتہ باشد بر سر وے و ندا کند کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی فاسمعوا واطیعوہ۔'' (آثار القیامہ: ص۳۶۶)

''اور ایک روایت میں آتا ہے کہ امام مہدیؓ کے سر پر (بادل کی

طرح) ایک فرشتہ ہوگا جو یہ نداء کرتا ہوگا کہ یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہیں لہٰذا ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔"

## علامت نمبر ۳۔۴:

امام مہدی علیہ الرضوان کی شناخت کے لیے حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ امام مہدیؓ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے وہ آپ کے سامنے آ کر گر پڑے گا اور ایک درخت سے ایک شاخ توڑ کر زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ و بار لانے لگے گی۔ (آثار القیامہ: ص ۳۶۶)

سید برزنجیؒ نے بھی اس علامت کو ذکر کیا ہے لیکن ان کے بیان سے یہ دو الگ الگ علامتیں ثابت ہوتی ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل عبارت میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔

﴿ومنها انه بغرس قضيبا يابسا في ارض يابسة فيخضرويورق، ومنها انه يطلب منه آية فيؤمى بيده الى طير في هواء فيسقط على يده﴾ (الاشاعہ: ص ۱۹۸)

"اور ان علامات میں سے ایک علامت یہ ہے کہ مہدی ایک خشک بانس خشک زمین میں گاڑیں گے تو وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ و بار لانے لگے گا اور ایک علامت یہ ہے کہ مہدی سے نشانی کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ اپنے ہاتھ سے فضاء میں اڑتے ہوئے ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے تو وہ ان کے سامنے آ گرے گا۔"

## علامت نمبر ۵:

حضرت امام مہدیؓ کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ بھی ہوگی کہ ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر روانہ ہوگا اور جب وہ لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان پہنچے گا تو اس پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا جیسا کہ عنقریب بالتفصیل آتا ہے۔

مقام بیداء میں لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی روایات امام مسلم اور امام ابن ماجہ دونوں نے تخریج کی ہیں۔ حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو۔

(مسلم شریف: حدیث نمبر ۷۲۴۰ تا ۷۲۴۴، ابن ماجہ: حدیث نمبر ۴۰۶۳ تا ۴۰۶۵)

## فائدہ:

سفیانی اور اس کے لشکر کے متعلق آپ پوری تفصیلات عنقریب پڑھیں گے کہ وہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک اموی شخص ہوگا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا، اس کے زمانے میں مسلمانوں کا بالعموم اور علماء وفضلاء کا بالخصوص قتل عام ہوگا لیکن یہ فتنہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گا کیونکہ "لکل فرعون موسیٰ" کے تحت حضرت امام مہدیؒ کا ظہور ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ سفیانی بیت اللہ کو منہدم کرنے کی نیت سے مغرب سے روانہ ہوگا لیکن جب یہ اپنے لشکر سمیت "بیداء" نامی جگہ، جو حرمین کے درمیان ہے، پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿وهذه هی فتنة امارة السفیانی احدی علامات خروج المهدی وقد وردت فیه احادیث کثیرة متواترة المعنی﴾

(التعلیق الصبیح: ج۶ ص۲۰۰)

"اس لشکر کا زمین میں دھنسنا فتنۂ سفیانی کی نشانی ہوگی اور سفیانی کا خروج دراصل امام مہدیؒ کے ظہور کی علامت ہوگا اور اس سلسلے میں بہت سی احادیث تواتر معنوی کے ساتھ وارد ہوئی ہیں۔"

اور اس پورے لشکر میں سے صرف ایک شخص زندہ بچے گا جو لوگوں کو آ کر لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی خبر دے گا چنانچہ حضرت کاندھلویؒ ہی تحریر فرماتے ہیں:

﴿فلا ینجو منهم الا المخبر عنهم﴾

(التعلیق الصبیح: ج۶ ص۲۰۰)

'ان تمام لوگوں میں سے صرف ایک مخبر زندہ بچے گا۔''

لیکن اس روایت پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے کہ اس میں خروج سفیانی کے متعلق یہ ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مغرب سے خروج کرے گا جبکہ طبرانی نے اپنی کتاب الاوسط میں حضرت ام حبیبہؓ سے اس سلسلے کی روایت ذکر کی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ وہ مشرق سے خروج کرے گا اور یہ بظاہر تضاد ہے۔

سید برزنجیؒ نے اس تعارض کو دور کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اس کی تاویل یوں کی جاسکتی ہے کہ سفیانی کی طرف سے بھیجا جانے والا لشکر روانہ تو عراق (مغرب) سے ہوگا لیکن چونکہ اس لشکر میں اہل شام بھی ہوں گے اس لیے ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے بعض مقامات پر اس لشکر کو شامی (مشرقی) کہہ دیا گیا ہے۔ (الاشاعہ: ص ۲۰۸) اور حضرت کاندھلویؒ نے بھی التعلیق الصبیح ج ۶ ص ۲۰۱ پر تقریباً یہی تحریر فرمایا ہے۔

یہی نہیں کہ امام مہدیؒ کے ظہور سے قبل صرف سفیانی کا خروج ہوگا بلکہ بہت سے اور لوگ بھی خروج کریں گے چنانچہ کچھ لوگ مصر سے خروج کریں گے، کچھ مغربی جانب سے اور کچھ جزیرۃ العرب سے۔ گویا اس وقت ساری دنیا کے مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے کفر پوری قوت سے مسلمانوں کے ساتھ نبرد آزما ہوگا اور چہار اطراف سے مرکز عالم اور مرکز اسلام خانۂ کعبہ پر حملہ کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی اور اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد امام مہدیؒ کا ظہور ہو جائے گا۔

## علامت نمبر ۶:

حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کی ایک اور علامت جو ان کی تائید کے لیے بطور مہر تصدیق کے ظاہر کی جائے گی اور ان کی شناخت میں کسی کو کوئی شبہ اور تردد نہیں رہے گا، یہ ہوگی کہ آسمان سے ایک منادی امام مہدیؒ کا نام لے کر لوگوں کو ان کے ساتھ جا ملنے اور ان کی مدد کرنے کی طرف ابھارے گا۔ چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ومنها انه ينادي مناد من السماء، ايهاالناس! ان اللّٰه قد قطع عنكم الجبارين والمنافقين واشياعهم، وولا كم خير امة محمد ﷺ، فالحقوا بمكة فانه المهدي واسمه احمد بن عبداللّٰه، وفي رواية، وولاكم الجابر خير امة محمد ﷺ، الحقوه بمكة فانه المهدي واسمه محمد بن عبداللّٰه﴾ (الاشاعہ:ص ۱۹۸،ص ۲۰۹)

''اور ان علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ اے لوگو! (تمہیں خوشخبری ہو کہ) اللہ نے ظالموں، منافقوں اور ان سے محبت رکھنے والوں سے تمہیں نجات دی اور امت محمدیہ کا بہترین فرد تم پر امیر مقرر کیا لہٰذا اب تم مکہ مکرمہ جا کر اس سے مل جاؤ، وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے اور ایک روایت میں ان کا نام محمد بن عبداللہ مذکور ہے۔''

اس علامت کو نواب صدیق حسن خان نے بھی آثار القیامہ ص ۳۶۶ پر ذکر کیا ہے لیکن اس میں امام مہدیؒ کے نام سے متعلق ''احمد بن عبداللہ'' والی روایت کا ذکر نہیں کیا بلکہ ''محمد بن عبداللہ'' والی روایت پر ہی جزم ظاہر کیا ہے اور یہی مشہور بھی ہے۔

## علامت نمبر ۷:

زمین سونے کے ستونوں کی طرح اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال دے گی۔

(الاشاعہ:ص ۱۹۸، آثار القیامہ:ص ۳۶۶، ترمذی ۲۲۰۸)

سید برزنجیؒ نے اس مقام پر ''سونے کے ستونوں'' کا ذکر کیا ہے جبکہ اپنی اسی کتاب کے ص ۲۴۱ پر ''سونے اور چاندی کے ستونوں'' کا ذکر کیا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی روایت میں ''سونے اور چاندی کے ستونوں'' ہی کا ذکر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

﴿عن عبدالله بن مسعودؓ قال ان هذا الدين قدتم، وانه صائر الى النقصان وان امارة ذلك اليوم ان تقطع الارحام، ويوخذ المال بغير حقه وتسفك الدماء، ويشتكي ذو القرابة قرابته لا يعود عليه بشني. ويطوف السائل لا يوضع في يده شني فبينما هم كذلك اذ خارت الارض خوار البقر يحسب كل اناس انها خارت من قبلهم فبينما الناس كذلك اذ قذفت الارض بافلاذ كبدها من الذهب والفضة لا ينفع بعد شئ منه لا ذهب ولا فضة﴾ (الاشاعۃ:ص ۲۴۱)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ یہ دین مکمل ہو چکا اور اب یہ نقصان کی طرف جائے گا جس کی علامت یہ ہوگی کہ قطع رحمی، لوگوں کا مال ناحق لے لینا اور خون بہانا عام ہو جائے گا، قرابت دار بیمار ہوگا لیکن کوئی اس کی عیادت کرنے نہ جائے گا، سائل بار بار چکر لگائے گا لیکن کوئی اس کے ہاتھ پر کچھ نہ رکھے گا۔ اس دوران زمین سے گائے کی آواز کی طرح آواز نکلے گی، تمام لوگ اس سوچ میں پڑ جائیں گے کہ اس سے پہلے بھی ایسا ہوا ہے؟ اسی اثناء میں زمین اپنے جگر کے ٹکڑے یعنی ''سونے چاندی کے ستون'' نکال باہر پھینکے گی لیکن اب یہ سونا چاندی کسی کو کچھ نفع نہ دے گا۔''

## علامت نمبر ۸:

لوگوں کے دل غنی ہو جائیں گے اور زمین کثرت سے اپنی برکتوں کا ظہور کرے گی (جیسا کہ امام مہدی علیہ الرضوان کی سیرت کے بیان میں گزرا)

(الاشاعۃ:ص ۱۹۸)

## علامت نمبر ۹:

امام مہدیؓ خانۂ کعبہ میں مدفون خزانہ نکال کر اس کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیں گے۔ (الاشاعۃ: ص ۱۹۹) اور خانہ کعبہ کے اس مدفون خزانے کو، جو امام مہدیؓ تقسیم فرمائیں گے، ''رتاج الکعبہ'' کہا جاتا ہے۔ (آثار القیامہ: ص ۳۶۶)

## علامت نمبر ۱۰:

حضرت امام مہدیؓ کے زمانے میں اکثر یہودی مسلمان ہو جائیں گے جس کی وجہ یہ ہوگی کہ امام مہدیؓ کو تابوت سکینہ (جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی بایں طور آیا ہے۔ **''وقال لهم نبيهم ان آية ملكه ان ياتيكم التابوت فيه سكينة من ربكم''** (البقرہ: ۲۴۸) مل جائے گا جس کے ساتھ یہودیوں کے بڑے اعتقادات وابستہ ہیں، اس لیے وہ اس تابوت کو حضرت امام مہدیؓ کے پاس دیکھ کر مسلمان ہو جائیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں:

> ''واز انجملہ آنکہ تابوت سکینہ را از غار انطاکیہ یا از بحیرۂ طبریہ بر آوردہ در بیت المقدس نہد ویہود بدیدن وے مسلمان شوند الا القلیل منہم۔'' (آثار القیامہ: ص ۳۶۶) یہی بات (الاشاعۃ: ص ۱۹۹) پر بھی ہے۔''
>
> ''منجملہ ان علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ امام مہدیؓ تابوت سکینہ کو انطاکیہ کے کسی غار یا بحیرۂ طبریہ سے نکال کر بیت المقدس میں رکھ دیں گے جس کو دیکھ کر سوائے چند ایک کے باقی سارے یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔''

## علامت نمبر ۱۱:

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریائے نیل کا پھٹ کر بارہ

ہموار راستے بنانا صراحتہً مذکور ہے جس کو ''انفلاقِ بحر'' سے تعبیر کیا جاتا ہے، بعینہ اسی طرح حضرت امام مہدیؓ کے زمانے میں انفلاق بحر ہوگا جیسا کہ اس کی تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔

(الاشاعہ: ص۱۹۹)

## علامت نمبر ۱۲:

مغرب کی طرف سے کئی جھنڈوں کا نمودار ہونا (ظاہر ہے کہ جھنڈے لشکر کے ساتھ ہوتے ہیں) اور اس لشکر کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک آدمی ہوگا چنانچہ نعیم بن حماد نے یہ روایت نقل کی ہے کہ:

﴿علامة خروج المهدی الوية تقبل من المغرب، عليها رجل اعرج من كندة﴾ (کتاب الفتن: ص۲۳۰)

''امام مہدیؓ کے ظہور کی علامت وہ چند جھنڈے ہیں جو مغرب کی طرف سے آئیں گے اور ان کا سردار قبیلہ کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا۔''

## علامت نمبر ۱۳:

مطر الوراق نے ظہور امام مہدیؓ کی علامت کفر کا پھیل جانا بیان کی ہے۔ چنانچہ نعیم بن حماد روایت کرتے ہیں:

﴿لا يخرج المهدی حتی يكفر بالله جهرة﴾

(کتاب الفتن: ص۲۳۱)

''امام مہدیؓ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ علانیۃً اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہ کیا جانے لگے۔''

## علامت نمبر ۱۴:

حضرت امام مہدیؓ کے ظہور سے قبل قتل و غارت گری اس قدر عام ہو جائے گی

کہ ہر نو میں سے سات افراد قتل ہو جائیں گے چنانچہ ابن سیرینؒ سے نعیم بن حماد نے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے:

﴿لا یخرج المهدی حتی یقتل من کل تسعة سبعةً﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۳۱)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی بایں الفاظ منقول ہے:

﴿لایخرج المهدی حتی یقتل ثلث، ویموت ثلث، ویبقی ثلث﴾ (حوالۂ بالا)

''امام مہدیؒ کا ظہور نہیں ہو گا یہاں تک کہ ایک تہائی افراد قتل ہو جائیں گے، ایک تہائی اپنی طبعی موت مر جائیں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔''

اس کی مزید تفصیلات عنقریب آپ کے سامنے آئیں گی۔ انشاء اللہ۔

## علامت نمبر ۱۵:

ظہور امام مہدیؒ سے قبل لوگوں میں افلاس و تنگدستی اس قدر پھیل جائے گی کہ ایک آدمی انتہائی خوبصورت لونڈی کو اس کے وزن کے برابر غلہ میں بیچنے کے لیے تیار ہو جائے گا جیسا کہ کتاب الفتن: ص ۲۳۲ پر اس قسم کی روایت موجود ہے۔

## علامت نمبر ۱۶:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی تصدیق و تائید اور امت مسلمہ کی عزت و شرافت اور اس کی عنداللہ مقبولیت کی سب سے اہم دلیل وہ نماز ہو گی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام مہدیؒ کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے۔ (بخاری شریف: ۳۴۴۹، مسلم ۳۹۲) لیکن اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منصب نبوت و رسالت پر کوئی حرف نہیں آئے گا اور یہ ایسے ہی ہو گا جیسے حضور ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی، بالخصوص حضرت ابو بکر صدیقؓ کی امامت میں تو اپنی

زندگی کی آخری تمام باجماعت نمازیں ادا فرمائیں لیکن اس سے آپ کے منصب نبوت و رسالت میں کوئی کمی نہیں آئی۔

اور جیسا کہ بیان ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا امام مہدیؓ کی اقتداء کرنا اس امت کی عنداللہ عزت وشرافت کی دلیل ہے۔ اس کی مکمل تفصیلات آپ اسی رسالے کے باب ششم میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

## علامت نمبر ۱۷:

حضرت امام مہدیؒ کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ اخلاق و عادات اور سیرت میں تو حضور ﷺ کے مشابہ ہوں گے ہی، حلیہ میں بھی کسی قدر مشابہت رکھتے ہوں گے البتہ ان کی زبان میں لکنت ہوگی جس کی وجہ سے وہ تنگ آ کر کبھی کبھی اپنی ران پر ہاتھ مارا کریں گے جیسا کہ بالتفصیل گزرا، یہاں بھی اس سلسلے کی ایک روایت آپ ملاحظہ فرمالیں، جس کو علامہ سیوطیؒ نے الحاوی للفتاوی میں حضرت حذیفہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿لولم يبق من الدنيا الايوم واحد لبعث الله رجلا اسمه اسمي وخلقه خلقي يكنى ابا عبدالله﴾ (الحاوی: ج۲ص۷۶)

''اگر دنیا کی مدت ختم ہونے میں صرف ایک دن بچے تب بھی اللہ ایک آدمی کو بھیج کر رہے گا جو نام اور اخلاق میں میرے مشابہہ ہوگا اور اس کی کنیت ابو عبداللہ ہوگی۔''

## علامت نمبر ۱۸:

ظہور امام مہدیؒ کی علامت کے طور پر ''دریائے فرات کا پانی ختم ہو جائے گا اور اس میں سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔'' (الاشاعہ: ص۱۹۹)

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

﴿لاتقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب

یقتتل علیہ الناس فیقتل تسعة اعشارھم﴾(الاشاعۃ:ص۲۳۹)

''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دریائے فرات کا پانی ختم ہوکر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہوجائے۔لوگ اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے اتنا لڑیں گے کہ ہر دس میں سے نو آدمی قتل ہوجائیں گے۔''

اس حدیث سے ملتے جلتے الفاظ بخاری، مسلم اور ابوداؤد میں بھی ملتے ہیں۔ چنانچہ بخاری شریف میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے:

﴿یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضرہ فلایا خذمنہ شیئا﴾ (بخاری شریف: حدیث نمبر۷۱۱۹، مسلم شریف:۷۲۷۴، ابوداؤد:۴۳۱۳، ابن ماجہ:۴۰۴۶)

نیز اس موضوع کی احادیث آپ مسلم شریف ہی میں مندرجہ ذیل مقامات پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

(۱) حدیث نمبر ........... ۷۲۷۲۔
(۲) حدیث نمبر ........... ۷۲۷۳
(۳) حدیث نمبر ........... ۷۲۷۵
(۴) حدیث نمبر ........... ۷۲۷۶

ممکن ہے کہ اس سے قبل علامت نمبر ۷ میں زمین سے جو سونے چاندی کے ستونوں کا برآمد ہونا مذکور ہوا ہے اس سے یہی مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دو الگ الگ واقعے ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

علامت نمبر ۱۹:

حضرت امام مہدیؓ کے ظہور کی ایک عجیب وغریب علامت جو کہ سائنسی نقطہ نظر

کے بالکل خلاف ہوگی کہ جس سال ان کا ظہور مقدر ہوگا اس کے رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اسی رمضان کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا اور یہ دونوں چیزیں تخلیق کائنات سے لے کر اب تک اس طرح ظہور پذیر نہیں ہوئیں کہ کسی مہینے کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو پھر اس کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہو جائے کیونکہ سائنسی نقطۂ نظر اور جدید فلکیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی مہینے کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے علاوہ چاند گرہن ممکن نہیں۔

اور اتفاق کی بات ہے کہ اس سال (۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء) کے رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا واقعہ پیش آ چکا ہے۔ لیکن اس کی نوعیت یہ تھی کہ چاند گرہن نصف رمضان کو اور سورج گرہن آخر رمضان کو ہوا اور یہ فلکیات کی رو سے ممکن ہے اور اس سے قبل بھی کئی مرتبہ رمضان المبارک کے مہینے میں کسوف وخسوف ہوا ہے، لیکن مذکورہ بالا علامت کے طور پر نہ ہونے کی وجہ سے ظہور مہدی کی علامت پوری نہ ہو سکی کیونکہ یہ دونوں علامتیں ایسی ہیں کہ تخلیق کائنات سے لے کر اب تک ان کا ظہور نہیں ہو سکتا چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی مکی تحریر فرماتے ہیں:

﴿لمهدينا آيتان لم تكونا منذ خلق الله السموات والارض، ينكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه.﴾

(القول المختصر: ص ۵۷، الاشاعہ: ص ۱۹۹، الحاوی: ج ۲ ص ۷۸)

اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا۔

مشہور ماہر فلکیات اور جامعہ اشرفیہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ اپنی کتاب ''فلکیات جدیدہ'' میں ''سیروس'' کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

''قدیم ہیئت کے ماہرین نے کسوف وخسوف کے اوقات کے انضباط کے لیے ایک ضابطہ وضع کیا ہے اسے سیروس کہتے ہیں یہ آج تک مسلم وصحیح سمجھا جاتا ہے وہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر آج کسوف یا خسوف ہو تو ۶۵۸۵،۳ ایام کے بعد بالفاظ دیگر ۱۸ سال ۱۱/۱/۳

دن کے بعد پھر اس کا اعادہ ہوگا البتہ سابقہ مقام پر ان کا نظر آنا ضروری نہیں۔ خسوف وکسوف کی تاخیر کا اوسط ۸ گھنٹہ ہے، لہٰذا تین دورۂ سیروس کے بعد وہ پھر تقریباً انہی مقامات پر نظر آئیں گے۔''

(فلکیات جدیدہ: ص ۲۴۷)

یہ ضابطہ لکھنے کے بعد حضرت نے ''خسوف قمر کی تشریح'' کا عنوان قائم کر کے تحریر فرمایا ہے کہ:

''سابقہ بیان سے واضح ہوا کہ خسوف ایام استقبال یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے علاوہ ناممکن ہے۔'' (فلکیات جدیدہ: ص ۲۴۸)

بعض حضرات کو حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی اس علامت میں تردد پیش آیا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کر دیا ہے چنانچہ ماہنامہ البلاغ کے شمارہ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ میں مولانا عمر فاروق لوہاروی کا ایک مضمون ''کیا ظہور مہدی ۲۰۰۴ء میں؟'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے اس بات کی پرزور اور مدلل تردید کی ہے کہ امام مہدیؒ کے ظہور کے لیے ماہ وسن کی تعیین درست نہیں۔ یہاں تک تو بات صحیح تھی۔ لیکن آگے موصوف اس تردید میں ماہرین فلکیات کی رائے پیش کر کے جو بات سمجھے ہیں، درحقیقت اس میں انہیں اشتباہ ہوا ہے۔

چنانچہ موصوف فنی اعتبار سے گہن والی روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مذکورہ فنی وجوہ کی وجہ سے یہ روایت پایۂ اعتبار سے گر جاتی ہے اس لیے ظہور مہدیؒ جیسے اہم مسئلہ کے لیے اس کو بطور دلیل قرار نہیں دیا جا سکتا ہے اور نہ اس سے یہ عقیدہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ حضرت مہدیؒ کے وقت میں ایسے گہنوں کا ہونا ضروری ہے اور وہ گہن حضرت مہدیؒ کی علامت ہیں۔'' (البلاغ: ص ۳۶)

موصوف کی یہ عبارت اس قدر واضح ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں اور ان کا یہ مدعا واضح ہے کہ اس سورج گہن اور چاند گہن کو ظہور مہدیؒ کی علامت نہیں قرار دیا

جا سکتا، حالانکہ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ امام مہدیؓ کے ظہور کے لیے ماہ وسن کی تعیین درست نہیں لیکن سرے سے اس علامت کا انکار کر دینا ناروا ہے جو آغاز تخلیق سے لے کر اب تک رونما ہی نہیں ہوئی جیسا کہ یہ بات پیچھے بیان ہوئی اور علامت تو ہوتی ہی خلاف عادت اور خرق عادت کے طور پر ہے۔

## علامت نمبر ۲۰:

صرف یہی نہیں کہ امام مہدیؓ کے ظہور کے وقت چاند گرہن ایک مرتبہ ہوگا بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال رمضان کے مہینے میں دو مرتبہ چاند گرہن ہو گا، ایک مرتبہ تو رمضان المبارک کی پہلی رات میں ہوگا اور دوسرا اس کے علاوہ ہوگا اور ایک مہینے میں کئی مرتبہ گرہن ہونا جدید فلکیات کی رو سے ناممکن نہیں۔

## علامت نمبر ۲۱:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے وقت ایک اور آسمانی علامت کا ظہور ہوگا چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ومنها طلوع نجم له ذنب يضيئ﴾ (الاشاعۃ:ص ۱۹۹)

''اور ان علامات میں سے یہ بھی ہے کہ ایک روشن دم دار تارا ظاہر ہوگا''

حسب بیان سید موصوف اس کا وقوع ہو چکا ہے لیکن ایک دفعہ وقوع سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوبارہ اس کا وقوع نہ ہوگا اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم دار کوئی الگ نوعیت کا ہو۔

## علامت نمبر ۲۲:

مشرق کی طرف سے ایک انتہائی عظیم آگ کا تین یا سات راتوں تک مسلسل ظاہر رہنا بھی علامات ظہور مہدی میں شمار کیا گیا ہے۔ (حوالہ بالا)

## علامت نمبر ۲۳:

آسمان پر انتہائی گھٹا ٹوپ تاریکی کا چھا جانا۔ (الاشاعہ: ص ۲۰۰)

## علامت نمبر ۲۴:

آسمان کا انتہائی سرخ ہو جانا اور اس سرخی کا افق پر پھیل جانا۔

یاد رہے کہ افق کی یہ سرخی عام معمول کی سرخی نہیں ہوگی بلکہ اس سے ہٹ کر ہوگی نیز سیاہی اور سرخی کا چھا جانا دو الگ الگ وقتوں میں ہوگا نہ کہ ایک ہی وقت میں۔ (حوالۂ بالا)

## علامت نمبر ۲۵:

آسمان سے ایک ایسی آواز کا آنا جو تمام اہل زمین سن لیں گے اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ وہ آواز ہر زبان والے کو اس کی اپنی زبان میں سنائی دے گی۔ (چنانچہ عربی کو عربی میں، پنجابی کو پنجابی میں اور پٹھان کو پشتو میں، غرضیکہ ہر ایک کو وہ آواز اسی کی مادری زبان میں سنائی دے گی اور قدرت خداوندی کے سامنے ایسا ہونا بعید نہیں کیونکہ:

"ان اللہ علی کل شیٔ قدیر"۔ (بحوالۂ مذکورہ)

## علامت نمبر ۲۶:

شام کی "حرستا" نامی بستی کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (حوالۂ بالا)

اس سلسلے میں سید برزنجیؒ نے ابن عساکر کے حوالہ سے ایک روایت بایں الفاظ نقل کی ہے:

﴿لایخروج المهدی حتی یخسف بقریة بالغوطة تسمی حرستا﴾ (الاشاعہ: ص ۲۴۱)

"امام مہدی اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے جب تک کہ غوطہ کی حرستا نامی بستی زمین میں دھنسا نہ دی جائے۔"

## علامت نمبر ۲۷:

نفس زکیہ کا قتل بھی ظہور مہدی کی علامات میں شمار کیا گیا ہے۔ (الاشاعہ: ص ۲۳۹)

چنانچہ مجاہد کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک صحابی رسول نے یہ حدیث بیان کی:

﴿اذا قتلت النفس الزكية غضب عليهم من في السماء ومن في الارض فياتي الناس المهدى فزفوه كما تزف العروس الى زوجها ليلة عرسها﴾ (بحوالہ مذکورہ)

''جب نفس زکیہ شہید ہو جائیں گے تو ان لوگوں پر آسمان وزمین والے غضب ناک ہو جائیں گے، پھر لوگ امام مہدیؒ کے پاس آ کر انہیں تیار کریں گے، جیسے دلہن کو شب زفاف میں اس کے خاوند کے لیے تیار کیا جاتا ہے''۔

فائدہ:

اگر آپ تاریخ اسلام پر ایک اجمالی نظر ڈالیں تو آپ کو بنوعباس کے زمانۂ خلافت میں نفس زکیہ نامی ایک شخص کا حوالہ ملے گا، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے اور ان کا نسب تین واسطوں سے حضرت علیؓ سے جا ملتا ہے۔ ان کا پورا نام ''محمد النفس الزکیۃ بن عبداللہ المحض بن الحسن المثنی بن الحسن بن علیؓ'' ہے، اہل مدینہ نے ان سے بیعت خلافت لی تھی لیکن یہ خلافت زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی اور خلیفۂ منصور عباسی کے زمانے میں موسیٰ بن عیسی نے ان کو شہید کر دیا تھا۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ روایات مہدی میں جس نفس زکیہ کا بار بار ذکر آتا ہے اس سے مراد آئندہ پیدا ہونے والے نفس زکیہ ہیں۔ خلیفۂ منصور عباسی کے زمانے کے نفس زکیہ مراد نہیں کیونکہ اگر وہی مراد لیے جائیں تو پھر امام مہدیؒ کا ظہور کبھی کا ہو چکا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ یہ ایک ہی نام کے دو الگ شخص ہیں۔

علامت نمبر ۲۸:

خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا آنا۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿یاتی قوم من قبل المشرق معهم رایات سود فیسالون الخیر فلا یعطونه فیقاتلون فینصرون فیعطون ماسالوا فلا یقبلونه حتی یدفعوها الی رجل من اهل بیتی فیملؤها قسطا کما ملؤوها جورا فمن ادرک ذلک منکم فلیاتهم ولو حبوا علی الثلج﴾ (الاشاعہ: ص ۲۴۰)

''مشرق کی طرف سے ایک قوم سیاہ جھنڈوں کے ساتھ آئے گی اور وہ لوگ (ضرورت کی وجہ سے) مال کا مطالبہ کریں گے، لوگ ان کو مال نہیں دیں گے تو وہ لڑیں گے اور ان پر غالب آ جائیں گے اب وہ لوگ ان کے مطالبہ کو پورا کرنا چاہیں گے تو وہ اس کو قبول نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ اس مال کو میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے حوالے کر دیں گے جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے لوگوں نے پہلے اسے ظلم وستم سے بھرا ہو گا سو تم میں سے جو کوئی اس کو پائے تو اس کے پاس آ جائے اگرچہ برف پر چل کر آنا پڑے۔''

## علامت نمبر ۲۹:

ایک کان کے پاس لوگوں کا دھنس جانا۔

اس سلسلے میں حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل روایت نقل کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

﴿تخرج معادن مختلفة، معدن منها قریب من الحجاز یاتیه شرار الناس یقال له فرعون فبینما هم یعملون فیه

اذحسر عن الذهب فاعجبهم معتمله فبينما هم
كذلك اذ خسف به وبهم.﴾ (الاشاعہ: ص ۲۴۱)

''(قیامت کے قریب مختلف علاقوں سے) مختلف (دھاتوں کی) کانیں برآمد ہوں گی، جن میں سے ایک کان حجاز کے قریب بھی ظاہر ہوگی۔ اس کے حصول کے لیے ایک بدترین آدمی جس کا لقب (ہی کثرتِ ظلم وستم کی وجہ سے) فرعون پڑ گیا ہوگا، آئے گا، (اور لوگوں کو اس میں کام کرنے پر لگا دے گا) لوگ اس میں کام کر رہے ہوں گے کہ سونے کی ایک اور کان ظاہر ہوگی، اس کو دیکھ کر وہ ابھی خوش ہی ہو رہے ہوں گے کہ وہ اس کان سمیت زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔''

## علامت نمبر ۳۰:

ظہور مہدیؓ پر دلالت کرنے والی علامات میں سے ایک علامت وقت کا انتہائی تیز رفتاری سے گزرنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر وقت میں بے برکتی کا پیدا ہو جانا ہوگا چنانچہ حضرت سید برزنجیؒ فرماتے ہیں:

﴿ومنها طلوع القرن ذى السنين﴾ (الاشاعہ: ص ۲۴۴)

اور اس کی تائید ترمذی شریف کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿لاتقوم الساعةحتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم كالساعة وتكون الساعة كالضرمة بالنار﴾

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ: ص ۴۷۰)

''قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو

جائے (اس تیزی سے نہ گزرنے لگے کہ) سال مہینہ کے برابر، مہینہ ہفتہ کے برابر، ہفتہ دن کے برابر، دن ایک گھنٹے کے برابر اور ایک گھنٹہ آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر نہ ہوجائے''

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ نے امام خطابیؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے:

﴿قال الخطابی ویکون ذلک فی زمن المهدی اوعیسی علیه الصلوة والسلام او کلیهما قلت والاخیر هو الاظهر وظهور هذا الامر فی خروج الدجال وهوفی زمانهما﴾ (مرقاۃ الفاتیح: ج۱۰ص۱۶۹)

''امام خطابیؒ نے فرمایا ہے کہ ایسا امام مہدیؒ یا حضرت عیسیٰؑ یا دونوں کے زمانے میں ہوگا، میں کہتا ہوں کہ آخری قول ہی زیادہ ظاہر ہے کیونکہ یہ معاملہ خروج دجال کے وقت پیش آئے گا اور دجال کا خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ہوگا۔''

## باب چہارم

# ظہور مہدیؓ سے قبل کے واقعات

خروج سفیانی، سفیانی کا نام، حلیہ، کردار،
کیفیت، خروج، فتنہ فساد پھیلانا۔ وغیرہ

# ﴿ظہور مہدیؓ سے قبل کے واقعات﴾

چونکہ حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ کا ورود مسعود قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہے اس لیے ارتباط کی غرض سے ان کے ورود سے قبل کے واقعات کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

## خروج سفیانی:

حضرت امام مہدیؓ کے ظہور سے قبل عرب وشام میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا، حسب بیان سید برزنجیؒ یہ شخص خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔

(ترجمان السنۃ: ج ۴ص ۳۷۲، کتاب البرہان ج ۲ص ۲۴۹ بروایت حضرت علیؓ)

شیخ نعیم بن حماد نے بھی سفیانی کے خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہونے کی روایت نقل کی ہے جس میں اس کا کچھ حلیہ اور کیفیت خروج بھی مذکور ہے۔

> ''سفیانی، خالد بن یزید بن ابی سفیانؓ کی اولاد میں سے ہوگا، یہ شخص بھاری بھرکم جسم والا ہوگا، چہرے پر چیچک کے آثار ہوں گے، آنکھ میں سفید داغ کا نشان ہوگا، دمشق کے نواحی علاقوں میں سے ایک وادی سے خروج کرے گا جس کا نام ''وادی یابس'' ہوگا۔ وہ سات آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ خروج کرے گا، جن میں سے ایک کے پاس ایک جھنڈا بھی ہوگا۔ لوگ اس کے جھنڈے تلے مدد آنے کا خیال کریں گے اور اس کے آگے آگے تیس میل چلتے ہوں گے، جو آدمی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا چاہے گا وہ خود ہی شکست سے دوچار ہوگا۔'' (کتاب الفتن: ص ۱۸۹)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ "ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص وادیٔ یابس میں سرخ جھنڈوں کے ساتھ خروج کرے گا جس کے بازو اور پنڈلیاں پتلی ہوں گی، گردن لمبی ہوگی، انتہائی زرد رنگ ہوگا اور اس پر عبادت کے آثار نمایاں ہوں گے۔"

(کتاب الفتن: ص ۱۹۰)

نیز حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿یتحرک بایلیاء رجل اعور العین، فیکثر الھرج، ویحل النساء وھو الذی یبعث بجیش الی المدینة﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۹۴)

"ایلیاء میں ایک کانا شخص متحرک ہوگا جو کثرت سے فتنہ پھیلائے گا اور عورتوں کو حلال کر دے گا اور یہی مدینہ کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔"

## سفیانی کا نام:

سفیانی کے نام کے بارے میں مختلف روایات موجود ہیں چنانچہ مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنیؒ نے ترجمان السنۃ میں امام قرطبیؒ کی تذکرہ کے حوالے سے سفیانی کا نام عروہ ذکر کیا ہے جبکہ شیخ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن ص ۱۹۱ پر سفیانی کا نام عبداللہ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح کتاب مذکور کے ص ۱۸۹ پر سفیانی کا پورا نام عبداللہ بن یزید ذکر کیا ہے۔

امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب تذکرہ کے ص ۶۹۴ پر ابوالحسین احمد بن جعفر بن مناوی کی روایت سے سفیانی کا نام عتبہ بن ہند نقل کیا ہے۔

## سفیانی کی حکومت اور مدت حکومت:

مولانا سید بدر عالمؒ فرماتے ہیں کہ سفیانی کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا (ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۳۷۲) اور اس کی مدت حکومت کے بارے میں ایک

روایت یہ ہے کہ سفیانی ساڑھے تین سال حکومت کرے گا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ اس کی مدت حکومت ۱۹ ماہ یا ۱۷ ماہ ہوگی۔ (کتاب الفتن: ص ۱۸۸)

سفیانی کی بیعت کرنے والے اہل شام ہوں گے (یاد رہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل خروج سفیانی ہوگا، اس سفیانی کے خروج سے پہلے ایک اور شخص خروج کرے گا اور اتفاق سے اس کا نام بھی سفیانی ہی ہوگا چنانچہ بعض روایات میں ہے کہ سفیانی نام کے تیس افراد ہوں گے جن میں سب سے آخری امام مہدیؓ کے ظہور سے قبل خروج کرے گا یہاں اس آخری سفیانی سے پہلے والا سفیانی مراد ہے۔) سفیانی ان کو لے کر اہل مشرق سے قتال کرے گا اور ان کو فلسطین سے دھکیلتا ہوا مرج صفر، جو کہ دمشق کے جنوب میں واقع ہے، تک جا پہنچے گا، وہاں پہنچ کر دوبارہ جنگ ہوگی جس میں اہل مشرق شکست کھا کر پسپا ہوتے ہوئے مرج الثنیۃ (ثنیۃ العقاب) تک جا پہنچیں گے، وہاں مجتمع ہو کر پھر سفیانی سے لڑیں گے اور حسب سابق شکست کھا کر حمص کے قریب ''حص'' نامی جگہ پہنچیں گے، وہاں پھر جنگ ہوگی اور اہل مشرق قرقیسیا آ پہنچیں گے، اس کے بعد وہ بغداد کے قریب ''عاقرقوفا'' نامی بستی پہنچ کر آخری فیصلہ کن معرکہ بپا کریں گے لیکن وہ اس میں بھی شکست کھا جائیں گے اور سفیانی ان لوگوں کے اموال کو جمع کر کے مال غنیمت بنا لے گا۔ اس کے بعد سفیانی کے حلق میں ایک پھوڑا نکلے گا اور وہ صبح کے وقت کوفہ میں داخل ہو کر شام کو اپنے لشکروں سمیت واپس روانہ ہو جائے گا اور شام کے قریب پہنچ کر راستے میں ہی اس کی وفات ہو جائے گی۔ ادھر جب اہل شام کو سفیانی کی موت کی خبر معلوم ہوگی تو وہ بغاوت کر دیں گے اور بنو کلب کے ایک شخص عبداللہ بن یزید کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اس کی دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوں گی اور انتہائی بدشکل ہوگا جبکہ اہل مشرق سفیانی کی موت کی خبر سن کر کہیں گے کہ اب اہل شام کی حکومت ختم ہوگئی اور وہ نئے امیر کی اطاعت سے انکار کر کے باغی ہو جائیں گے، عبداللہ بن یزید (سفیانی) کو معلوم ہوگا تو وہ اپنے سارے لشکروں کو لے کر ان پر چڑھ دوڑے گا اور ان سے خوب قتال کرے گا حتیٰ کہ اہل مشرق شکست کھا کر کوفہ میں داخل

ہو جائیں گے اور سفیانی ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کر کے عورتوں اور بچوں کو قید کریگا اور کوفہ کو برباد کردے گا۔ اس کے بعد حجاز کی طرف ایک لشکر روانہ کرے گا۔''

(کتاب الفتن: ص۲۰۱،۲۰۲)

## فتنہ سفیانی کی سختی:

سفیانی کا فتنہ اس قدر سخت ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے:

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام میں ایسا سوراخ کھول دے گا کہ پھر اس کو بند نہیں کیا جا سکے گا۔''

نیز حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''دین کا یہ امر ٹھیک چلتا رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے اس کا مثلہ بنوامیہ کا ایک شخص کرے گا۔'' (کتاب الفتن: ص۱۸۹)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ:

''بنو ہاشم میں سے ایک شخص حکمران بن جائے گا اور وہ بنوامیہ کو قتل کرے گا چنانچہ بنوامیہ میں سے صرف چند افراد ہی قتل ہونے سے بچیں گے، پھر بنوامیہ کا ایک شخص ''سفیانی'' نکلے گا اور وہ بنو ہاشم کے دو آدمیوں کو اس ایک آدمی کے بدلے قتل کرے گا جس کو بنو ہاشم نے قتل کیا ہوگا (ایک آدمی کے بدلے میں دو کو قتل کرے گا۔) یہاں تک کہ صرف عورتیں بچیں گی۔ اس کے بعد امام مہدیؓ کا ظہور ہو جائے گا۔'' (کتاب البرہان: ج۲ص۶۲۴)

نیز ایک روایت میں ہے کہ:

''سفیانی اس حال میں خروج کرے گا کہ اس کے پاس بانس کی تین لکڑیاں ہوں گی، وہ جس کو بھی ان لکڑیوں سے مارے گا وہ مر

جائے گا۔" (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۶۵۴)

## خروج سفیانی کی کیفیت:

ایک روایت میں خروج سفیانی کی کیفیت یوں بیان کی گئی ہے:

"سفیانی کو خواب دکھایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اٹھ کر خروج کرو، وہ اس ارادے کے ساتھ اٹھے گا لیکن اپنی موافقت میں کسی کو نہ پائے گا، دوبارہ اسی طرح اس کو خواب آئے گا، پھر تیسری مرتبہ اس سے کہا جائے گا کہ اٹھ کر خروج کرو اور دیکھو کہ تمہارے گھر کے دروازے پر کون ہے؟ چنانچہ وہ اٹھ کر دیکھے گا تو اس مرتبہ اپنے گھر کے دروازے پر سات یا نو افراد کو پائے گا جن کے پاس جھنڈے ہوں گے اور وہ اس سے کہیں گے کہ ہم تمہارے ساتھی ہیں (اس لیے تم ہمیں اپنا ہی سمجھو اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں) چنانچہ وہ ان کے ساتھ خروج کرے گا اور وادیٔ یابس کی بستیوں میں سے کچھ لوگ اس کے تابع ہو جائیں گے۔ ان کی سرکوبی اور ان سے جنگ کرنے کے لیے دمشق کا گورنر روانہ ہوگا لیکن جوں ہی اس کی نظر سفیانی کے جھنڈے پر پڑے گی وہ شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوگا، ان دنوں دمشق کا گورنر بنو عباس کی طرف سے مقرر ہوگا۔" (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۶۵۵)

اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ:

"سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا کہ علماء اور فضلاء کو قتل کرے گا اور ان کو فنا کے گھاٹ اتار دے گا، نیز وہ ان سے اپنی مدد کا مطالبہ کرے گا اور انکار کرنے پر ان کو قتل کر دے گا۔"

یہ چند روایات بطور نمونہ کے پیش کی گئی ہیں جن میں سفیانی کے حالات کا بقدر

ضرورت تذکرہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام، حلیہ، کرداراور خروج کی کیفیت کیا ہوگی؟ اس سلسلے میں امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب تذکرہ میں سفیانی کے متعلق یہ روایت بھی ذکر کی ہے۔

''سفیانی کی مکمل تفصیلات ابوالحسین احمد بن جعفر بن مناوی نے اپنی کتاب ''الملاحم'' میں بیان کی ہیں اور کہا ہے کہ سفیانی کا نام عتبہ بن ہند ہوگا اور یہ اہل دمشق کے درمیان کھڑا ہوکر کہے گا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد ہوں، میرے دادا معاویہ بن ابی سفیانؓ اس سے پہلے تمہارے ولی امر رہ چکے ہیں، انہوں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا اور تم نے ان کی خوب اطاعت کی۔ پھر ابوالحسین نے ایک طویل کلام ذکر کیا یہاں تک کہ ایک جرہمی کی طرف سفیانی کے بھیجے ہوئے خط کا تذکرہ کیا جو سرزمین شام میں رہتا ہوگا، اسی طرح برقی کے خط کا جو کہ برقہ کی سرحد کے ساتھ مغرب میں رہتا ہوگا، ابوالحسین نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پھر جرہمی آکر سفیانی سے بیعت کرے گا اور اس جرہمی کا نام عقیل بن عقال ہوگا، اس کے بعد برقی شخص آئے گا جس کا نام ہمام بن الورد ہوگا (روایت میں اس کے بیعت کرنے کا تذکرہ نہیں ہے۔) پھر ابوالحسین نے سفیانی کے ملک مصر جانے اور وہاں کے بادشاہ سے جنگ کرنے کا تذکرہ کیا کہ وہ فرما کے پل پر یا اس سے کچھ پیچھے سات دن تک برابر ان لوگوں کو تہہ تیغ کرے گا حتیٰ کہ اہل مصر کے ستر ہزار افراد قتل ہوجائیں گے۔ پھر اہل مصر تھک ہار کر اس سے صلح کرلیں گے اور اس کی بیعت میں داخل ہو جائیں گے اور سفیانی شام واپس آجائے گا۔'' (التذکرہ للقرطبی: ص ۶۹۴)

روایات کے اس تناظر میں اب یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل اسلام اور مسلمان سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے، ان پر ظلم وستم

کے پہاڑ توڑے جائیں گے اور ان کو جائے پناہ کا ملنا مشکل ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد ہمیشہ سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے وقف رہی ہے کیونکہ اس نے اپنے اوپر مؤمنین کی مدد کرنا لازم کر رکھا ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الروم:۴۷)

تنبیہ: یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ لزوم کی دو قسمیں ہیں:

(۱) لزوم استحقاقی (۲) لزوم تفضلی

## لزوم استحقاقی:

ایک چیز کسی پر اس طرح لازم ہو کہ وہ غیر کا حق ہو۔

## لزوم تفضلی:

ایک چیز کسی پر اس طرح لازم ہو کہ وہ غیر کا حق نہ ہو بلکہ اس نے مہربانی کر کے اپنے اوپر اس کو لازم کر لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو مومنین کی مدد کرنا اپنے اوپر لازم کیا ہے وہ لزوم تفضلی کے طور پر ہے نہ کہ لزوم استحقاقی کے طور پر۔

الغرض! سفیانی کے خروج کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی مدد مسلمانوں کے شامل حال رہے گی، اس کی تفصیلات بھی قرطبی کی مذکورہ روایت ہی میں موجود ہیں اور وہ یہ کہ:

> ”ابوالحسین نے سفیانی کے واقعہ کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے بہت سے عجائبات کا تذکرہ کیا ہے نیز اس بات کو بھی ذکر کیا ہے کہ اس کے لشکر کو زمین اس طرح نگل لے گی کہ ان کے سر تو زمین سے باہر ہوں گے اور گردن تک کا سارا جسم زمین میں دھنس جائے گا اور ان کا تمام مال و دولت، خزانہ اور قیدی سب اپنی حالت پر ہوں گے، یہ خبر گورنر مکہ کو پہنچے گی جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور وہ السبط الاکبر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہوگا، جب وہ مکہ

سے کوچ کا ارادہ کر کے روانہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے زمین کی دوریوں کو ہٹا کر گویا زمین کو لپیٹ دیں گے اور وہ اسی دن اس بیابان میں جا پہنچے گا جہاں سفیانی کا لشکر مذکورہ بدترین صورت حال سے دوچار ہوگا چنانچہ محمد بن علی اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کریں گے اور تسبیح وتحمید کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تمام عافیت ونعمت کا سوال کریں گے۔'' (التذکرہ ص ۶۹۵)

## سفیانی کا جھنڈا:

اخیر زمانے میں اختلافات کی کثرت ہوگی، قیامت قریب آ چکی ہوگی اور سفیانی کا خروج ہو چکا ہوگا جس کی علامت یہ ہوگی کہ بقول محمد بن حنفیہ اختلافات کے وقت شام میں تین جھنڈے بلند کیے جائیں گے، ایک جھنڈا ابقع نامی شخص کا ہوگا، دوسرا جھنڈا اصہب نامی شخص کا ہوگا اور تیسرا جھنڈا سفیانی کا ہوگا۔ (کتاب الفتن: ص ۱۹۶)

اور ایک روایت میں ہے کہ ان تینوں میں سے سفیانی غالب آ جائے گا چنانچہ مروی ہے کہ:

''جب لوگوں میں اختلافات بڑھ جائیں گے تو کچھ وقت گزرنے کے بعد مصر میں ابقع نامی ایک شخص ظاہر ہوگا، وہ لوگوں کو قتل کرتے ہوئے ''ارم'' تک جا پہنچے گا پھر اس پر ایک بدشکل شخص حملہ کر دے گا چنانچہ ان دونوں کے درمیان سخت جنگ ہوگی اسی اثناء میں ملعون سفیانی کا ظہور ہو جائے گا اور وہ ان دونوں پر غالب آ جائے گا۔''

(بحوالۂ مذکورہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

''سفیانی مصر جا کر چار ماہ قیام کرے گا اور مصر میں قتل وغارت گری

کا بازار گرم کر دے گا اور لوگوں کو قیدی بنا لے گا۔‘‘ (بحوالۂ مذکورہ)

## ﴿خروج سفیانی کا اجمالی نقشہ﴾

علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ نے اپنی کتاب ’’القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر‘‘ میں خروج سفیانی کی تفصیلات کا ایک نہایت اچھا اور جامع خلاصہ تحریر فرمایا ہے، یہاں اس کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

’’امام مہدیؒ کے ظہور سے پہلے ۳۶۰ سواروں کے ساتھ سفیانی کا خروج ہوگا، اس کے بعد اس کے ننھیال بنو کلب کے تیس ہزار افراد اس کے متبع ہو جائیں گے اور وہ عراق پر حملہ کے لیے اپنے لشکر کو روانہ کر دے گا جو مقام زوراء (ایک مشرقی شہر) میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کر دے گا پھر اس کے لشکری کوفہ پر حملہ کر کے اس کو لوٹ لیں گے (ادھر تو یہ ہو رہا ہوگا اور ادھر) مشرق کی طرف سے ایک جھنڈا ظاہر ہوگا جس کی قیادت بنو تمیم کے شعیب بن صالح نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہوگی اور وہ قیدی کوفیوں کو آزاد کرائے گا اور سفیانی کے لشکریوں سے جنگ کرے گا، سفیانی اپنا دوسرا لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھیجے گا۔ وہاں بھی اس کے لشکری تین دن تک لوٹ مار کرتے رہیں گے پھر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور جب بیداء نامی جگہ پر پہنچیں گے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوگا اور وہ اپنا پاؤں ان پر ماریں گے جس کی وجہ سے پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور صرف دو آدمی بچیں گے۔

وہ دونوں سفیانی کو آ کر اس ہولناک واقعے کی خبر دیں گے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا، پھر وہ بادشاہِ روم کے پاس پیغام بھیجے گا کہ میرے پاس ان دونوں سواروں کو بھیج دو جو قسطنطنیہ

بھاگ گئے ہیں، وہ ان کو واپس بھیج دے گا تو وہ جرم فرار کی سزا میں دمشق کے دروازے پر ان کی گردنیں مار دے گا اور جامع مسجد دمشق کے محراب میں اپنی ران پر ایک عورت کو بٹھائے گا اور جو اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا، اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے ظالموں، منافقوں اور ان کے ہمنواؤں کو دور کر کے تم پر امت محمدیہ کے ایک بہترین فرد کو امیر بنایا ہے چنانچہ تم اس سے مکہ میں جا کر ملو، وہ مہدی ہیں اور ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے............'' الخ (القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر: ص۴۰)

**فائدہ:**

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ اگرچہ محدثانہ انداز سے روایات ظہور مہدیؒ و خروج سفیانی پر بحث کرنا اس وقت موضوع سخن نہیں لیکن یہ بات واضح کر دینا ضروری ہے کہ امام مہدی کا ظہور اور خروج سفیانی وغیرہ صرف صحیح روایات سے ثابت نہیں بلکہ ان میں صحیح، حسن اور ضعیف وغیرہ تمام روایات شامل ہیں حتیٰ کہ اس میں موضوع روایات بھی موجود ہیں۔

البتہ ان روایات کا مضمون اور ظہور مہدیؒ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ آپ ''ظہور مہدیؒ کے متعلق عقیدے کی بحث'' میں تفصیل کے ساتھ پڑھ آئے ہیں۔

نیز امام مہدی رضوان اللہ علیہ کے متعلق مندرجہ ذیل نکات بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہیں:

(۱) امام مہدیؒ کے ظاہر ہونے پر ہمارے عقائد میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، نیز ظہور مہدیؒ اور خود امام مہدیؒ ہمارے عقائد میں سے کسی عقیدے میں تبدیلی کا تقاضا نہیں کریں گے۔ البتہ وہ احیاء سنت اور اماتت بدعت کی طرف خوب متوجہ ہوں گے۔

(۲) امام مہدیؒ نبی نہیں ہوں گے اور نہ ہی وہ معصوم ہوں گے، نیز وہ خود بھی اپنی

نبوت کے مدعی نہیں ہوں گے۔

(۳) ظہور مہدیؒ کے وقت امام مہدیؒ کو ماننا، ان کی بیعت و معاونت کرنا قرآن و سنت کی پیروی کے مخالف نہیں ہوگا بلکہ اس کے مطابق ہوگا۔

(۴) امام مہدیؒ اپنے وقت موعود پر پیدا ہوں گے اور عام معمول کے مطابق ان کی نشو ونما اور دینی ماحول کی تربیت ہوگی اور جس وقت اللہ کو منظور ہوگا اس وقت ان کے اندر اللہ تعالیٰ ایسی وہبی صلاحیتیں ان میں ودیعت فرمادیں گے کہ وہ لوگوں کی قیادت کرسکیں اور پھر ان کا ''امام مہدیؒ'' کے عنوان سے ظہور ہوگا۔

## باب پنجم

# ظہور مہدیؓ ترتیب زمانی کے ساتھ واقعات کے تناظر میں

جنگیں، امام مہدیؓ، کی تلاش، بیعت وخطبۂ اولیٰ،

استحکام اسلام، پوری دنیا، کی حکمرانی، خروج دجال، نزول عیسیٰؑ

وفاتِ مہدیؓ اوران کی مدت حکومت وغیرہ

# ﴿ظہور مہدیؒ ترتیبِ زمانی کے ساتھ واقعات کے تناظر میں﴾

گذشتہ صفحات میں بیان شدہ تفصیلات کا خلاصہ یہ نکلا کہ آخر زمانے میں امام مہدی رضوان اللہ علیہ کا ظہور برحق ہے، ان کا نام محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا، ان کا سلسلۂ نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہوکر حضور ﷺ سے جا ملے گا، ان کی ولادت باسعادت مدینہ طیبہ میں ہوگی، ان کی سیرت واخلاق کریمانہ، حلیہ مبارک، بوقت ظہور علامات اور قبل از ظہور واقعات آپ بالتفصیل پڑھ چکے، اب آپ اس کو واقعات کے تسلسل کے ساتھ پڑھیں تو اس سے انشاء اللہ ایک نیا لطف حاصل ہوگا۔

لیکن یہ بات ضرور ذہن نشین رہے کہ واقعات کی اس ترتیب سے ظہور مہدیؒ کے لیے ماہ وسن کی تعیین قطعاً ناروا اور غلط ہے اور اس مضمون کے مقصد کے خلاف ہے۔

## دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا:

حضرت امام مہدیؒ کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا، لوگوں کو جب اس کی خبر ہوگی تو وہ اس کے حصول کے لیے دریائے فرات کی طرف روانہ ہوں گے، وہاں تین آدمی قائدانہ حیثیت سے اکٹھے ہوں گے اور دریائے فرات پر سونے کے اس پہاڑ کے حصول کے لیے یہ تینوں باہم اپنے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے، ان تینوں میں سے ہر ایک کسی نہ کسی خلیفہ یا بادشاہ کا بیٹا ہوگا، ان تینوں کے لشکروں کے درمیان اس قدر شدید قتال ہوگا کہ ہر سو میں سے ننانوے افراد قتل ہوجائیں گے۔

اور صحیحین کی روایت میں اس موقع پر امت محمدیہ کے لیے بارگاہ نبوت سے یہ ہدایت نامہ موجود ہے کہ جو شخص اس موقع پر حاضر ہو، وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے۔

(بخاری ۷۱۱۹، مسلم ۴۲۷۴، ابوداؤد ۴۳۱۳، ابن ماجہ ۴۰۴۶)

اس قسم کی مزید روایات شیخ علی متقی ہندیؒ کی کتاب البرہان ج ۲ ص ۶۳۴ تا ص ۶۴۲ ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہیں جن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدیؒ کے ظہور سے قبل دریائے فرات کا پانی خشک ہو جائے گا اور اس میں سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا چنانچہ اس کے لیے حدیث میں "یَحْسِرَ" کا لفظ ہے جس کی شرح میں امام نوویؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿یوشک الفرات ان یحسر ای ینکشف لذهاب مائه﴾

(شرح مسلم: ۱۸۔۱۹)

"اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ دریائے فرات پانی خشک ہونے کی وجہ سے ظاہر ہو جائے گا۔"

امام مہدیؒ کے ظہور کی انتہائی قریبی علامت یہ ہوگی کہ سفیانی کا خروج ہو جائے گا جس کے بارے میں اس سے قبل تفصیلات بیان ہو چکیں تاہم واقعات کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے علامہ سید برزنجیؒ کا بیان پڑھ لیجیے جو انہوں نے اپنی کتاب الاشاعہ کے ص ۲۰۲ پر تحریر فرمایا ہے۔

## سفیانی کی ابقع اور اصہب وغیرہ سے جنگ:

سفیانی کا خروج دمشق کی ایک وادی سے ہوگا جس کا نام وادیٔ یابس ہوگا......
پھر "علامۃ خروجہ" کے تحت فرماتے ہیں کہ سفیانی کے خروج کی علامت یہ ہوگی کہ دمشق کی ایک بستی، جس کا نام شاید "حرستا" ہوگا، کو زمین مین دھنسا دیا جائے گا اور دمشق کی جامع مسجد کی مغربی جانب گر جائے گی۔

اور مصر سے ابقع کا، جزیرۂ عرب سے اصہب کا اور شام سے سفیانی کا خروج ہو گا۔ نیز مغرب کی طرف سے اعرج کندی کا خروج ہوگا، ان سب کے درمیان پورے ایک سال تک جنگ ہوتی رہے گی اور بالآخر سفیانی، ابقع اور اصہب پر غالب آ جائے گا اور اعرج کندی واپس بھاگ جائے گا اور راستے میں مردوں کو قتل کر کے عورتوں کو قیدی بنا

لے گا پھر وہ جزیرۃ العرب میں پہنچے گا تو وہاں سفیانی قیس نامی شخص سے نبرد آزما ہوگا اور آخرالامر وہی غالب آئے گا اور ان کے جمع کردہ اموال پر قابض ہو جائے گا، یوں وہ تینوں لشکروں پر غالب آ جائے گا۔

## سفیانی کی ترک اور روم سے جنگ:

پھر سفیانی ترکی اور روم والوں سے قرقیسیا کے مقام پر جنگ کرے گا اور حسب سابق ان پر بھی غالب آ جائے گا اور زمین میں فساد برپا کر دے گا، عورتوں کے پیٹ چاک کر کے اس میں سے بچوں کو نکال کر قتل کر دے گا۔

اس دوران کچھ قریشی افراد بھاگ کر قسطنطنیہ چلے جائیں گے، جب سفیانی کو یہ بات معلوم ہوگی تو وہ روم کے فرمانروا کے پاس یہ پیغام بھیجے گا کہ ان کو میرے پاس واپس بھیج دو، وہ اس کے حکم کی تعمیل میں ان لوگوں کو واپس بھیج دے گا اور سفیانی دمشق کے کسی شہر کے دروازے پر ان کی گردنیں اڑا دے گا۔

## سفیانی کا فساد برپا کرنا:

کچھ عرصے کے بعد اس کے پیچھے ایک جماعت شورش برپا کر دے گی۔ سفیانی ان کی طرف پلٹے گا اور ان میں سے ایک گروہ کو قتل کر دے گا، بقیہ ماندہ لوگ شکست کھا کر خراسان میں پناہ گزین ہو جائیں گے، سفیانی اپنے گھوڑے کو ان کی تلاش میں رات کی سیاہی اور سیلاب کے بہاؤ کی طرح دوڑائے گا اور اس دوران جہاں سے بھی گزرے گا وہاں تباہی پھیلا دے گا، قلعوں کو منہدم کر دے گا اور بغداد پہنچ کر ایک لاکھ آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دے گا، پھر کوفہ کی طرف روانہ ہوگا اور وہاں ساٹھ ہزار افراد کو تہہ تیغ کر کے عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لے گا اور تمام شہروں میں اپنے فوجی پھیلا دے گا اور اہل خراسان کو بہر صورت تلاش کرنے پر مصر ہوگا۔ اور اسی دوران ایک لشکر مدینہ منورہ کی طرف بھی بھیجے گا جو اہل بیت نبوی میں سے ہر اس شخص کو پکڑے گا جس پر وہ قادر ہوگا اور بنو ہاشم کے مردوں اور عورتوں کو قتل کر دے گا۔ اس کے بعد سفیانی اس لشکر کے ایک حصے کو کوفہ

واپس بلا لے گا اور باقی لوگ خشکی میں منتشر ہو جائیں گے۔ (اس سے ملتے جلتے الفاظ مستدرک حاکم: ۴/ ۵۶۵ پر بھی موجود ہیں)

## امام مہدیؓ کا مکہ میں روپوش ہونا:

اس وقت مہدیؒ اور مبیض (اور ایک روایت کے مطابق مہدیؒ اور منصور) سات افراد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں جا کر روپوش ہو جائیں گے، ادھر جب گورنر مدینہ کو ان کے فرار ہونے کی اطلاع ملے گی تو وہ مکہ مکرمہ کے گورنر کو یہ خط لکھے گا کہ جب تمہارے پاس فلاں فلاں نام کے آدمی پہنچیں تو انہیں قتل کر دینا، گورنر مکہ کو یہ بات بڑی ناگوار گزرے گی اور وہ اس سلسلے میں اپنے مشیروں سے مشورہ کر ہی رہا ہوگا کہ رات کے وقت وہ لوگ اس کے پاس پناہ حاصل کرنے کے لیے آ پہنچیں گے، گورنر مکہ ان سے کہے گا کہ تم یہاں بے خوف وخطر ہو کر اطمینان سے رہو۔

### گورنر مکہ کا دھوکہ دینا:

اس کے بعد وہ نجانے کیا سوچ کر ان میں سے دو آدمیوں کو قتل کرنے کے لیے اپنے بندے بھیج دے گا چنانچہ ان میں سے ایک تو قتل ہو جائے گا اور دوسرا بچ جائے گا اور وہ اس طرح کہ وہ لوگ نفس زکیہ کو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کر دیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کو اور تمام آسمان والوں کو اس دھوکہ دہی پر غصہ آ جائے گا۔

ادھر وہ دوسرا شخص جو قتل ہونے سے بچ گیا ہوگا اپنے ساتھیوں کو آ کر خبر دے گا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے نکل کر طائف کے ایک پہاڑ پر پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں رہ کر لوگوں کو پیغامات کے ذریعے جہاد کی ترغیب دیں گے، لوگ اس کے لیے تیار ہو جائیں گے، جب اہل مکہ کو اس کی خبر ہوگی تو وہ ان سے جنگ کریں گے اور یہ لوگ اہل مکہ کو شکست دے کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو جائیں گے۔

## حج کی ادائیگی کا امیر کے بغیر ہونا:

اس دوران چونکہ گورنر مکہ قتل ہو چکا ہوگا اور حج کا موسم بھی قریب ہوگا اس لیے اس سال لوگ بغیر امیر کے حج کریں گے، اور جب منٰی میں پہنچیں گے تو کسی بات پر لڑائی جھگڑا کرتے ہوئے کتوں کی طرح ایک دوسرے پر آ پڑیں گے، خوب قتل وقتال ہوگا، حجاج کرام کو لوٹا جائے گا اور جمرۂ عقبہ کے پاس خوب خون ریزی ہوگی۔

اسی دوران پوری دنیا میں سے سات بڑے بڑے علماء بغیر کسی سابقہ تیاری کے مکہ مکرمہ آ پہنچیں گے اور ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سو دس کچھ اوپر افراد نے بیعت کر رکھی ہوگی، یہ علماء مکہ مکرمہ میں جمع ہو کر ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ تم کیوں آئے ہو؟ ہر ایک کا یہی جواب ہوگا کہ ہم تو اس آدمی کی تلاش میں آئے ہیں جس کے ہاتھ پر یہ فتنے ختم ہوں گے اور قسطنطنیہ فتح ہوگا، نیز ہم اس شخص کو اس کے اور اس کے والدین کے نام سے پہچان لیں گے۔

## سات بڑے بڑے علماء کا امام مہدیؒ کو تلاش کرنا:

چنانچہ وہ ساتوں علماء اس پر متفق ہو کر امام مہدیؒ کو تلاش کریں گے اور جب ایک شخص میں مہدئ موعود کی تمام علامتیں پائیں گے تو اسے کہیں گے کہ آپ فلاں بن فلاں ہیں؟ وہ شخص جواب میں کہے گا کہ میں تو ایک انصاری آدمی ہوں اور یہ کہہ کر وہاں سے چلا جائے گا۔ وہ علماء دوسرے جاننے والوں سے اس شخص کے بارے میں پوچھیں گے تو وہ کہیں گے کہ وہی تو تمہارا گوہر مطلوب ہے، لیکن اس دوران امام مہدیؒ مدینہ منورہ جا چکے ہوں گے، وہ لوگ ان کی تلاش میں مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں گے، امام مہدیؒ کو جب اس کی اطلاع ملے گی تو وہ مکہ مکرمہ آ جائیں گے، غرض اس طرح مکہ سے مدینہ کی طرف ان کے تین چکر لگیں گے۔

### فائدہ:

اس مقام پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ واقعات کی اس تفصیل سے یہ بات

معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ کی بیعت جس سال ہوگی، اسی سال منی میں خون ریزی ہوگی اور اسی سال چند ایام کے بعد ماہِ محرم الحرام میں عاشوراء کی رات کو ان کے ہاتھ پر بیعت ہوگی اور اس دوران وہ ساتوں علماء مدینہ کے تین چکر بھی لگائیں گے حالانکہ مدینہ اور مکہ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے تو اس مختصر سی مدت میں یہ کیسے ممکن ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل اس قدر تیز رفتار سواریوں کی موجودگی میں یہ اعتراض کچھ حقیقت نہیں رکھتا جبکہ پوری دنیا سمٹ کر ایک محلّہ بن چکی ہے۔ اور دوسرا جواب یہ بھی ہے کہ یہ تمام حضرات اولیاء اللہ میں سے ہوں گے، اگر کرامۃً ان کے لیے زمین کی دوری کو لپیٹ کر طویل فاصلے مختصر کر دیئے جائیں تو یہ بھی کوئی بعید نہیں۔

## امام مہدیؓ کا حجر اسود کے پاس ملنا:

ادھر جب مدینہ منورہ کے گورنر کو پتہ چلے گا کہ لوگ امام مہدیؓ کی تلاش میں ہیں تو وہ مکہ مکرمہ میں موجود بنو ہاشم کو تلاش کرنے کے لیے ایک لشکر تیار کرے گا، اسی اثناء میں وہ ساتوں علماء تیسری مرتبہ امام مہدیؓ کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود کے پاس جالیں گے اور ان سے کہیں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لیے اپنا ہاتھ آگے نہ بڑھایا تو پھر ہمارا گناہ بھی آپ پر ہوگا اور ہمارا خون بھی، یعنی آپ اس کے ذمہ دار ہوں گے، کیونکہ سفیانی کا لشکر ہماری تلاش میں ہے جس کا سردار قبیلۂ حزم کا ایک آدمی ہے، اور وہ علماء امام مہدیؓ کو بیعت نہ کرنے پر قتل تک کی دھمکی دیدیں گے۔

کتاب الفتن کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگ کسی بہترین قائد کی تلاش میں ہوں گے اور تلاش کرتے کرتے امام مہدیؓ تک جا پہنچیں گے جو کعبہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چپکا کر رو رہے ہوں گے، راویٔ حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ گویا اس وقت میں ان کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ ان سے بیعت کی

درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تم پر افسوس ہے کہ اس قدر وعدہ خلافی اور خون ریزی کے بعد میرے پاس آئے ہو؟

## فائدہ:

اس روایت میں تو سات علماء کا ذکر نہیں لیکن دوسرے مقام پر ص ۲۴۱۔۲۴۲ پر ان کا ذکر ہے نیز سید برزنجیؒ نے بھی ان علماء کا ذکر کیا ہے اس لیے اس روایت کو بھی انہی سات علماء پر محمول کیا جائے گا۔

## امام مہدیؓ کا بیعت لینا:

مجبور ہو کر امام مہدی رضوان اللہ علیہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے اور ان سے بیعت لیں گے گویا یہ خصوصی بیعت ہوگی، پھر وہ اسی دن جبکہ عاشوراء کی رات ہوگی، عشاء کی نماز کے وقت حضور ﷺ کے جھنڈے، قمیص اور تلوار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعت نماز ادا فرمائیں گے اور پھر منبر پر چڑھ کر بآواز بلند یوں خطاب فرمائیں گے'' کہ اے لوگو! میں تمہیں تمہارے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈراتا ہوں اور اس بارے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں'' اس کے بعد ایک طویل خطبہ ارشاد فرمائیں گے جس میں لوگوں کو سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کو ختم کرنے کی ترغیب دیں گے۔

## امام مہدیؓ کا پہلا خطبہ:

امام مہدیؓ کے اس پہلے خطبے کے کچھ الفاظ کتاب الفتن ص ۲۴۱ پر اس طرح مذکور ہیں۔

> ''اے لوگو! میں تمہیں اللہ (جس کو ہم بھلا چکے ہیں) یاد کروانا چاہتا ہوں اور یہ کہ تم نے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونا ہے، اللہ تعالیٰ

اتمام حجت کر چکا، اس نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا، کتابوں کو نازل کیا اور تمہیں یہ حکم دیا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت پر محافظت کرو۔ جن چیزوں کو قرآن کریم نے زندہ کرنے کا حکم دیا ہے تم انہیں زندہ کرو، جن چیزوں کو چھوڑنے اور ختم کرنے کا حکم دیا ہے ان کو ترک کر دو اور ہدایت کے کاموں پر ایک دوسرے کے مددگار بن جاؤ، اور تقویٰ پر ایک دوسرے کے معاون بن جاؤ اس لیے کہ دنیا کے فنا وزوال کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ رخصت ہونے کے قریب ہے اس لیے میں تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے، قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے، باطل کو ختم کرنے اور سنتوں کو زندہ کرنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔''

اور ایک رایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

''اے لوگو! امت محمدیہ کو مصائب نے آ گھیرا، خاص طور پر حضور ﷺ کے خاندان والوں کو اور ہم مغلوب ہو گئے اور ہمارے خلاف کفار نے بغاوت کر کے ہم پر چڑھائی کر دی۔''

پھر اہل بدر کی تعداد کے برابر ۳۱۳ افراد کے ساتھ ظہور کریں گے اور ۳۱۳ افراد ہی طالوت کے ساتھ بھی نکلے تھے، جب انہوں نے جالوت کے مقابلے کا ارادہ کیا تھا اور نہر عبور کی تھی۔

## امام مہدیؒ کے اعوان وانصار:

حضرت امام مہدیؒ کے ساتھ یہ ۳۱۳ افراد شام کے ابدال، عراق کے عصائب اور مصر کے نجائب پر مشتمل ہوں گے جو رات کے وقت شب زندہ دار اور دن کے وقت شہسوار ہوں گے، جب ان کے پاس گورنر مدینہ کا بھیجا ہوا لشکر پہنچے گا تو یہ اس سے قتال کر

کے اسے شکست سے دوچار کر دیں گے اور ان کا پیچھا کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں گے اور مدینہ منورہ کو ان کے پنجے سے آزاد کرالیں گے۔

## ابدال، عصائب اور نجباء سے کن لوگ مراد ہیں؟

ابدال اور عصائب وغیرہ الفاظ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی آئے ہیں، ان کی تشریح ملا علی قاریؒ کی زبانی ملاحظہ ہو:

''ابدال، بدل کی جمع ہے، ان کو ابدال اس لیے کہتے ہیں کہ جب ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو بدل کر مقرر فرما دیتے ہیں۔ جوہری کہتے ہیں کہ ابدال، صلحاء کی وہ جماعت ہے جن سے دنیا کبھی خالی نہیں ہوتی جوں ہی ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہوتا ہے، دوسرا اس کی جگہ تعینات کر دیا جاتا ہے، ابن درید نے کہا ہے کہ ابدال، بدل کی جمع نہیں بلکہ بدیل کی جمع ہے جیسے شریف کی جمع اشراف، اور ان کو ابدال کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کوچ کرتے رہتے ہیں اور پہلی جگہ ان کی شبیہ قائم کر دی جاتی ہے۔ قاموس میں ہے کہ ابدال وہ قوم ہے جن سے اللہ عزوجل زمین کو قائم رکھتے ہیں، ایسے افراد کل ستر ہوتے ہیں جن میں سے چالیس صرف شام میں رہتے ہیں اور تیس شام کے علاوہ دیگر مقامات پر رہتے ہیں۔''

یہاں یہ بات ذہن میں رہے کہ شام سے صرف دمشق مراد نہیں بلکہ شام اور اس کے اردگرد کا پورا علاقہ مراد ہے۔

اسی طرح ان حضرات کو ابدال کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ انہوں نے اخلاقِ رذیلہ کو بدل کر اخلاقِ حسنہ اختیار کر لیے یا یہ کہ اللہ نے ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ قطب حقانی شیخ

عبدالقادر جیلانی ؒ ان کو ابدال کہنے کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنے ارادے کو اللہ کی مرضی پر قربان کر دیا تو اس کا بدلہ ان کو یہ عطاء ہوا کہ ان کی مرضی اللہ کی مرضی کے مطابق ہوگئی، اب ان لوگوں کے حق میں یہ چیز بھی گناہ کے زمرے میں آتی ہے کہ وہ ارادۂ خداوندی کے ساتھ کسی کو بھول کر یا غلبۂ حال میں آ کر شریک بنا دیں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی دستگیری فرماتے ہیں تو وہ اس سے باز آ کر رب ذوالجلال سے استغفار کرتے ہیں اور شاید عارف باللہ ابن فارض نے اسی چیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے:

**ولو خطرت لی فی سواک ارادة**
**علی خاطری سهوا حكمت بردتی**

اگر میرے دل میں بھولے سے بھی تیرے علاوہ کسی اور کے بارے میں کوئی ارادہ کھٹکے تو میں اپنے مرتد ہونے کا فیصلہ کروں گا۔

اور اہل عرب کا یہ مقولہ ہے **"حسنات الابرار سیئات المقربین۔"**

## عصائب:

''نہایہ میں لکھا ہے کہ عصائب، عصابۃ کی جمع ہے اس کا اطلاق دس سے لے کر چالیس تک کی جماعت پر ہوتا ہے، اسی سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ''ابدال شام میں ہوتے ہیں۔ نجباء مصر میں اور عصائب عراق میں۔''

''عصائب عراق میں'' اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ عراق جنگوں کے لیے جمع ہونے کی جگہ ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد زاہدوں کی ایک جماعت ہے جن کا نام ہی عصائب ہے اس لیے کہ حضرت علیؓ نے اس کو ابدال اور نجباء کے

ساتھ ذکر کیا ہے۔
ابو نعیم اصفہانی نے حلیۃ الاولیاء میں اپنی سند سے حضرت ابن عمرؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میری امت کے بہترین لوگ ہر زمانے میں پانچ سو افراد ہوتے ہیں اور چالیس ابدال ہوتے ہیں، نہ وہ پانچ سو کم ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ چالیس۔ اس لیے کہ جب ان چالیس میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان پانچ سو میں سے ایک کو اس کی جگہ مقرر فرما دیتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کے اعمال کے بارے میں بتایئے (کہ وہ کسی قسم کے اعمال کر کے اس رتبۂ علیا تک پہنچے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں سے درگزر کرتے ہیں، اپنے ساتھ برا کرنے والوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے ایک دوسرے کے ساتھ ہمدری کرتے ہیں۔''
اور ابو نعیم ہی کی سند سے اس سلسلے کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سات بندے ایسے ہیں.......... کہ جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو زندگی اور موت دیتے ہیں، بارش برساتے، پیداوار اگاتے اور مصائب کو روکتے ہیں، حضرت ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے لوگوں کو زندگی اور موت کیسے دیتے ہیں؟ فرمایا اس طرح کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے امت کی کثرت کے لیے دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرما دیتے ہیں، ظالموں کے خلاف بددعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تہس نہس فرما دیتے ہیں، پانی طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش برسا دیتے ہیں، دعا کرتے

ہیں تو اللہ تعالیٰ زمین کی پیداوار اگا دیتے ہیں، سوال کرتے ہیں تو اللہ
تعالیٰ مصائب کو دور فرما دیتے ہیں۔'' (مرقاۃ: ج ۱۰ص ۱۷۶۔۱۷۷)

اگر خوفِ طوالت دامن گیر نہ ہوتا تو ابھی ملا علی قاریؒ کا تبصرہ نقل کرنا باقی رہ گیا ہے اس کو بھی ذکر کرتا لیکن اسی پر اکتفاء کرتے ہوئے آیئے اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹ چلیں کہ حضرت امام مہدیؒ کے ساتھ شام کے ابدال، عراق کے عصائب بطور اعوان والانصار کے ہوں گے۔

## مقام بیداء میں لشکر سفیانی کا دھنسنا:

جب سفیانی کو حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کی اطلاع ملے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر مدینہ کی طرف بھیجے گا جو تین دن تک مدینہ منورہ میں خوب قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھے گا اور امام مہدیؒ کی تلاش میں ہوگا، پھر وہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا اور جب مقامِ بیداء میں پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ (مسلم شریف حدیث نمبر ۷۲۴۰ تا ۷۲۴۴، ابن ماجہ ۴۰۶۳ تا ۴۰۶۵) صرف دو آدمی بچیں گے جن میں سے ایک تو سفیانی کے پاس یہ بری خبر لے کر پہنچے گا اور دوسرا حضرت امام مہدیؒ کو جا کر یہ خوشخبری سنائے گا، جب امام مہدیؒ اس خبر کو سنیں گے تو فرمائیں گے کہ ہاں! اب خروج کا وقت آیا ہے چنانچہ وہ وہاں سے نکل کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور بنو ہاشم کے جو لوگ قید ہو چکے ہوں گے انہیں آزاد کرائیں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری سرزمین حجاز کو فتح کر ڈالیں گے۔

## اہل خراسان پر کیا بیتی؟

اس سے قبل آپ یہ پڑھ آئے ہیں کہ حضرت امام مہدیؒ کے ظہور سے قبل کچھ لوگ خراسان میں روپوش ہو جائیں گے جن کی تلاش سفیانی برابر جاری رکھے گا لیکن ان پر قابو نہ پا سکے گا کہ اس اثناء میں امام مہدیؒ کا ظہور ہو جائے گا۔

حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کے بعد ان کی مدد اور اہل خراسان کی نصرت کے لیے اللہ تعالیٰ ماوراء النہر کے علاقے سے حارث یا حراث نامی شخص کو پیدا فرمائیں گے، وہ

ایک لشکر تیار کرے گا جس کے ہراول کا افسر منصور نامی شخص ہوگا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کو ویسے ہی پناہ دے گا جیسے قریش نے قبول اسلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی تھی اور بمطابق حدیث ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا واجب ہوگا۔

وہ اہل خراسان کو لے کر سفیانی کے لشکر پر حملہ کرے گا اور ان کے درمیان کئی جھڑپیں ہوں گی چنانچہ ایک جھڑپ تیونس میں ہوگی، ایک دولاب الری میں اور ایک تخوم زریج میں۔ (کتاب الفتن ص ۲۱۸ پر مذکورہ جگہوں کے نام اس طرح لکھے ہوئے ہیں قومس، دولات الری اور تخوم زرنج۔ واللہ اعلم بالصواب) لیکن جب وہ یہ دیکھیں گے کہ جھڑپوں اور جنگوں کا یہ سلسلہ طویل ہوتا جا رہا ہے تو وہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کے ہاتھ پر بیعت کرلیں گے جس کی دائیں ہتھیلی میں تل کا نشان ہوگا اور وہ امام مہدیؓ کا حقیقی یا چچا زاد بھائی ہوگا (اور دوسرا قول ہی راجح ہے) اور اللہ تعالیٰ اس پر یہ معاملہ آسان فرما دیں گے۔

## خراسان سے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ روانگی:

امام مہدیؓ کا چچا زاد بھائی اس وقت مشرق کے آخری کونے میں ہوگا اور خراسان و طالقان کے لوگوں کو لے کر چھوٹے چھوٹے سیاہ جھنڈوں کے ساتھ روانہ ہوگا اور اس کے ہراول کا افسر بنو تمیم کے موالی میں سے متوسط قد و قامت والا، زردی مائل رنگ اور ہلکی ڈاڑھی والا (جو صرف ٹھوڑی پر ہوگی) ایک شخص شعیب بن صالح نامی ہوگا، وہ پانچ ہزار افراد کے ساتھ نکلے گا اور اس قدر جی دار ہوگا کہ اگر اس کے راستے میں مضبوط پہاڑ بھی حائل ہو جائیں تو وہ ان کو بھی اپنے راستے سے ہٹا دے گا اور امام مہدیؓ کے لیے آسانی کر دے گا اور حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿اذا سمعتم برایات سوداء اقبلت من خراسان فاتوها ولو حبوا علی الثلج﴾ (ترمذی: ج ۲ ص ۵۶)

''جب تمہیں خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈوں کے آنے کی خبر

ملے تو تم ان کے پاس چلے جانا اگرچہ برف پر چل کر جانا پڑے۔"

## سفیانی کے ساتھ جنگیں:

الغرض! اس کا سفیانی کے لشکر سے آمنا سامنا ہوگا اور ان کے درمیان انتہائی شدید جنگ ہوگی پھر بجستان کی طرف سے اس ہاشمی کی امداد کے لیے ایک بڑا لشکر آ پہنچے گا جس کا سردار بنو عدی میں سے ہوگا اور یوں اللہ تعالیٰ "ری" کی اس جنگ میں اپنے دوستوں کی مدد فرمائے گا۔

"ری" کی اس جنگ کے بعد "مدائن" میں جنگ ہوگی پھر "عاقرقوفا" میں ایک صلیبی جنگ ہوگی اور سیاہ جھنڈے آ کر ایک پانی والی جگہ (غالباً دریائے دجلہ) کے قریب پڑاؤ ڈالیں گے، ادھر کوفہ میں جب سفیانی کے لشکریوں کو ان کے آنے کی اطلاع ملے گی تو وہ بھاگ جائیں گے اور مسلمان کوفہ پہنچ کر تمام بنو ہاشم کو آزاد کرالیں گے،

اس کے کچھ عرصہ بعد کوفہ کے کسی علاقے سے ایک قوم نکلے گی جس کا نام "عصب" ہوگا، ان کے پاس تھوڑا سا اسلحہ ہوگا، ان میں بصرہ کے بھی کچھ لوگ ہوں گے جو سفیانی کے لشکر کو خیر باد کہہ چکے ہوں گے وہ ان کے ساتھ آملیں گے۔

جب بنو ہاشم کوفہ کے قیدیوں کو آزاد کرالیں گے تو ان میں سے کچھ لوگوں کو سیاہ جھنڈے دے کر (جو کہ بطور علامت کے ہوں گے) امام مہدیؓ کے پاس بیعت کے لیے بھیجیں گے چنانچہ وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں گے اور سرزمین حجاز میں امام مہدیؓ کو پالیں گے اور ان سے بیعت کر کے ان کو اپنے ساتھ شام لے آئیں گے۔

## کلمۂ حق کہنے کی سزا:

اس طرف تو یہ ہو رہا ہوگا اور دوسری طرف سفیانی زمین میں فساد برپا کیے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ ایک عورت سے دن کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں شراب کی ایک مجلس میں بدکاری کی جائے گی، اسی طرح ایک عورت سفیانی کی ران پر آ کر بیٹھ جائے گی جبکہ وہ جامع دمشق کی محراب میں بیٹھا ہوگا، اس وقت ایک غیرت مند مسلمان سے مسجد

کی یہ بے حرمتی اور یہ کریہہ منظر دیکھا نہ جائے گا اور وہ کھڑا ہو کر کہے گا کہ افسوس ہے تم پر، ایمان لانے کے بعد کفر کرتے ہو؟ یہ ناجائز ہے۔ ظاہر ہے کہ سفیانی کو حق کی یہ بات کڑوی لگے گی اور وہ اس کو کلمۂ حق کہنے کی پاداش میں موت کے گھاٹ اتار دے گا اور صرف اسی کو نہیں بلکہ جس نے بھی اس کی تائید کی ہوگی اس کو بھی قتل کر دے گا۔

اس وقت آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے ظالموں، منافقوں اور ان کے ہمنواؤں کو دور کر کے امت محمدیہ کے بہترین فرد کو تم پر امیر مقرر کیا ہے لہٰذا تم مکہ مکرمہ میں ان سے جا کر مل جاؤ (ان کے لشکر میں شامل ہو جاؤ) کہ ان کا نام احمد بن عبداللہ ہے اور وہی مہدی ہیں۔

## امام مہدیؒ کی کرامت:

امام مہدیؒ ان واردین سے بیعت لینے کے بعد اپنی افواج کو لے کر آہستہ آہستہ وادی قری کی طرف روانہ ہوں گے۔ وہاں ان کے چچا زاد بھائی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ان سے آ کر ملیں گے اور کہیں گے کہ اے برادرِ عم! میں اس امر خلافت کا تم سے زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میں حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں اور میں ہی مہدی ہوں، امام مہدیؒ ان سے کہیں گے کہ نہیں! مہدی تو میں ہوں! حسنی کہیں گے کہ آپ کے پاس کوئی نشانی بھی ہے جس سے آپ کا مہدی ہونا معلوم ہو جائے؟ اور میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں؟ اس پر امام مہدیؒ ایک اڑتے ہوئے پرندے کی طرف اشارہ فرمائیں گے، وہ ان کے سامنے آ گرے گا اور زمین کے ایک کونے میں ایک خشک ٹہنی گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو کر برگ و بار لانے لگے گی۔ یہ کرامت دیکھ کر حسنی کہیں گے کہ اے برادرِ عم! یہ آپ ہی کا منصب ہے اور آپ ہی کو مبارک ہو اور یہ کہہ کر امام مہدیؒ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔

## سفیانی کا بیعت کرنا:

حسنی سے بیعت لینے کے بعد امام مہدیؒ وہاں سے کوچ کریں گے اور شام و

حجاز کے درمیان شام کی سرحد کے قریب جا کر پڑاؤ ڈالیں گے، وہاں پہنچ کر لوگ ان سے سفیانی پر لشکر کشی کا مطالبہ کریں گے لیکن امام مہدیؓ عجلت کو ناپسند سمجھیں گے اور فرمائیں گے کہ میں سفیانی کے پاس اپنی اطاعت کا پیغام بھیجتا ہوں، اگر اس نے میری اطاعت کرنے سے انکار کر دیا تو میں تمہاری خواہش کے مطابق اس پر لشکر کشی کروں گا چنانچہ امام مہدیؓ سفیانی کو ایک خط لکھیں گے (جس میں اس سے اپنی بیعت و اطاعت کا مطالبہ کریں گے) جب وہ خط سفیانی کو ملے گا تو وہ اپنے مشیروں کے مشورے سے امام مہدیؓ کی بیعت کر لے گا اور وہاں سے روانہ ہو کر بیت المقدس جا پہنچے گا۔

پھر امام مہدیؓ عدل و انصاف کو قائم کرنے کے لیے اہل شام میں سے کسی کے پاس بھی ذمیوں کی زمین نہیں رہنے دیں گے بلکہ ان سے لے کر ان کے ذمی مالکوں کے حوالے کر دیں گے خواہ وہ زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو اور تمام مسلمانوں میں جہاد کی روح پھونک دیں گے۔

## عہد شکنی:

سفیانی کی بیعت کے بعد قبیلۂ بنو کلب کا کنانہ نامی ایک شخص اپنے ساتھ چند لوگوں کو لے کر سفیانی سے ملاقات کرے گا اور اس سے کہے گا کہ ہم نے تیری بیعت کی اور تیری مدد کی یہاں تک کہ جب تو زمین کا بادشاہ بن گیا تو تو نے اس آدمی یعنی مہدی کی بیعت کر لی؟ اور اس کو عار دلاتے ہوئے یہ بھی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک قمیص پہنائی تھی تو نے اس کو کیوں اتار دیا؟ سفیانی کہے گا کہ میں تو مہدی کی بیعت کر چکا ہوں اور ان کا حامی بن کر رہنے کا وعدہ کر چکا ہوں، تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اپنا وعدہ توڑ دوں؟ وہ لوگ کہیں گے کہ ہاں! تم اپنا وعدہ توڑ دو، ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہی، بنو عامر کے تمام افراد بھی تمہاری مدد کریں گے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ کوئی آدمی بھی میدان جنگ سے پیٹھ نہیں پھیرے گا۔ سفیانی ان کی باتوں میں آ کر بارادۂ جنگ وہاں سے کوچ کر جائے گا اور اس کے ساتھ تمام بنو عامر بھی روانہ ہو جائیں گے۔ اور ایک

روایت میں یہ ہے کہ امام مہدیؒ سے بیعت کرنے کے تین سال بعد سفیانی عہد شکنی کرتے ہوئے اس بیعت کو خود ہی توڑ دے گا۔

## سفیانی کا قتل:

امام مہدیؒ کو جب اس نقض عہد و بیعت کی اطلاع ملے گی تو وہ اپنے جھنڈے سمیت اس پر لشکر کشی کریں گے۔ یاد رہے کہ اس زمانے میں سب سے بڑے جھنڈے کے ماتحت سو افراد ہوں گے۔ سفیانی کا لشکر یعنی قبیلۂ بنوکلب کے لوگ بھی (جو درحقیقت سفیانی کو نقض عہد پر برانگیختہ کرنے والے تھے) صف بندی کرلیں گے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ سفیانی کے لشکر میں سوار اور پیادہ ہر طرح کے لوگ ہوں گے۔ جب دونوں لشکر آمنے سامنے صف بستہ ہو جائیں گے تو لڑائی شروع ہو جائے گی اور شدید جنگ کے بعد قبیلۂ بنوکلب کے لوگ پشت پھیر کر بھاگ جائیں گے، امام مہدیؒ کے لشکری انہیں قتل کرنا شروع کر دیں گے، مال غنیمت میں بہت سے قیدی بھی ہاتھ آئیں گے حتیٰ کہ ایک کنواری دوشیزہ باندی کو آٹھ درہم کے بدلے بیچا جائے گا۔

سفیانی پکڑ کر قید کر لیا جائے گا اور اسے امام مہدیؒ کے پاس لے جایا جائے گا، وہ اسے ایک کنیسہ کے پاس موجود ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کروا دیں گے۔

## مالِ غنیمت کی تقسیم:

سفیانی کے قتل سے فراغت کے بعد امام مہدیؒ مال غنیمت تقسیم فرمائیں گے، اسی موقع کے لیے حضور ﷺ کا یہ فرمان مبارک ہے:

﴿الخائب من خاب یومئذ من غنیمة کلب ولو بعقال، قیل یا رسول اللّٰه! کیف یغنمون اموالهم ویسبون ذراریهم وهم مسلمون؟ قال ﷺ یکفرون باستحلالهم الخمر والزنا﴾ (الاشاعہ: ص ۲۱۲)

’’اس دن وہ شخص سب سے بڑا محروم ہوگا جو بنوکلب کے مال

غنیمت سے محروم رہا (اس مال غنیمت میں سے کچھ نہ کچھ ضرور
لے) اگرچہ اونٹ کو باندھنے کی رسی ہی کیوں نہ ہو؟ صحابہ کرامؓ
نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ لوگ ان کے اموال کو غنیمت اور
بچوں کو ان کے مسلمان ہونے کے باوجود کیسے قیدی بنالیں گے؟
فرمایا کہ وہ شراب اور زنا کو حلال سمجھنے کی وجہ سے کافر قرار دیئے
جائیں گے۔"

## استحکام اسلام:

سفیانی کے قتل کے بعد اسلام کو استحکام نصیب ہوگا، امام مہدیؒ کے لیے زمین کو لپیٹ دیا جائے گا، زمین کے تمام حکمران ان کی اطاعت میں داخل ہو جائیں گے، پھر امام مہدیؒ ہندوستان کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے، وہ لشکر کامیاب ہوگا اور ہندوستان کو فتح کر کے وہاں کے حکمرانوں کو پابہ زنجیر امام مہدیؒ کی خدمت میں پیش کرے گا، ہندوستان کے خزانے بیت المقدس لے جائے جائیں گے اور ان سے بیت المقدس کی تزئین و آرائش کا کام لیا جائے گا اور اسی طرح کئی سال گزر جائیں گے۔

## فائدہ:

یاد رہے کہ اس مقام پر ہندوستان سے صرف انڈیا مراد نہیں بلکہ اس میں پاکستان بھی شامل ہے۔ کیونکہ ہندو پاک کی یہ تقسیم تو اب ہوئی ہے، آج سے صرف ساٹھ سال پیچھے چلے جائیں تو آپ کو یہ تقسیم نظر نہیں آئے گی۔

## جنگ عظیم:

آپ پڑھ آئے ہیں کہ حضرت امام مہدیؒ، سفیانی کو بغاوت کے جرم میں قتل کرا دیں گے اور زمین پر امن و امان قائم کر دیں گے، اسی امن و امان کے سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہوگی کہ رومی ان سے صلح کی درخواست کریں گے جس کی مدت بعض روایات

کے مطابق نو سال ہو گی اور ایک روایت کے مطابق سات سال ہو گی۔ امام مہدیؒ اس درخواست کو قبول فرمالیں گے اور صلح کی نوعیت یہ طے پائے گی کہ اگر مسلمان کہیں جہاد کے لیے جائیں گے تو رومی ان کی مدد کریں گے اور اگر رومیوں کو مسلمانوں کی امداد کی ضرورت پیش آئی تو مسلمان ان سے تعاون کریں گے چنانچہ اسی طرح کے ایک موقع پر مسلمان اور رومی اکٹھے ہوں گے، مسلمانوں کو فریق مخالف پر فتح حاصل ہو جائے گی اور وہ مال غنیمت لے کر واپس آ رہے ہوں گے کہ راستے میں مرج ذی تلول کے مقام پر ایک رومی صلیب کی جے کاری کرتے ہوئے کہے گا کہ دشمن کے مقابلے میں ہمیں صلیب کی وجہ سے فتح حاصل ہوئی ہے۔ ایک مسلمان یہ سن کر اس کے جواب میں کہے گا کہ ہرگز نہیں! بلکہ اللہ نے ہمیں غلبہ اور فتح سے ہمکنار فرمایا ہے۔

یوں اس رومی اور مسلمان کے درمیان لڑائی شروع ہو جائے گی، مسلمان رومیوں کی صلیب گرا دے گا اور صلیب کا گرنا تو اس کے لیے گویا شکست کی علامت ہو گا، چنانچہ رومی غصہ میں آ کر اس مسلمان کو قتل کر دے گا اور یوں فتنہ کی آگ بھڑک اٹھے گی۔ مسلمان اپنے اسلحے کو لے کر رومیوں پر جا پڑیں گے اور ان سے اپنے مسلمان بھائی کا بدلہ لیں گے لیکن سب کے سب راہِ خدا میں شہادت کے معزز شرف سے مشرف ہو کر بارگاہِ خداوندی میں پہنچ جائیں گے۔ (ابوداؤد: حدیث نمبر ۴۲۹۲)

## ۹۶۰۰۰۰ فوج کا روانہ ہونا:

مسلمانوں کی اس جماعت کو شہید کرنے کے بعد رومیوں کے حوصلے بلند ہو جائیں گے اور وہ مسلمانوں سے ٹکر لینے کے خواب دیکھنے لگیں گے چنانچہ وہ اپنے بادشاہ سے جا کر کہیں گے کہ عرب کے بدترین لوگوں سے تو ہم نے آپ کی جان چھڑا دی اور ان کے بہادروں، سورماؤں کو قتل کر دیا، اب آپ کس انتظار میں ہیں؟ بادشاہِ روم ان کے توجہ دلانے پر فوج اکٹھی کرنا شروع کر دے گا اور صرف نو مہینوں میں اتنی بڑی فوج جمع کر لے گا کہ وہ ۸۰ دستوں پر مشتمل ہو گی اور ہر دستے میں ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے یعنی ۹۶۰۰۰۰

فوجیوں کو لے کر روانہ ہوگا اور مقام اعماق یا دابق میں پڑاؤ ڈالے گا۔

## رومیوں کا مطالبہ اور لشکرِ اسلام کے تین حصے:

مسلمانوں کو رومیوں کے اس لشکر کی اطلاع ملے گی تو مدینہ منورہ سے انتہائی بہترین افراد پر مشتمل ایک وہ جماعت جو امام مہدیؒ کی معیت میں داد جہاد دے چکی ہو گی، نکلے گی اور مذکورہ مقام پر پہنچ کر صف بندی کر لے گی اور رومی بھی صف بستہ ہو جائیں گے، اس کے بعد رومیوں میں سے ایک آدمی اپنی صف سے نکل کر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ تم نے ہمارے جو آدمی قید کیے تھے اور وہ ہمارے دین سے نکل کر تمہارے دین میں داخل ہو چکے ہیں اور اب تمہارے ساتھ ہم سے لڑنے کے لیے آئے ہوئے ہیں، تم ہمارے اور ان کے درمیان سے ہٹ جاؤ، ہم صرف ان سے لڑنے کے لیے آئے ہیں تم سے ہمیں کوئی سروکار نہیں، مسلمان اس کے جواب میں کہیں گے کہ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ اسلام قبول کر کے ہمارے بھائی بن چکے ہیں اس لیے ہم انہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔

اس پر جنگ شروع ہو جائے گی اور مسلمان تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔

(۱) ایک تہائی لشکر تو میدان جنگ سے بھاگ جائے گا، ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں فرمائیں گے۔

(۲) ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا، یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے۔

(۳) ایک تہائی لشکر کو فتح نصیب ہوگی، یہ آئندہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہوسکیں گے۔

(مسلم شریف: ۷۲۷۸)

## شام پر رومیوں کا قبضہ:

واقعہ کی یہ تفصیل تو سید برزنجیؒ کے بیان کے مطابق ہے جبکہ شیخ نعیم بن حمادؒ نے

کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے یہ روایت اس طرح مرفوعاً نقل کی ہے کہ سفیانی کی ہلاکت اور قتل کے بعد مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی اور اسی صلح کی بنیاد پر مسلمان رومیوں کے ساتھ مل کر ان کے دشمن کے خلاف لڑیں گے اور اس قدر جی داری کے ساتھ لڑیں گے کہ دشمن کو پیٹھ پھیر جانے پر مجبور کر دیں گے اور دشمن سے مال غنیمت حاصل کر لیں گے، رومی بھی مسلمانوں کو مال غنیمت میں سے حصہ دیں گے۔

کچھ عرصے کے بعد مسلمان اہل فارس سے جنگ کریں گے تو رومی ان کی مدد کریں گے اور اہل فارس کو قتل کر کے ان کے بچوں کو قیدی بنا لیں گے، جنگ میں کامیابی سے فارغ ہونے کے بعد رومی مسلمانوں سے مال غنیمت تقسیم کرنے کا مطالبہ کریں گے چنانچہ مسلمان انہیں مال و دولت اور مشرکین کے نابالغ بچے بطور مال غنیمت کے دیں گے لیکن اس سے آگے بڑھ کر رومی یہ مطالبہ کریں گے کہ تمہیں مسلمانوں کے جو بچے قیدیوں میں ملے ہیں، ہمیں ان میں سے بھی حصہ دو، مسلمان کہیں گے ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ ہم مسلمانوں کے بچے تمہارے حوالے کر دیں، اس پر رومی کہیں گے کہ تم نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور قسطنطنیہ کے بادشاہ کے پاس جا کر دہائی دیں گے کہ عربوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے جبکہ ہم تعداد اسلحہ اور قوت میں ان سے زیادہ ہیں اس لیے آپ ہماری امداد کریں تا کہ ہم مسلمانوں سے انتقام لے سکیں لیکن قسطنطنیہ کا بادشاہ ان کی کسی قسم کی مدد کرنے سے انکار کر دے گا اور ان سے کہے گا کہ میں مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ دہی اور وعدہ خلافی نہیں کر سکتا اور اب وہ ہم پر ہمیشہ غالب ہی رہیں گے۔

یہ لوگ یہاں سے مایوس ہو کر بادشاہ روم کے پاس آئیں گے اور اس کو تمام حالات سے مطلع کریں گے، وہ ان پر ترس کھا کر سمندر کے راستے ۸۰ جھنڈے روانہ کرے گا اور اس لشکر کے ہر جھنڈے کے ماتحت ۱۲ ہزار سپاہی ہوں گے۔ درمیان راستہ میں ان کا سپہ سالار فوج سے مخاطب ہو کر کہے گا کہ اے میرے سپاہیو! جب تم شام کے ساحل کو پار کر لو تو اپنی سواریوں کو جلا دو تا کہ تمہارے پاس واپس جانے کا کوئی راستہ نہ رہے اور تم خوب جی داری سے مقابلہ کر سکو چنانچہ وہ اس کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے

ایسا ہی کریں گے اور مسلمانوں سے اس بہادری کے ساتھ لڑیں گے کہ دمشق اور معتق کے علاوہ پورے شام پر قابض ہو جائیں گے اور وہاں غارت گری کا بازار گرم کر دیں گے نیز مسجد اقصیٰ کو بھی ویران کر دیں گے۔

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت دمشق میں کتنے مسلمان آسکیں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، جتنے مسلمان اس میں سمانا چاہیں گے، سما جائیں گے بالکل اسی طرح جیسے ماں کا رحم بچے کے لیے کشادہ ہوتا جاتا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! ''معتق'' کیا چیز ہے؟ فرمایا شام کے شہر حمص میں ایک پہاڑ ہے جس کے قریب ''اریط'' نامی ایک نہر ہو گی۔

## رومیوں کی شکست:

رومیوں کے حملے کے وقت مسلمانوں کے بچے معتق (پہاڑ) کے اوپر والے حصے پر ہوں گے اور خود مسلمان نہر اریط پر ٹھہرے ہوئے ہوں گے اور صبح سے لے کر شام تک رومیوں سے قتال کیا کریں گے، ادھر قسطنطنیہ کے گورنر کو جب اس کی خبر لگے گی تو وہ خشکی کے راستے قنسرین کی طرف تین لاکھ فوج کے ساتھ روانہ ہو گا، راستے میں یمن سے بھی ہزاروں آدمی اس سے آ کر مل جائیں گے جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ ایمان کی وجہ سے محبت و الفت پیدا فرما دیں گے، ان میں سے ۴۰ ہزار تو فقط قبیلۂ حمیر ہی کے جانباز ہوں گے۔

قسطنطنیہ کا گورنر ان کے ساتھ بیت المقدس پہنچے گا اور رومیوں سے قتال کر کے ان کو شکست سے دوچار کر دے گا، اس کے بعد وہ لشکر مختلف چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ کر قنسرین کے پاس آ کر پڑاؤ کرے گا اور وہاں آ کر ان سے مادۃ الموالی بھی مل جائیں گے۔

ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مادۃ الموالی کون لوگ

ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تمہارے ہی آزاد کردہ لوگ ہوں گے جو فارس کی جانب سے آئیں گے اور اہل عرب سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ اے جماعت عرب! تم نے عصبیت کی راہ اختیار کی، اس وجہ سے تم مغلوب ہو گئے اور جب تک تم تعصب اختیار کیے رہو گے، مغلوب ہی رہو گے اس لیے اب تم سب کو مجتمع ہو جانا چاہیے چنانچہ سب مسلمان جمع ہو کر حملہ کریں گے لیکن ان میں سے ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی بھاگ کھڑے ہوں گے اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔

جو مسلمان اس جنگ میں شہید ہو جائیں گے ان میں سے ہر شہید کا درجہ ثواب کے اعتبار سے دس شہداء بدر کے برابر ہوگا اور اللہ کے نزدیک شہداء بدر کی اتنی عزت ہے کہ ان میں سے ایک کی شفاعت ستر شہداء کے برابر ہوگی (اس اعتبار سے اس جنگ میں جو مسلمان شہید ہوں گے، ان کی شفاعت ۷۰۰ شہداء کے برابر ہوگی لیکن یہ بات ذہن کے کسی گوشے میں بھی نہ آنے پائے کہ اس طرح تو پھر یہ لوگ صحابہ کرامؓ سے افضل ہو گئے؟ اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ کی فقط صحبت مبارک ہی ایسی چیز ہے کہ کوئی چیز اس سے بڑھ کر تو کیا اس کے برابر بھی نہیں ہو سکتی اور یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر اس جہت سے ان لوگوں کی فضیلت تسلیم کر بھی لی جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہمہ پہلو یہ لوگ صحابہ کرامؓ سے افضل ہو گئے۔)

## باقی ماندہ لشکر کے تین حصے:

باقی ماندہ ایک تہائی لشکر پھر تین حصوں میں بٹ جائے گا۔

(۱) ایک تہائی حصہ رومیوں کے ساتھ جا ملے گا اور کہے گا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس دین (اسلام) کی کوئی ضرورت ہوتی تو وہ اس کی ضرور مدد کرتا۔

(۲) عرب کے مسلمان جو ایک تہائی ہوں گے، کہیں گے کہ کسی ایسی جگہ جا کر آباد ہو جاؤ جہاں ہم تک رومیوں کی پہنچ نہ ہو سکے مثلاً کسی دور دراز کے دیہات وغیرہ میں یا عراق، یمن اور حجاز کے ایسے علاقوں میں جہاں رومی نہ پہنچ سکیں۔

(۳) ایک تہائی حصہ کے افراد ایک جگہ جمع ہو کر ایک دوسرے کو یوں نصیحت اور عہد و پیمان کریں گے کہ اللہ سے ڈرو، تقویٰ اختیار کرو، اپنی عصبیت کو چھوڑ کر مجتمع ہو کر دشمن سے قتال کرو اس لیے کہ قبائلی عصبیت کے ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ہرگز مدد نہیں آسکتی چنانچہ وہ سب متحد ہو جائیں گے اور ایک دوسرے سے اس بات پر بیعت کریں گے کہ اب میدان جنگ سے اسی وقت ہٹیں گے جب اپنے شہید بھائیوں کے ساتھ جا ملیں گے۔ (مرتے دم تک لڑتے رہیں گے)

## جبرئیلؑ و میکائیلؑ کا فرشتوں کی فوج لے کر اترنا:

ادھر جب رومی دیکھیں گے کہ مسلمانوں میں سے اتنے سارے افراد ہمارے لشکر میں شامل ہو گئے ہیں اور ان کی معتد بہ مقدار قتل ہو چکی ہے اور اب تھوڑے سے لوگ بچے ہیں تو ایک دن ایک رومی دونوں لشکروں کے درمیان کھڑا ہوگا، اس کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جس کے اوپر صلیب لگی ہوئی ہوگی اور وہ یہ نعرہ لگائے گا صلیب کی جے، صلیب غالب ہو گئی، مسلمانوں کو یہ کلمہ انتہائی ناگوار گزرے گا اور ایک مسلمان دونوں لشکروں کے درمیان جھنڈا لے کر کھڑے ہو کر کہے گا کہ اللہ کے دوست اور مددگار غالب ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ کو بھی رومیوں کے یہ کہنے پر، کہ صلیب غالب آ گئی، غصہ آ جائے گا اور اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو مسلمانوں کی مدد کے لیے دو ہزار فرشتوں کے ساتھ نازل فرمائیں گے، اس کے بعد حضرت میکائیل علیہ السلام کو بھی دو ہزار فرشتوں کے ساتھ مسلمانوں کی فریاد رسی کا حکم ہوگا۔ اس غیبی امداد سے مسلمان اس جنگ میں فتح یاب ہو جائیں گے اور کفار و مشرکین شکست کھا کر بھاگ جائیں گے۔

## رومیوں کی دھوکہ دہی:

اس جنگ میں رومیوں پر فتح حاصل کرنے کے بعد مسلمان سرزمین روم پر چڑھائی کر دیں گے اور ہلہ بولتے ہوئے عمورا نامی جگہ تک جا پہنچیں گے، عمورا کے شہر پناہ

پر ایک خلقت کثیر جمع ہوگی اور وہ جزیہ ادا کرنے کے اقرار پر مسلمانوں سے امان چاہیں گے، مسلمان ان کو امان دیدیں گے۔

امان کی یہ خبر پھیلنے پر مختلف اطراف سے رومی آ آ کر یہاں جمع ہوں گے اور کہیں کہ اہل عرب! تمہارے پیچھے تمہاری اولاد میں دجال آ گھسا۔ مسلمان یہ سن کر واپس لوٹ آئیں گے لیکن خروج دجال کی یہ خبر جھوٹی ہوگی، ادھر رومی یہ افواہ پھیلا کر مسلمانوں کے جانے کے بعد یہ فائدہ اٹھائیں گے کہ تمام وہ اہل عرب جوان کے شہروں میں رہائش پذیر ہوں گے خواہ وہ مرد ہوں یا عورت یا بچے، سب کو قتل کر دیں گے۔

مسلمانوں کو جب اپنے بھائیوں کے قتل اور رومیوں کی اس غداری کی خبر ملے گی تو وہ غضب ناک ہوکر دوبارہ واپس آ جائیں گے اور رومیوں کے لڑاکا افراد کو قتل کر کے ان کے بچوں کو قیدی بنالیں گے اور مال غنیمت جمع کرلیں گے اور جس شہر یا قلعے کو فتح کرنا چاہیں گے، تین دن کے اندر اندر فتح کرلیں گے۔

## خلیج کا محاصرہ:

روم کے چھوٹے چھوٹے شہروں کو فتح کرنے کے بعد مسلمان خلیج کے کنارے پڑاؤ کریں گے جو کہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان حائل ہوگا، مسلمانوں کی آمد پر اس کے پانی میں طغیانی آ کر اضافہ ہو جائے گا، یہ دیکھ کر قسطنطنیہ کے باشندے کہیں گے کہ صلیب نے ہمارے لیے سمندر کو پھیلا دیا اور مسیح نے ہماری مدد کی، اس لیے اب مسلمان ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

لیکن اگلے ہی دن ان کے اس کفریہ قول کے علی الرغم خلیج خشک ہونا شروع ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ معجزہ کے طور پر مسلمانوں کی مدد کے لیے بنی اسرائیل کی طرح اس کو خشک کر دیں گے اور مسلمان اس سے پار ہو کر شب جمعہ کو اس شہر کا محاصرہ کرلیں گے اور ساری رات ایک آدمی بھی نہ سوئے گا اور نہ بیٹھے گا بلکہ سارا لشکر تکبیر و تہلیل اور تحمید و تمجید میں مصروف رہے گا، طلوع فجر کے بعد مسلمان ایک زوردار نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس

کی برکت سے شہر کے دونوں برجوں کے درمیان والا حصہ گر جائے گا۔

## خروج دجال:

اب بجائے اس کے کہ رومی سنبھل جائیں اور مسلمانوں کی اس تائید غیبی کو دیکھ کر اسلام قبول کرلیں، اور زیادہ سرکشی پر آمادہ ہو جائیں گے اور یہ کلمۂ کفر بکنا شروع کر دیں گے کہ آؤ! اب تک تو ہم اہل عرب سے لڑتے رہے، اب پہلے اپنے رب سے لڑکر اس سے نمٹ لیں جس نے ہمارے شہر کو منہدم اور برباد کر دیا لیکن مسلمان ان پر حملہ کر کے اس جنگ میں قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے اور اسی اثناء میں واقعتہً دجال نکل آئے گا، اس کے کچھ عرصے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دجالی افواج کا مقابلہ کریں گے۔

## جنگ خلیج کی تفصیل ایک دوسری روایت سے:

خلیج کی اس جنگ کی تفصیل ایک دوسری روایت میں اس سے ذرا مختلف ہے اور وہ یہ کہ خلیج پر پہنچنے کے بعد مسلمانوں کے لشکر کا ایک حصہ آپس میں یہ عہد کرے گا کہ ہم غالب ہو کر ہی واپس آئیں گے ورنہ وہیں جان دیدیں گے چنانچہ وہ جا کر رومیوں سے قتال کریں گے اور یہاں تک لڑیں گے کہ رات ان دونوں لشکروں کے درمیان حائل ہو کر انہیں جدا کرے گی، مسلمانوں کا وہ دستہ مکمل شہید ہو جائے گا اور بقیہ ماندہ لشکر بغیر ہار جیت کے فیصلے کے واپس چلا جائے گا، تین دن تک یہی سلسلہ جاری رہے گا، چوتھے دن تمام مسلمان مل کر اکٹھا حملہ کریں گے جس میں کافروں کو شکست ہو جائے گی اور اس قدر کافر قتل ہوں گے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے کافر قتل نہ ہوئے ہوں گے حتیٰ کہ اگر ایک پرندہ ان کی لاشوں پر سے گزر کر ایک سرے سے دوسرے سرے پر پہنچنا چاہے گا تو ان کے تعفن اور بدبو کی وجہ سے یا لمبی مسافت کی وجہ سے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی گر کر مر جائے گا۔

مسلمان شکست خوردہ رومیوں کا تعاقب کرتے ہوئے خلیج کے کنارے جا پہنچیں گے، وہاں پہنچ کر ان کے قائد حضرت امام مہدی علیہ الرضوان سمندر کے قریب فجر

کے وضو کے لیے اپنا جھنڈا اگاڑ دیں گے لیکن وہ وضو کے لیے آگے بڑھیں گے تو پانی اپنی جگہ چھوڑ کر پیچھے ہٹنا شروع ہو جائے گا، یہ دیکھ کر امام مہدیؓ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہیں گے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس طرح بنی اسرائیل کے لیے سمندر میں راستہ بنا دیا تھا، اسی طرح تمہارے لیے بھی راستہ بنا دیا ہے اس لیے تم اس کو بے خوف و خطر عبور کر جاؤ۔ چنانچہ مسلمان اس کو عبور کر لیں گے اور سمندر پھر پہلے کی طرح ہو جائے گا۔

اب مسلمان شہر پناہ کے قریب پہنچ کر تین مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس سے ایوانِ کفر کی دیواریں لرز اٹھیں گی اور تیسری تکبیر پر اس کے بارہ برج گر پڑیں گے اور یوں وہ شہر مسلمانوں کے ہاتھ پر فتح ہو جائے گا، مسلمان وہاں ایک سال تک اقامت گزین رہیں گے اور اسی دوران وہاں پر مساجد بھی تعمیر کریں گے۔

پھر مسلمان دوسرے شہر میں داخل ہوں گے، وہاں فتح حاصل کرنے کے بعد وہ ابھی مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ ایک چیخنے والا چیخے گا کہ اے لوگو! شام میں تمہارے پیچھے دجال نکل آیا، مسلمان یہ سن کر واپس آ جائیں گے لیکن واپس پہنچنے پر معلوم ہو گا کہ یہ خبر جھوٹی تھی اس لیے مسلمان ایک ہزار کشتیوں پر مقام عکا سے سوار ہو کر الٹے پیروں روم واپس چلے جائیں گے۔ (مسلم شریف: ۷۳۳۳)

## بیت المقدس کا خزانہ:

تواریخ میں یہ بات مذکور ہے کہ جب بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور سرکشی میں حد سے گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے طاہر بن اسماعیل نامی شخص کو ان پر مسلط فرما دیا چنانچہ اس نے بنی اسرائیل پر حملہ کر کے خوب قتل و غارت گری کی اور بیت المقدس، جو یہودیوں کا مذہبی عبادت خانہ تھا، کو تہس نہس کر کے اس کے تمام زیورات اور آرائش و تزیین کا سامان سمندری راستے سے ۱۷۰۰ کشتیوں پر لاد کر اپنے ساتھ روم لے گیا۔

جب حضرت امام مہدی رضوان اللہ علیہ روم کو فتح فرمائیں گے تو اس خزانے کو تلاش کروا کر بیت المقدس بھجوا دیں گے، نیز تابوت سکینہ، مائدہ بنی اسرائیل، الواح

تورات کے ٹکڑے، حضرت آدم علیہ السلام کا لباس، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت، بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے کھانے ''من'' کے دو قفیز جو دودھ سے بھی زیادہ سفید ہوں گے، کو بھی تلاش کروائیں گے۔ اس سلسلے میں امام قرطبیؒ نے تذکرہ میں حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کی طویل حدیث ذکر کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

حضرت حذیفہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے جس میں آپ نے یہ آیت قرآنی ''**ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الآخرة عذاب عظیم**'' پڑھنے کے بعد فرمایا کہ پھر مہدیؓ اور ان کے ساتھ جو مسلمان ہوں گے، وہ شہر انطاکیہ میں آئیں گے جو کہ سمندر کے کنارے ایک بڑا شہر ہے اور اس پر تین مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کریں گے جس کی برکت سے قدرت خداوندی اس کی سمندری شہر پناہ کو گرا دے گی اور مسلمان، رومیوں کے مردوں کو قتل کر کے ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کرلیں گے اور ان کے مال و دولت پر قبضہ کرلیں گے۔

یوں امام مہدیؓ کا انطاکیہ پر تسلط قائم ہو جائے گا اور وہ اس میں مساجد اور اسلامی طرز تعمیر کی عمارتیں بنوائیں گے، اس کے بعد شہر رومیہ، قسطنطنیہ اور کنیسۃ الذہب کا رخ کریں گے، چنانچہ قسطنطنیہ اور رومیہ میں داخل ہو کر وہاں کے لوگوں سے قتال کریں گے اور چار لاکھ لڑاکا رومیوں کو تہہ تیغ کر دیں گے۔ اس جنگ میں ستر ہزار باکرہ دوشیزائیں بطور باندی کے مال غنیمت میں حاصل ہوں گی۔

اسی طرح شہروں اور قلعوں کو فتح کرتے ہوئے، ان کے مال و دولت کو غنیمت بناتے ہوئے، مردوں کو قتل اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بناتے ہوئے جب آپ کنیسۃ الذہب میں پہنچیں گے تو وہاں ایسا مال و دولت پائیں گے جس کو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا اور اس پر قبضہ کیا ہوگا اور یہ وہ مال و دولت ہوگا جو بادشاہ روم قیصر نے اس کنیسہ میں اس وقت رکھا تھا جب اس نے اہل بیت المقدس سے جنگ کی تھی اور یہ مال و دولت وہاں پا کر اسے اپنے ساتھ ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر لے آیا تھا اور بیت المقدس میں اس خزانے میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا۔ امام مہدیؓ اس خزانے پر قبضہ کر کے اسے واپس

بیت المقدس بھجوادیں گے۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر تو بیت المقدس کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت زیادہ ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں! بیت المقدس بڑا عظیم گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے ذریعے سونے، چاندی، موتی، یاقوت اور زمرد سے بنوایا تھا اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے جنات کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا اور وہ حضرت سلیمانؑ کے پاس سونے، چاندی کی کانوں میں سے سونا، چاندی اور سمندروں سے جواہرات، یاقوت اور زمرد لے کر آتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ﴾ (ص:۳۷)

”ہم نے حضرت سلیمانؑ کو معمار اور غوطہ زن جنات پر تسلط دے دیا۔“

ان چیزوں کے ذریعے حضرت سلیمانؑ نے بیت المقدس کی اس طرح تعمیر شروع کی کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی، اسی طرح کچھ ستون سونے کے اور کچھ چاندی کے تھے اور اس کو موتیوں، یاقوت اور زمرد سے مزین کیا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر بیت المقدس سے یہ چیزیں کیسے غائب ہوگئیں؟ فرمایا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور انبیاء علیہم السلام کو شہید کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک مجوسی بخت نصر کو مسلط کر دیا اور سات سو سال تک اس کی حکومت قائم رہی۔ ارشادِ خداوندی ”فاذا جاء وعد اولٰهما ..........“ الخ سے یہی مراد ہے۔

بخت نصر کے سپاہیوں نے بیت المقدس میں داخل ہو کر مردوں کو قتل کیا، عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا اور ان کے اموال اور بیت المقدس میں موجود تمام چیزوں پر قبضہ کر لیا اور اس کو ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر بابل آئے اور بنی اسرائیل کو وہاں بسا کر سینکڑوں سال تک ان سے خدمت لیتے اور سخت عذابوں میں مبتلا کرتے رہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کو ان پر رحم آیا اور انہوں نے ملک فارس کے ایک بادشاہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ بیت المقدس جا کر بنی اسرائیل کو آزاد کرائے، چنانچہ وہ بادشاہ، فارس سے روانہ ہو کر بابل پہنچا اور بقیہ بنی اسرائیل کو مجوسیوں کے ہاتھ سے آزاد کرایا اور بیت المقدس کے خزانوں کو بھی واپس بھجوا دیا نیز بنی اسرائیل سے کہا کہ دیکھو! اگر تم دوبارہ اپنی سابقہ روش پر واپس آ گئے تو تمہارے ساتھ پھر یہی سلوک ہوگا جواب ہوا اور ارشادِ باری تعالیٰ: "**عسی ربکم ان یرحمکم**......" الخ سے یہی مراد ہے لیکن بنی اسرائیل بیت المقدس واپس آنے کے کچھ عرصے بعد دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔ اسپر اللہ تعالیٰ نے بادشاہِ روم قیصر کو ان پر مسلط کر دیا، ارشاد خداوندی "**فاذا جاء وعد الآخرة** ......" الخ سے یہی مراد ہے۔

قیصر روم نے بر و بحر سے ان پر لشکر کشی کی اور خوب قتل و قتال کیا اور ان کے اموال اور عورتوں کو لے گیا اور بیت المقدس کے تمام خزانوں کو جمع کر کے ستر ہزار کشتیوں پر لاد کر کنیسۃ الذہب میں لا کر رکھ دیا اور وہ اب تک وہیں ہے جب امام مہدیؓ تشریف لائیں گے تو وہ اس کو حاصل کر کے بیت المقدس واپس بھیجوا دیں گے اور ان کے زمانے میں مسلمان، مشرکین پر غالب آ جائیں گے۔ (تذکرہ للقرطبی: ص۷۰۴ تا ۷۰۶)

## نعرۂ تکبیر سے شہر فتح ہو جائے گا:

قصۂ کوتاہ یہ کہ امام مہدیؓ بیت المقدس کے خزانے بھجوانے کے بعد تابوت سکینہ وغیرہ اشیاء کو لے کر "قاطع" نامی شہر میں تشریف لائیں گے، جس کی لمبائی ایک ہزار میل، چوڑائی ۵۰۰ میل اور ۳۶۰ دروازے ہوں گے، امام مہدیؓ اس کا محاصرہ کر لیں گے لیکن وہ شہر بھی سمندر پار ہوگا اور عجیب تر بات یہ ہوگی کہ اس سمندر کو عبور کرنے کے لیے کشتی بھی کام نہ آئے گی، صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کشتی کیوں کام نہیں آئے گی؟ فرمایا اس لیے کہ وہ دریا زیادہ گہرا نہیں ہوگا البتہ مسلمان اس سمندر کے درمیان چلتے ہوئے اس کو عبور کر لیں گے اور وہاں پہنچ کر چار مرتبہ با آواز بلند نعرۂ تکبیر بلند کریں

گے جس کی شدت تاثیر کی وجہ سے اس کی شہر پناہ گر جائے گی اور مسلمان فاتحانہ انداز سے شہر میں داخل ہو کر مال غنیمت حاصل کر لیں گے اور وہاں سات سال گزار کر بیت المقدس واپس آ جائیں گے، یہاں پہنچ کر انہیں خروج دجال کی خبر معلوم ہو گی۔

## پوری دنیا کی حکمرانی:

ہر وہ شہر جس میں سکندر ذوالقرنین فاتحانہ داخل ہوئے تھے، ان تمام شہروں کو حضرت امام مہدیؓ فتح کر کے وہاں پر امن و امان قائم کر دیں گے اور لوگوں کو ہر قسم کے ظالموں سے پناہ دے دیں گے اور جس وقت دجال کا خروج ہو گا، آپؓ بیت المقدس میں ہوں گے۔

امام مہدیؓ کی اس شاندار فتح اور پوری دنیا پر حکومت کو حضور ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:

**﴿ملک الدنیا مؤمنان و کافران اماالمؤمنان فذوالقرنین وسلیمان واما الکافران فنمروذ و بخت نصر. وسیملکها خامس من عترتی وهوالمهدی﴾**

''پوری دنیا کے حکمران دو مومن اور دو کافر ہوئے ہیں، مومن تو حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے، اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔ اور عنقریب میری اولاد میں سے ایک آدمی جس کا پوری دنیا میں حکمرانی میں پانچواں نمبر ہو گا، آئیگا (اور پوری دنیا کا مالک ہو جائے گا) اس کا نام مہدی ہو گا''

## جنگ خلیج کے بعد کیا ہو گا؟

جنگ خلیج سے فارغ ہونے کے بعد مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر یہ افواہ اڑے گی کہ دجال نکل آیا۔ لیکن یہ خبر جھوٹی ہو گی تاہم کچھ عرصے بعد واقعۃً دجال نکل آئے گا اور زمین میں خوب فتنہ وفساد پھیلائے گا (جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں) اور مخلوقِ

خدا کو گمراہ کرتا ہوا دمشق پہنچے گا، حضرت امام مہدیؓ بھی وہاں پہنچ چکے ہوں گے، وہ مسلمانوں کو جمع کر کے دجال کے ساتھ مقابلہ کا ارادہ کرلیں گے۔ لیکن اس وقت مسلمان انتہائی سختی کے عالم میں ہوں گے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمانوں کا دجال کے ساتھ ٹکراؤ بیت المقدس میں ہوگا۔ ملاحظہ ہو:

**﴿یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یا کلوا اوتار قسیھم من الجوع فبینما ھم علی ذلک اذاسمعوا اصواتافی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی ابن مریم فتقام الصلوۃ فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی تقدم فلک اقیمت الصلوۃ فیصلی بھم ذلک الرجل تلک الصلوٰۃ قال ثم یکون عیسی اماما بعدہ﴾**

(کتاب البرہان: ج۲ص۸۰۵)

''دجال بیت المقدس میں مسلمانوں کا محاصرہ کرلے گا اور مسلمان سخت بھوک کا شکار ہوں گے حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے اپنی کمانوں کی تانتیں کھالیں گے اور اسی حال میں ہوں گے کہ طلوع صبح صادق کے بعد کچھ آوازیں سنیں گے تو کہیں گے کہ یہ تو کسی پیٹ بھرے ہوئے آدمی کی آواز ہے چنانچہ لوگ دیکھیں گے تو اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پائیں گے، اقامت ہو چکی ہوگی، مسلمانوں کے امام مہدیؓ پیچھے کو ہٹیں گے (اور کہیں گے کہ آئیے! نماز پڑھایئے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ تم ہی آگے رہ کر (نماز پڑھاؤ) کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے ہی لیے ہوئی

ہے چنانچہ وہ نماز تو امام مہدیؓ پڑھائیں گے اور بعد کی نمازوں میں
حضرت عیسیٰؑ امامت فرمائیں گے۔''

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ نے اپنی کتاب ''علامات قیامت اور نزول مسیح'' میں علامات قیامت کو ترتیب زمانی کے ساتھ مرتب فرمایا ہے۔ یہاں اس موضوع سے متعلق ان کی بیان کردہ ترتیب کو نقل کیا جاتا ہے:

''یہاں تک کہ مومنین اردن و بیت المقدس میں جمع ہو جائیں گے اور دجال شام میں (فلسطین کے ایک شہر تک) پہنچ جائے گا (جو باب لُد پر واقع ہوگا) اور مسلمان ''افیق'' نامی گھاٹی کی طرف سمٹ جائیں گے، یہاں سے وہ اپنے مویشی چرنے کے لیے بھیجیں گے جو سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے، بالآخر مسلمان (بیت المقدس کے) ایک پہاڑ پر محصور ہو جائیں گے جس کا نام ''جبل الدخان'' ہے اور دجال (پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈال کر) مسلمانوں (کی ایک جماعت) کا محاصرہ کر لے گا، یہ محاصرہ سخت ہوگا جس کے باعث مسلمان سخت مشقت (اور فقر و فاقہ) میں مبتلا ہو جائیں گے حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کی تانت جلا کر کھائیں گے۔ دجال آخری بار ''اردن'' کے علاقے میں ''افیق'' نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا، اس وقت جو بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا، وادیٔ اردن میں موجود ہوگا، وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کر دے گا، ایک تہائی کو شکست دے گا اور صرف ایک تہائی مسلمان باقی بچیں گے (جب یہ محاصرہ طول کھینچے گا) تو مسلمانوں کا امیر ان سے کہے گا کہ (اب کس کا انتظار ہے) اس سرکش سے جنگ کرو (تاکہ شہادت یا فتح میں سے ایک چیز تم کو حاصل ہو جائے) چنانچہ سب لوگ پختہ عہد کر لیں گے کہ صبح ہوتے ہی (نماز فجر کے بعد)

دجال سے جنگ کریں گے۔"

وہ رات سخت تاریک ہوگی اور لوگ جنگ کی تیاری کر رہے ہوں گے کہ صبح کی تاریکی میں اچانک کسی کی آواز سنائی دے گی۔ (کہ تمہارا فریاد رس آ پہنچا) لوگ تعجب سے کہیں گے کہ یہ تو کسی شکم سیر کی آواز ہے۔ غرض (نماز فجر کے وقت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے۔

نزول کے وقت وہ اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔" (علامات قیامت اور نزول مسیح ص ۱۵۳ تا ص ۱۵۵)

اسی کتاب کے ص ۱۵۷ پر "مقام نزول، وقت نزول اور امام مہدیؓ" کا عنوان قائم کر کے تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کی مشرقی سمت میں سفید مینارے کے پاس (یا بیت المقدس میں امام مہدیؓ کے پاس) ہوگا۔ اس وقت امام (مہدیؓ) نماز فجر پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکے ہوں گے اور نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی، امام (مہدیؓ) حضرت عیسیٰ کو امامت کے لیے بلائیں گے مگر وہ انکار کریں گے اور فرمائیں گے کہ (یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ) اس کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں۔ جب امام (مہدیؓ) پیچھے ہٹنے لگیں گے تو آپ (ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر) فرمائیں گے تم ہی نماز پڑھاؤ، کیونکہ اس نماز کی اقامت تمہارے لیے ہو چکی ہے، چنانچہ اس وقت کی نماز امام مہدیؓ ہی پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ بھی ان کے پیچھے پڑھیں گے اور رکوع سے اٹھ کر "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کے بعد یہ جملہ فرمائیں گے۔ "قتل اللّٰہ الدجال واظھر المؤمنین."

"غرض نماز فجر سے فارغ ہو کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دروازہ

کھلوائیں گے جس کے پیچھے دجال ہوگا اور اس کے ساتھ ستر ہزار مسلح یہودی ہوں گے، آپ ہاتھ کے اشارے سے فرمائیں گے کہ میرے اور دجال کے درمیان سے ہٹ جاؤ۔ ....الخ“

روایات کی اس تفصیلی ترتیب سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کے بعد ان کی کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ سے خونریز جنگیں ہوں گی حتیٰ کہ جنگ خلیج (جنگ قسطنطنیہ) سے فارغ ہونے کے بعد دجال کا خروج ہو جائے گا جس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، نزول عیسیٰ کے بعد حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا کام چونکہ پورا ہو چکا ہوگا اس لیے وہ حکومت وسلطنت اور دیگر تمام امور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سپرد کر کے ان کے تابع ہو جائیں گے اور دو سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں رہ کر انتقال فرما جائیں گے۔

جبکہ بعض علماء کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول عیسیٰ کے بعد بھی انتظامی معاملات حضرت امام مہدیؒ کے پاس ہی رہیں گے اور امام مہدیؒ کی وفات کے بعد حضرت عیسیٰ ان کو سنبھال لیں گے اور اس میں بھی کوئی اشکال نہیں کیونکہ اگر امام مہدیؒ ہی خلیفہ و منتظم ہوں تو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشورہ کیے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے۔

## حضرت امام مہدیؒ کی وفات اور ان کی مدت حکومت

حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ اپنے رسالہ ”علامات قیامت“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں،

آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں گذرے گا اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعد ازاں امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے، اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے۔"

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں:

"روایات وآثار کے مطابق ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی جب ان سے بیعت خلافت ہوگی۔ ان کی خلافت کے ساتویں سال کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹ برس میں ان کا وصال ہوگا۔" (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج ۱ ص ۲۶۸)

## ظہور کے وقت امام مہدیؓ کی عمر:

ظہور کے وقت حضرت امام مہدیؓ کی عمر کے سلسلے میں مختلف روایات موجود ہیں لیکن ان میں سے کسی روایت کو ترجیح دینا یا ان مختلف روایات میں تطبیق دینا بہت مشکل ہے البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ مختلف روایات میں مختلف مواقع کی مدت بیان کی گئی ہو۔ چنانچہ نعیم بن حماد نے کتاب الفتن ص ۲۵۸ اور ص ۲۵۹ پر اس قسم کے کئی اقوال نقل کیے ہیں۔

(۱) کعب فرماتے ہیں کہ امام مہدی کی عمر ۵۱ یا ۵۲ سال ہوگی۔

(۲) عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ امام مہدیؓ کی عمر خروج کے وقت ۴۰ سال ہو گی۔ (غالباً اسی پر شاہ رفیع الدینؒ نے جزم فرمایا ہے)

(۳) صقر بن رستم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ امام مہدیؒ جب حجاز سے دمشق پہنچ کر اس کی جامع مسجد کے منبر پر رونق افروز ہوں گے تو ۱۸ سال کے ہوں گے۔

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت کے آخر میں ان کے ظہور کے وقت ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان عمر کا بیان ہے۔

(۵) ارطاۃ کے کہتے ہیں کہ امام مہدی کی عمر ۶۰ سال ہوگی۔

(۶) ''القول المختصر'' ص ۲۷ پر امام مہدیؒ کی مدت حکومت سات سال بیان کی گئی ہے جبکہ اسی کتاب کے ص ۵۳ پر تیس یا چالیس سال کی ذکر کی گئی ہے اور ص ۵۸ پر ۳۹ سال، زمین پر ٹھہرنے کی مدت ۴۰ سال، اس سے اگلی سطر میں ان کی زندگی کا تیس سالہ ہونا مذکور ہے۔ نیز ۱۴ سال کا بھی ذکر موجود ہے۔

ان تمام روایات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ چونکہ اکثر روایات میں حضرت امام مہدیؒ کی عمر ۴۰ سال مذکور ہے اس لیے اس سے مراد حضرت امام مہدیؒ کی عمر کا وہ حصہ ہے جو بیعت سے پہلے انہوں نے گزارا ہوگا یعنی بیعت کے وقت ان کی عمر ۴۰ سال ہوگی، اس کے بعد سات سال تک وہ مسند خلافت پر رونق افروز رہیں گے جیسا کہ علامہ ابن حجر ہیتمیؒ نے اپنی کتاب القول المختصر کے ص ۲۷ پر اسی کو مشہور قرار دیا ہے اور چونکہ یہ سات سال ان کی مدت حکومت کے ہوں گے جس کے بعد بھی وہ زندہ رہیں گے اس لیے اتنی مدت تو ماننا پڑے گی جس میں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دجال کے لشکر سے مقابلہ کرنے میں شریک ہوسکیں لیکن روایات سے اس کی تعیین نہیں ہوتی البتہ شاہ رفیع الدینؒ اور حضرت لدھیانویؒ نے تخمیناً سات سال مدت حکومت کے بعد دو سال مزید ذکر کیے ہیں۔

جبکہ طبرانی میں حضرت ابو امامہؓ سے ایک مرفوع روایت منقول ہے جس میں واضح طور پر الفاظ موجود ہیں کہ حضور ﷺ نے امام مہدیؒ کی عمر ۴۰ سال ذکر فرمائی اور پھر فرمایا۔

﴿یملک عشر سنین﴾

''وہ دس سال حکومت کریں گے۔''

اس مرفوع روایت کو لینے کے بعد مذکورہ تطبیق پھر ختم ہو جاتی ہے کیونکہ یہاں تو واضح طور پر ان کی مدت حکومت دس سال ذکر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقة الکلام.

## امام مہدیؒ کا انتقال طبعی ہوگا:

البتہ اتنی بات ضرور واضح ہے کہ حضرت امام مہدیؒ اپنی مقررہ مدت عمر پوری کرنے کے بعد اپنی طبعی موت سے انتقال فرمائیں گے چنانچہ شیخ علی متقیؒ نے کتاب البرہان ج ۲ ص ۸۳۶ پر نقل کیا ہے۔

﴿ثم یموت علی فراشه﴾

''پھر امام مہدیؒ کا اپنے بستر پر انتقال ہو جائے گا۔''

یعنی وہ طبعی طور پر وفات پا جائیں گے، امام مہدیؒ کی نماز جنازہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور ان کو بیت المقدس ہی میں سپرد خاک کر دیں گے چنانچہ حضرت کاندھلویؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ویصلی علیه روح الله عیسی علیه السلام ویدفنه فی بیت المقدس کذافی شرح العقیدة السفارینیة ص ۸۱ ج ۲﴾

(التعلیق الصبیح ج ٦ ص ۲۰۳)

''اور ان کی نماز جنازہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پڑھائیں گے اور ان کو بیت المقدس میں دفن کریں گے۔''

## باب ششم

# احادیث وآثار متعلقہ بالامام المہدی رضؓ

ظہور مہدیؒ سے متعلق صحیحین کی آٹھ روایات

نیز ۳۷ صحابہ وصحابیات علیہم الرضوان کی

ظہور مہدیؒ سے متعلق مرویات

## ﴿احادیث وآثار متعلقہ بالامام المہدیؓ﴾

اس سے قبل ظہور مہدی کے متعلق عقیدے کی تفصیلی بحث میں آپ ان صحابہؓ و صحابیاتؓ کے اسماء گرامی مع حوالہ جات پڑھ چکے ہیں جن سے امام مہدیؓ کے متعلق روایات مروی ہیں۔ یہاں ان کی روایات ذکر کی جاتی ہیں اوراس سے قبل وہ روایات بھی ذکر کرنا مقصود ہیں جو امام مہدیؓ سے متعلق صحیحین (بخاری و مسلم) میں موجود ہیں، اس سے بعض لوگوں کے اس اعتراض کا بھی جواب جائے گا کہ روایات مہدیؓ صحیحین میں نہیں۔

## ﴿صحیحین کی وہ روایات جوامام مہدیؓ سے متعلق ہیں﴾

(۱) صحیح بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم﴾ (بخاری ۳۴۴۹، مسلم حدیث نمبر ۳۹۲)

''حضور ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں کا ہوگا''

اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاریؒ ''و امامکم منکم'' کے مصداق پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

﴿منکم ای من اھل دینکم و قیل من قریش وھوالمھدی والحاصل ان امامکم واحد منکم دون عیسی فانہ بمنزلۃ الخلیفۃ وقیل فیہ دلیل علی ان عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یکون من امۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بل مقررًا لملتہ معینا لامتہ علیھما السلام وفی شرح السنۃ قال معمر وانکم وامامکم منکم وقال ابن ابی ذئب عن

ابن شهاب فامامكم منكم قال ابن ابی ذئب فی معناه فامكم بكتاب ربكم وسنة نبيكم قال الطيبی رحمه الله فالضمير فی "امكم" لعيسى "ومنكم" حال ای يؤمكم عيسى حال كونه من دينكم ويحتمل ان يكون معنى "امامكم منكم" كيف حالكم وانتم مكرمون عندالله تعالىٰ[1] والحال ان عيسى ينزل فيكم وامامكم منكم وعيسى يقتدی بامامكم تكرمة لدينكم﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۲۳۲)

''تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا'' کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا امام تمہارے ہی اہل دین میں سے ہوگا (کسی اور شریعت یا کتاب پر عامل نہیں ہوگا) اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد قریش ہیں (تمہارا امام قریش میں سے ہوگا) اور اس امام کا نام مہدی ہوگا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمہارا امام تم ہی میں کا ایک فرد ہوگا نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے امام ہوں گے کیونکہ وہ بمنزلہ خلیفہ کے ہوں گے چنانچہ بعض علماء نے کہا ہے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰؑ امت محمدیہ میں سے نہیں ہوں گے بلکہ ملت محمدیہ کی تقویت اور امت محمدیہ کی اعانت کے لیے تشریف لائیں گے۔

شرح السنہ میں ہے کہ معمر نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ تم تو (مقتدی) ہوگے ہی، تمہارا امام بھی تم ہی میں سے ہوگا۔ اور ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے ''فامامکم منکم'' کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں تمہاری امامت کریں گے۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ اس صورت میں ''امکم'' کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹے گی اور ''منکم'' ترکیب میں حال واقع ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے دین کے مطابق تمہاری امامت کریں گے (انجیل پر نہ خود عمل کریں گے اور نہ دوسروں کو عمل کرائیں گے۔)

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ''امامکم منکم'' کا معنی یہ ہو کہ تم ایک معزز قوم ہو اور تمہاری عزت کا اس وقت کیا حال ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے دینی اعزاز و اکرام کی بناء پر تمہارے امام کی اقتداء کریں گے۔''

حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنیؒ اس حدیث کے تحت رقمطراز ہیں:

''حدیث مذکور میں ''وامامکم منکم'' کی شرح بعض علماء نے یہ بیان کی ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدیہ ہی پر عمل فرمائیں گے اس لحاظ سے گویا وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ یہاں امام سے مراد امام مہدیؓ ہیں اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے زمانے میں نازل ہوں گے جب کہ ہمارا امام خود ہم ہی میں ایک کا شخص ہوگا۔ ان دونوں صورتوں میں امامت سے مراد امامت کبریٰ یعنی امیر وخلیفہ ہے۔

اس مضمون کے ساتھ صحیح مسلم میں ''فیقول امیرھم تعال صل لنا'' کا دوسرا مضمون بھی آیا ہے یعنی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو نماز کا وقت ہوگا اور امام مصلی پر جا چکا ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر وہ امام پیچھے ہٹنے کا ارادہ کرے

گا اور عرض کرے گا کہ آپ آگے تشریف لائیں اور نماز پڑھائیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی کو امامت کا حکم فرمائیں گے اور یہ نماز خود اسی کے پیچھے ادا فرمائیں گے، یہاں امامت سے مراد امامت صغریٰ یعنی نماز کا امام مراد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں مضمون بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں اور آنحضرت ﷺ سے اسی طرح علیحدہ علیحدہ منقول ہوئے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں لفظ "وامامکم منکم" سے پہلا مضمون مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں مسلمان کا امیر ایک نیک شخص ہوگا جیسا کہ ابن ماجہ کی حدیث میں اس کی وضاحت آچکی ہے ملاحظہ فرمائیے۔ ترجمان السنۃ ۳/۱۵۸۶۔ اس میں "وامامکم منکم" کی بجائے "وامامکم رجل صالح" صاف موجود ہے یعنی تمہارا امام ایک مرد صالح ہوگا"۔......... لہٰذا جب صحیح مسلم کی مذکورہ بالا حدیث میں یہ متعین ہوگیا کہ امام سے امیر وخلیفہ مراد ہے تو اب بحث طلب بات صرف یہ رہتی ہے کہ یہ امام اور رجل صالح کیا وہی امام مہدی رضی اللہ عنہ ہیں یا کوئی دوسرا شخص۔ ظاہر ہے کہ اگر دوسری روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس امام اور رجل صالح سے مراد امام مہدیؓ ہی ہیں تو پھر امام مہدیؓ کی آمد کا ثبوت خود صحیحین میں ماننا پڑے گا۔ اس کے بعد اب آپ وہ روایات ملاحظہ فرمائیں جن میں یہ مذکور ہے کہ یہاں امام سے مراد امام مہدیؓ ہی ہیں۔

یہ واضح رہنا چاہئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانے میں کسی امام عادل کا موجود ہونا جب صحیحین سے ثابت

ہے اور اس دعویٰ کے لئے کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں کہ وہ ''امام مہدیؓ'' نہ ہوں گے بلکہ کوئی اور امام ہوگا تو اب اس امام کے امام مہدیؓ ہونے کے انکار کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں ہے بالخصوص جب کہ دوسری روایات میں اس کے امام مہدیؓ ہونے کی تصریح موجود ہے۔ اسی کے ساتھ جب صحیح مسلم کی حدیثوں میں اس امام کی صفات وہی ہیں جو حضرت امام مہدیؓ کی صفات ہیں تو پھر ان حدیثوں کو بھی امام مہدیؓ کی آمد کا ثبوت تسلیم کر لینا چاہیئے۔ اس کے علاوہ حدیثوں کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے جو اگرچہ بلحاظ اسناد ضعیف سہی لیکن صحیح و حسن حدیثوں کے ساتھ ملا کر وہ بھی امام مہدیؓ کی آمد کی حجت کہا جا سکتا ہے''۔

(ترجمان السنۃ ج ۴ ص ۹۸ ۱)

۲۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

﴿قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظٰهرين الى يوم القيامة قال فينزل عيسى بن مريم عليه السلام فيقول اميرهم تعال صل لنا فيقول لا ان بعضكم على بعض امراء تكرمة اللّٰه هذه الامة﴾ (رواہ مسلم۔۳۹۰ مشکوۃ المصابیح ص ۴۸۰)

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک جماعت قیامت تک مسلسل حق پر قتال کرتی رہے گی (اور) غالب رہے گی، فرمایا کہ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو ان کا امیر کہے گا کہ آیئے! اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ کہیں گے نہیں! بلکہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر ہیں اس امت کی عند اللہ عزت و شرافت کی وجہ سے''۔

اس روایت میں اگر چہ امام مہدیؓ کے نام کی تصریح نہیں تاہم دیگر قوی شواھد و قرائن کی روشنی میں اس حدیث کا مصداق امام مہدی رضوان اللہ علیہ ہی قرار پاتے ہیں۔

۳۔ نیز صحیح مسلم ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت منقول ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

﴿یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا لایعده عدًّا قال قلت لابی نضرة و ابی العلاء اتریان انه عمر بن عبدالعزیز؟ فقالا، لا﴾ (رواہ مسلم. ۲۱۵ ۷)

''میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر مال دے گا۔ (حدیث کے ایک راوی جریری کہتے ہیں) کہ میں نے ابونضرہ اور ابوالعلاء سے پوچھا کہ کیا آپ کی رائے میں وہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں تو ان دونوں نے نفی میں جواب دیا''۔

اس قسم کی احادیث مسلم شریف میں ۷۳۱۵ تا ۷۳۱۹ ملاحظہ فرمائیں۔

احادیث مذکورہ میں اگر چہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت نہیں ہے لیکن محدثین کرام ان احادیث کا مصداق امام مہدی رضی اللہ عنہ ہی کو قرار دیتے ہیں نیز حارث بن ابی اسامہ کی مسند میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے نام کی صراحت موجود ہے۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب ''الاذاعــہ'' کے آخر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مسلم کی اس روایت پر امام مہدی رضی اللہ عنہ سے متعلق احادیث کو ختم کر کے تحریر فرمایا ہے۔

﴿ولیس فیه ذکر المهدی و لکن لا محمل له و لا مثال له من الاحادیث الا المهدی المنتظر کما دلت علی ذلک الاخبار المتقدمة والآثار الکثیرة﴾

(الاذاعہ ص ۱۴۴ بحوالہ اشراط الساعۃ ص ۲۵۹)

''اس حدیث میں اگرچہ امام مہدی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں لیکن احادیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس کا کوئی محمل اور مثال موجود نہیں جیسا کہ اس پر گذشتہ احادیث اور بکثرت وارد شدہ آثار دلالت کرتے ہیں۔''

۴۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے جو کہ حکماً مرفوع ہے اس لئے کہ اپنی طرف سے ایسی بات کوئی صحابی نہیں کہہ سکتا تاوقتیکہ اس نے حضور ﷺ سے اس کو سنا نہ ہو۔ علامہ سیوطیؒ نے الحاوی للفتاوی جلد دوم میں اس پر کافی شافی بحث فرمائی ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

﴿عن عبداللّٰه بن مسعود قال ان الساعة لا تقوم حتی لایقسم میراث ولایفرح بغنیمة ثم قال بیده هکذا و نحاهانحو الشام فقال عدو یجمعون لاهل الاسلام ویجمع لهم اهل الاسلام قلت الروم تعنی قال نعم قال ویکون عند ذاکم القتال ردة شدیدة فیشترط المسلمون شرطة للموت لاترجع الاغالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیئ هؤلاء و هؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لا ترجع الا غالبة فیقتتلون حتی یحجز بینهم اللیل فیفیئ هؤلاء و هؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة ثم یشترط المسلمون شرطة للموت لاترجع الاغالبة فیقتتلون حتی یمسوا فیفیئ هؤلاء و هؤلاء کل غیر غالب و تفنی الشرطة فاذا کان یوم الرابع نهد الیهم بقیة اهل الاسلام فیجعل اللّٰه الدائرة علیهم فیقتتلون مقتلة اما قال لایری مثلها و اما قال لم یر مثلها

حتی ان الطائر لیمر بجنباتهم فما یخلفهم حتی یخر میتا فیتعاد بنو الاب کانوا مائة فلا یجدونه بقی منهم الا الرجل الواحد فبای غنیمة یفرح اوای میراث یقاسم فبیناهم کذلک اذ سمعوا بباس هواکبر من ذلک فجاء هم الصریخ ان الدجال قد خلفهم فی ذراریهم فیرفضون ما فی ایدیهم و یقبلون فیبعثون عشر فوارس طلیعة قال رسول الله ﷺ انی لاعرف اسماؤهم و اسماء آبائهم و الوان خیولهم هم خیر فوارس اومن خیر فوارس علی ظهر الارض یومئذ﴾

(رواه مسلم ۲۸۱/۲، مشکوة المصابیح ص ۴۶۷)

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ (ایسا وقت نہ آجائے کہ) میراث تقسیم نہیں ہوگی اور مال غنیمت سے خوشی نہیں ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہیں رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ ہی نہیں بچے گا تو مال غنیمت کی کیا خوشی ہوگی؟) پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف سے اشارہ کر کے فرمایا کہ اہل اسلام سے لڑنے کے لئے دشمن جمع ہوں گے۔ مسلمان بھی ان سے لڑنے کے لئے اکٹھے ہوں گے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا دشمنوں سے مراد رومی ہیں؟ فرمایا ہاں! اور اس موقع پر شدید لڑائی ہوگی چنانچہ مسلمان ایک جماعت کو لڑنے کے لئے بھیجیں گے جو یہ شرط لگائیں گے کہ یا تو مر جائیں گے یا پھر غالب ہو کر واپس آئیں گے، چنانچہ وہ جا کر اتنا لڑیں گے کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں فوجیں ہار جیت کے فیصلے کے بغیر واپس

آ جائیں گی اور مرنے کی نیت سے جانے والا اسلامی دستہ مکمل شہید ہو جائے گا اور تین دن تک اسی طرح ہوتا رہے گا۔

چوتھے دن بقیہ تمام مسلمان حملہ کے ارادہ سے بڑھیں گے، اللہ تعالیٰ اس دن کافروں کو شکست دے دیں گے اور ایسی زبردست جنگ ہوگی کہ اس سے پہلے نہ دیکھی گئی ہوگی (اور لاشوں کا اس قدر انبار لگ جائے گا کہ) ایک پرندہ ان پر سے اڑ کر گزرنا چاہے گا لیکن (شدت تعفن یا طول مسافت کی وجہ سے) اس میدان کو عبور کرنے سے پہلے گر کر مر جائے گا، اس کے بعد جب مردم شماری کی جائے گی تو اگر مثلاً کسی آدمی کے سو بیٹے تھے ان میں سے صرف ایک زندہ بچا ہوگا اور باقی سب شہید ہو چکے ہوں گے تو ایسی حالت میں کون سے مال غنیمت سے خوشی ہوگی یا کون سی وراثت تقسیم ہوگی۔ ابھی مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اس سے بڑی آفت کی خبر سنیں گے چنانچہ ایک شخص چیخ کر کہے گا کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بچوں میں آ گھسا ہے۔ مسلمان یہ خبر سنتے ہی اپنے پاس موجود تمام چیزوں کو چھوڑ چھاڑ کر اس کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور (تحقیق حال کے لئے) مقدمۃ الجیش کے طور پر دس سواروں کا ایک دستہ بھیجیں گے جن کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ میں ان سواروں اور ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں تک کو جانتا ہوں اور وہ اس وقت روئے زمین کے بہترین شہسواروں میں سے ہوں گے''۔

(فائدہ): اس حدیث میں اگرچہ بظاہر امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں لیکن محدثین کرام نے اس کو انہی کے زمانے پر محمول کیا ہے کیونکہ یہ واقعہ انہی کے زمانے میں پیش آئے گا جیسا کہ آپ گذشتہ اوراق میں بالتفصیل پڑھ آئے ہیں۔ لہٰذا اس روایت سے بھی

ظہورِ مہدیؓ کا ثبوت ملتا ہے۔

۵۔ اسی طرح بخاری شریف میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

﴿عن عوف بن مالک قال اتیت النبی ﷺ فی غزوۃ تبوک و ھو فی قبۃ من ادم فقال اعدد ستابین یدی الساعۃ موتی ثم فتح بیت المقدس ثم مُوْتَانٌ یاخذفیکم کقعاص الغنم ثم استفاضۃ المال حتی یعطی الرجل مائۃ دینار فیظل ساخطاثم فتنۃ لا یبقی بیت من العرب الا دخلتہ ثم ھدنۃ تکون بینکم و بین بنی الاصفر فیغدرون فیا تونکم تحت ثمانین غایۃ تحت کل غایۃ اثنا عشر الفا﴾ (رواہ البخاری، مشکوۃ ص ۴۶۶)

اس سے ملتی جلتی حدیث ابن ماجہ میں بھی ۴۰۴۲ پر موجود ہے۔

''حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس غزوۂ تبوک میں آیا جب کہ آپ ﷺ چمڑے کے ایک خیمے میں تھے۔ (مجھے دیکھ کر) فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ چیزوں کو شمار لو۔ ۱۔ میرا اس دنیا سے انتقال۔ ۲۔ بیت المقدس کی فتح ۳۔ عام موت جس طرح بکریوں میں وبائی مرض آجائے (اور وہ بکثرت مرنے لگیں)۔ ۴۔ مال کی اتنی بہتات کہ ایک آدمی کو سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ اس پر بھی ناراض ہوگا۔ ۵۔ پھر ایسا فتنہ پھیلے گا کہ عرب کے ہر گھر میں داخل ہو جائے گا۔ ۶۔ پھر تمہارے اور رومیوں کے درمیان صلح ہوگی، وہ دھوکہ بازی سے کام لے کر تمہارے پاس (اس کثرت سے فوجیں لے کر) آئیں گے کہ وہ اسی جھنڈوں کے نیچے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے''۔

**فائدہ:** اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی ؒ تحریر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں قیامت سے قبل چھ علامات کا ذکر کیا گیا ہے، جن کی تعیین میں اگر چہ بہت کچھ اختلافات ہیں اور ان کے ابہام کی وجہ سے ہونے چاہئیں لیکن یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حدیث مذکورہ کے بعض الفاظ حضرت امام مہدیؓ کے خروج کی علامات سے اتنے ملتے جلتے ہیں کہ اگر ان کو ادھر ہی اشارہ قرار دے دیا جائے تو ایک قریبی احتمال یہ بھی ہوسکتا ہے اس لئے اس حدیث کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بحث میں لکھ دیا گیا ہے۔ یہ لحاظ کئے بغیر کہ محقق ابن خلدون اور ان کے اذناب اس کے معتقد ہیں یا نہیں۔

**تنبیہ:** یہ بات قابل تنبیہ ہے کہ علماء کے نزدیک مفہوم عدد معتبر نہیں ہے اس لئے مجھ کو اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ قیامت سے قبل اس کے ظہور کی چھ علامات ہیں یا کم و بیش۔ یہ وقت اور علامات کی حیثیت شمار کرنے سے مختلف ہوسکتی ہیں ان کا کسی حیثیت سے چھ ہونا بھی ممکن ہے اور کسی لحاظ سے وہ کم اور زیادہ بھی ہوسکتی ہیں ممکن ہے کہ وقتی لحاظ سے جن علامات کو آپ نے یہاں شمار کرایا ہے ان کا عدد کسی خصوصیت پر مشتمل ہو۔ یہ بات صرف یہاں نہیں بلکہ دیگر حدیثوں کے موضوع میں بھی اگر آپ کے پیش نظر رہے تو بہت سی مشکلات کے لئے موجب حل ہوسکتا ہے جیسا کہ فضل اعمال کی حدیثوں میں اختلاف ملتا ہے اور اس کو بہت پیچیدگیوں میں ڈال دیا گیا ہے حالانکہ یہ اختلاف بھی صرف وقتی اور شخصی اختلاف کے لحاظ سے پیدا ہو جانا بہت قرین قیاس ہے۔ مگر کیا کہا جائے منطقی عادات نے ہماری ذہنی ساخت کو بدل دیا ہے۔

ع چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند (ترجمان السنۃ ج۴ص ۳۹۷)

نیز اس سے قبل آپ یہ بھی پڑھ آئے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں ہی یہ واقعہ پیش آئے گا لہٰذا یہ روایت بھی ظہور مہدیؓ کا اثبات کر رہی ہے۔

۶۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے مسلم شریف میں یہ روایت مروی ہے۔

قال رسول اللّٰہ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لا تقوم الساعۃ حتی ینزل الروم بالاعماق او بدابق فیخرج الیھم جیش من

المدینة من خیار اهل الارض یومئذ فاذا تصافوا قالت الروم خلوا بیننا و بین الذین سبوا منا نقاتلهم فیقول المسلمون لا واللّٰه لا نخلی بینکم و بین اخواننا فیقاتلونهم فینهزم ثلث لایتوب اللّٰه علیهم ابدا و یقتل ثلثهم افضل الشهداء عند اللّٰه و یفتتح الثلث لا یفتنون ابدا فیفتحون قسطنطینة فبینماهم یقتسمون الغنائم قد علقوا سیوفهم بالزیتون اذصاح فیهم الشیطن ان المسیح قد خلفکم فی اهلیکم فیخرجون و ذلک باطل فاذا جاؤا الشام خرج فبیناهم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذ اقیمت الصلوة فینزل عیسی ابن مریم فامهم فا ذا راٰه عدو اللّٰه ذاب کما یذوب الماء فی الملح فلو ترکه لانذاب حتی یهلک و لکن یقتله اللّٰه بیده فیریهم دمه فی حربته﴾

(روہ مسلم ۲۷۸۷، مشکوۃ ص ۴۶۶)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق یا دابق نامی جگہ پر پڑاؤ نہ کرلیں چنانچہ ان سے لڑنے کے لئے زمین والوں کے بہترین افراد پر مشتمل ایک لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا، (وہاں پہنچ کر) جب دونوں لشکر صف بندی کرلیں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اوران لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جن کو ہم میں سے قیدی بنا لیا گیا ہے تاکہ ہم انہی سے لڑلیں (کیونکہ انہوں نے مسلمان ہوکر ہمارے ساتھ غداری کی ہے)۔ مسلمان کہیں گے کہ اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا چنانچہ وہ ان سے لڑیں گے حتی کہ ایک تہائی مسلمان شکست کھا

کر بھاگ کھڑے ہوں گے، ان کی توبہ اللہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا، ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمانوں کو فتح نصیب ہوگی اور یہ آئندہ کسی فتنے میں مبتلا نہ ہوں گے۔

مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کر کے اپنی تلواروں کو زیتون کے درخت پر لٹکا کر ابھی مال غنیمت تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ اچانک شیطان ان میں آکر چیخے گا کہ تمہارے پیچھے دجال تمہارے گھر والوں میں آگھسا (یہ خبر سنتے ہی) مسلمان روانہ ہو جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی تاہم مسلمان جب شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل آئے گا۔

مسلمان اس سے لڑائی کی تیاری کر کے صفوں کو برابر کر رہے ہوں گے کہ نماز کھڑی ہو جائے گی، حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور (آئندہ نمازوں میں) مسلمانوں کی امامت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن دجال ان کو دیکھے گا تو ایسے پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے چنانچہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل نہ بھی کریں تب بھی وہ گھل کر ختم ہو جائے گا لیکن حضرت عیسی علیہ السلام اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کر کے مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر لگا ہوا دکھائیں گے۔''

## فائدہ:

اس حدیث میں دو باتیں غور طلب ہیں:

(۱) ''جیش من المدینۃ'' میں مدینہ سے کون سا شہر مراد ہے؟

(۲) ''فامھم'' سے کیا مراد ہے؟

پہلی بات کی وضاحت کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿جیش من المدینة قال ابن الملک قیل المراد بھاحلب، والا عماق ودابق موضعان بقربه وقیل المراد بھا دمشق وقال فی الازھار واما ماقیل من ان المراد بھا مدینة النبی ﷺ فضعیف لان المراد بالجیش الخارج الی الروم جیش المھدی بدلیل آخر الحدیث ولان المدینة المنورة تکون خرابافی ذلک الوقت﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۱۴۶)

''مدینہ'' سے کیا مراد ہے؟ ابن ملک کہتے ہیں کہ اس میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے شہر حلب مراد ہے اور اعماق و دابق اس کے قریب دو جگہیں ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے دمشق مراد ہے اور کتاب الازھار میں ہے کہ اس سے مدینہ منورہ مراد لینے کا قول ضعیف ہے اس لیے کہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رومیوں کی طرف جانے والا لشکر امام مہدیؒ کا ہوگا (اور امام مہدیؒ اس وقت مدینہ منورہ میں نہیں ہوں گے) کیونکہ اس زمانے میں مدینہ منورہ ویران ہوگا۔''

جبکہ دوسری بات کی وضاحت کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ رقمطراز ہیں:

﴿فامھم وفی روایة قدم المھدی معللا بان الصلوة انما اقیمت لک واشعارا بالمتابعة وانه غیر متبوع استقلالاً بل ھو مقرر و مؤیدثم بعد ذلک یؤم بھم علی الدوام وقوله فامھم فیه تغلیب او ترکب مجاز ای امرامامھم بالا مامة ویکون الدجال حینئذ محاصرا للمسلمین﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۱۴۸)

''اس روایت میں حضرت عیسیٰؑ کی امامت کا تذکرہ ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ یہ کہتے ہوئے امام مہدیؓ کو نماز کے لیے آگے بڑھائیں گے کہ اقامت تمہارے لیے ہوئی ہے اور اپنی متابعت کا احساس دلائیں گے نیز یہ کہ امام مہدیؓ مستقل طور پر متبوع (امام) نہیں بلکہ حضرت عیسیٰؑ ان کی تائید وتقویت فرما رہے ہیں پھر اس کے بعد مستقل طور پر حضرت عیسیٰؑ ہی نمازیں پڑھائیں گے لہٰذا حدیث کے اس لفظ ''فامہم'' میں تغلیباً یا ترکیب مجازی کے طور پر کہہ دیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ امامت کریں گے یعنی امامت کا حکم دیں گے اور اس وقت دجال مسلمانوں کا محاصرہ کیے ہوئے ہوگا۔''

(۷)　اسی طرح بخاری ومسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے:

﴿قال رسول اللہ ﷺ یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذھب فمن حضر فلایا خذمنه شیئا﴾

(متفق علیہ، بخاری ۷۱۱۹، مسلم ۷۲۷۴، مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۶۹)

''حضور ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا، تم میں سے جو اس موقع پر حاضر ہو، وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔''

فائدہ:

اس کی تفصیل باب پنجم میں گزر چکی ہے اور یہی روایت مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے کچھ اضافے کے ساتھ بھی مروی ہے۔

﴿قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیه فیقتل من

کل مائۃ تسعۃ و تسعون ویقول کل رجل منهم لعلی اکون اناالذی انجو﴾(رواہ مسلم ۲/۲۷۲، مشکوٰۃ ص ۴۶۹)

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی تاوقتیکہ دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے۔ اس کے حصول کے لیے لوگ آپس میں اس قدر لڑیں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے افراد مارے جائیں گے اور اس جنگ میں ہر آدمی یہی سمجھے گا کہ شاید میں بچ جاؤں۔''

(۸) اسی طرح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت بھی منقول ہے:

﴿عن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتم بمدینة جانب منها فی البر وجانب منها فی البحر؟ قالوا نعم یا رسول اللّٰه قال لا تقوم الساعة حتی یغزوها سبعون الفامن بنی اسحق فاذا جاؤ ها نزلوا فلم یقاتلوا بسلاح ولم یرموا بسهم قالوا لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر فیسقط احد جانبیها قال لا اعلمه الا قال الذی فی البحر ثم یقولون الثانیة لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر فیسقط جانبها الاخر ثم یقولون الثالثة لا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر فیفرج لهم فیدخلونها فیغنمون فبینماهم یقتسمون المغانم اذا جاء هم الصریخ فقال ان الدجال قد خرج ویترکون کل شی و یرجعون﴾(رواہ مسلم ۲/۳۳۷، مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۶۷)

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ کیا تم نے کسی ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کے ایک جانب خشکی اور دوسری جانب سمندر ہو؟ صحابہ

نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ بنی اسحاق کے ستر ہزار افراد اس شہر کے لوگوں سے جہاد نہ کرلیں چنانچہ مجاہدین جب وہاں پڑاؤ کریں گے تو نہ اسلحہ سے لڑیں گے اور نہ تیر پھینکنے کی نوبت آئے گی، صرف ایک مرتبہ "لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہنے سے شہر پناہ کا ایک حصہ گر جائے گا۔"

ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں تو یہی جانتا ہوں کہ میرے شیخ نے یہ کہا تھا کہ اس سے مراد سمندر کی جانب والی دیوار ہے۔ پھر مسلمان دوبارہ نعرۂ تکبیر بلند کریں گے تو شہر پناہ کا دوسرا حصہ بھی گر جائے گا اور تیسری مرتبہ نعرۂ تکبیر بلند کرنے سے اتنی کشادگی ہو جائے گی کہ سارے مسلمان شہر میں داخل ہو (کراس پر قابض ہو) جائیں گے اور مال غنیمت حاصل کر کے ابھی اسے تقسیم کر ہی رہے ہوں گے کہ ایک آدمی چیخ کر کہے گا کہ دجال نکل آیا۔ مسلمان یہ خبر سن کر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر واپس چلے جائیں گے۔"

## فائدہ:

اس حدیث میں اولاً تو یہ بات ملحوظ رہے کہ یہاں بنواسحاق کے ستر ہزار افراد کا ذکر ہے اور بعض روایات میں بنو اسماعیل کے ستر ہزار افراد کا ذکر ہے اور بقول علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ کے بنو اسماعیل ہی راجح ہے۔ (ملاحظہ ہو القول المختصر: ص ۳۸)

ثانیاً یہ کہ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے جو حضرت امام مہدیؒ کے زمانے میں فتح ہوگا لہٰذا اس روایت سے بھی ظہور مہدیؒ کا ثبوت ملتا ہے۔ مولانا بدر عالمؒ اس موقع پر فرماتے ہیں:

"دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ قسطنطنیہ کا ہے۔

یہاں نعرۂ تکبیر سے شہر کے فتح ہو جانے پر تعجب کرنے والے مسلمان ذرا غور وفکر کے ساتھ ایک بار اپنی گذشتہ تاریخ کا مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی فتوحات کی تاریخ اس قسم کے عجائبات سے معمور ہے اور سچ یہ ہے کہ اگر اس قسم کی غیبی امدادیں ان کے ساتھ نہ ہوتیں تو اس زمانے میں جبکہ نہ دخانی جہاز تھے، نہ فضائی طیارے اور نہ موٹر۔ پھر ربع سکوں میں اسلام کو پھیلا دینا یہ کیسے ممکن تھا آج جب کہ مادی طاقتوں نے سیر و سیاحت کا مسئلہ بالکل آسان کر دیا ہے جس حصہ زمین میں ہم پہنچتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکا تھا۔ علاء بن حضرمیؓ صحابی اور ابو مسلم خولانیؒ کا مع اپنی فوج کے سمندر کو خشکی کی طرح عبور کر جانا تاریخ کا واقعہ ہے۔ خالد بن ولیدؓ کے سامنے مقام حیرہ میں زہر کا پیالہ پیش ہونا اور ان کا بسم اللہ کہہ کر نوش کر لینا اور اس کا نقصان نہ کرنا بھی تاریخ کی ایک حقیقت ہے، سفینہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام کا نام ہے) کا روم میں ایک جگہ گم ہو جانا اور ایک شیر کا گردن جھکا کر ان کو لشکر تک پہنچانا اور حضرت عمرؓ کا مدینہ میں منبر پر اپنے جنرل ساریہ کو آواز دینا اور مقام نہاوند میں ان کا سن لینا اور حضرت عمرؓ کے خط سے دریائے نیل کا جاری ہونا یہ تمام تاریخ کے مستند حقائق ہیں۔''

''ان واقعات کے سوا جو بسلسلۂ سند ثابت ہیں ہندوستان کے بہت سے عجیب واقعات ایسے بھی ثابت ہیں جن میں سے کئی ایک کی شہادت تو انگریزوں کی زبان سے ثابت ہے۔''

(ترجمان السنۃ: ج ۴ص ۳۹۴)

(۹) خانہ کعبہ پر حملہ کیلئے سفیانی کیطرف سے بھیجے جانے والے لشکر اور اس کے زیر زمین دھنسنے کا واقعہ بخاری شریف میں بھی حدیث نمبر ۲۱۱۸ پر موجود ہے، جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، اس واقعے سے بھی اشارۃً امام مہدیؒ کا ثبوت بخاری میں ہی مل جاتا ہے۔

## ﴿روایاتِ صحابہ دربارۂ مہدی رضوان اللہ علیہ﴾

امام مہدیؒ سے متعلق صحیحین کی روایات آپ ملاحظہ فرما چکے اب ان صحابہؓ و صحابیاتؓ کی روایات نقل کی جاتی ہیں جو امام مہدیؒ سے متعلق روایات کے ناقل ہیں اور ان کے اسماء گرامی آپ باب اول میں پڑھ آئے ہیں۔ یاد رہے کہ یہاں ناموں کی اسی ترتیب سے باضافہ عنوانات روایات مع ترجمہ کے نقل کرنا مقصود ہے، تشریحات گذشتہ ابواب میں گزر چکی ہیں۔ امید ہے کہ اس سے قارئین فائدہ جدیدہ حاصل کریں گے اور اکتاہٹ محسوس نہ کریں گے۔

### (۱) ﴿حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

خزانۂ بیت اللہ کو تقسیم کرنے والے:

﴿عن عمر بن الخطاب انه ولج البيت وقال والله ماادري ادع خزائن البيت ومافيه من السلاح والاموال اوقسمه في سبيل الله؟ فقال له علي بن ابي طالب امض يا امير المؤمنين فلست بصاحبه انما صاحبه مناشاب من قريش يقسمه في سبيل الله في آخر الزمان﴾

(کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۵۲)

''ایک مرتبہ حضرت عمرؓ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں بیت اللہ کے خزانے، اس کے اسلحے اور مال و دولت کو چھوڑے رکھوں یا راہِ خدا میں تقسیم کر دوں؟ تو حضرت علیؓ نے فرمایا اے امیر المؤمنین! اس کو چھوڑ دیجئے کہ آپ اس کو تقسیم کرنے والے نہیں بلکہ اس کو تقسیم کرنے والا قریش میں سے ہم میں کا ایک نوجوان آخر زمانے میں ہوگا جو اس کو تقسیم کرے گا۔''

محدثین کرام نے اس حدیث کا مصداق امام مہدیؒ کو قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ اگر امام مہدیؒ کا ظہور برحق نہ ہوتا تو حضرت عمرؓ فوراً حضرت علیؓ کی اس بات کا انکار کر دیتے۔ لیکن ان کا انکار منقول نہیں، معلوم ہوا کہ امام مہدیؒ کا ظہور برحق ہے۔

## (۲) ﴿حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام مہدیؒ، اولاد عباسؓ میں سے؟

﴿عن عثمان بن عفان قال سمعت النبی ﷺ یقول المهدی من ولد العباس عمی﴾ (کتاب البرہان: ج۲ص۵۹۱)

''حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی، میرے چچا عباس کی اولاد میں سے ہوں گے۔''

اس حدیث پر بظاہر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ امام مہدیؒ تو حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے اور اس روایت میں حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہونے کا تذکرہ ہے؟ اس کا جواب اسی رسالے کے باب دوم میں گزر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں:

## (۳) ﴿حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### خلافت کے لیے امام مہدیؒ کو تیار کرنا:

﴿عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ المهدی منکم اهل البیت یصلحه اللہ فی لیلة﴾ (مسند ابی یعلی الموصلی: ج۱ص۲۵۹)

''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہدی تم (میرے) اہل بیت میں سے ہوگا جس کی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں کر دیں گے۔''

## (۴) ﴿حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

ظہور مہدیؓ سے قبل کے واقعات:

﴿روی من حدیث معاویة بن ابی سفیان فی حدیث فیه طول عن النبی ﷺ قال ستفتح بعدی جزیرة تسمی بالاندلس فتغلب علیهم اهل الکفرفیا خذون من اموالهم واکثر بلدهم ویسبون نساء هم واولادهم ویهتکون الاستار و یخربون الدیار و یرجع اکثر البلد فیافی وقفارا و تنجلی اکثر الناس عن دیار هم و اموالهم فیا خذون اکثر الجزیرة ولا یبقی الا اقلها ویکون فی المغرب الهرج والخوف ویستولی علیهم الجوع والغلاء وتکثر الفتنة ویاکل الناس بعضهم بعضا فعندذلک یخرج رجل من المغرب الا قصی من اهل فاطمة بنت رسول اللّٰه ﷺ وهو المهدی القائم فی آخر الزمان وهو اول اشراط الساعة﴾ (التذکرہ للقرطبی: ص۷۰۳)

''حضرت امیر معاویہؓ کی ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد اندلس نامی جزیرہ فتح ہوگا اور اس پر کفار غالب آ کر ان کے اموال اور اکثر شہروں پر قبضہ کرلیں گے، ان کی عورتوں اور اولاد کو قید کرلیں گے۔ ان کی عصمت دری کریں گے، شہروں کو اس طرح ویران کردیں گے کہ اکثر شہر جنگلوں کی مانند ہو جائیں گے، اکثر لوگ اپنے شہر اور مال ودولت کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تھوڑے سے حصہ کے علاوہ پورے جزیرے پر ان کا قبضہ ہو جائے گا اور مغرب میں قتل اور خوف و ہراس پھیل

جائے گا۔ لوگوں پر بھوک اور مہنگائی غالب آ جائے گی، فتنے زیادہ ہو جائیں گے، لوگ ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کے درپے ہوں گے، اس وقت مغرب اقصیٰ سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے مہدی نامی شخص کا ظہور ہوگا جو آخری زمانے میں ہوگا اور اس کا آنا علامات قیامت میں سے پہلی علامت ہے۔"

## (۵) ﴿حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### جہادِ مہدیؓ سنت کی روشنی میں ہوگا:

﴿عن عائشة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال هو رجل من عترتی فيقاتل علی سنتی كما قاتلت انا علی الوحی﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۶۳)

"حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدیؓ میری اولاد میں سے ایک آدمی ہوگا جو میری سنت کی روشنی میں جہاد کرے گا جیسے میں نے وحی کی روشنی میں جہاد کیا ہے۔"

## (۶) ﴿حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### مقام بیداء میں لشکر کا دھنس جانا:

﴿عن حفصة رضی الله عنها انها سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم يقول ليؤمن هذ البيت جيش يغزونه حتی اذا كانوا ببيداء من الارض يخسف باوسطهم وينادی اولهم آخرهم ثم يخسف بهم فلايبقی الاالشريد الذی يخبر عنهم﴾ (مسلم شریف ۲۳۲ے)

"حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے

ہوئے سنا کہ ایک لشکر اس بیت اللہ کا ضرور قصد کرے گا یہاں تک کہ جب وہ بیداء نامی جگہ پہنچے گا تو درمیان والا حصہ زمین میں دھنس جائے گا، یہ دیکھ کر لشکر کے اگلے لوگ پچھلوں کو آواز دیں گے لیکن ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا اور سوائے مخبر کے کوئی بھی نہ بچے گا۔" (بعض روایات میں دو آدمیوں کے بچنے کا تذکرہ ہے جن کا نام وبرا اور وبیر ہوگا۔" (کتاب الفتن: ص ۲۲۸)

## (۷) ﴿حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### نیتوں پر لوگوں کو اٹھایا جائے گا:

﴿عن صفية ام المؤمنين رضي الله عنها قالت قال رسول الله ﷺ لا ينتهي الناس عن غزو هذا البيت حتى يغزو جيش حتى اذا كانوا بالبيداء او ببيداء من الارض خسف باولهم وآخرهم ولم ينج اوسطهم قلت يا رسول الله! فمن كره منهم؟ قال يبعثهم الله على مافي انفسهم﴾ (رواہ احمد وابوداؤد)

"ام المؤمنین حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ پر لوگ ہمیشہ لشکر کشی کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کی نیت سے روانہ ہو کر جب مقام بیداء میں پہنچے گا تو سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ اور کوئی بھی نہ بچے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس لشکر میں بعض لوگوں کو زبردستی شامل کر لیا گیا ہو (تو ان کا کیا حکم ہے؟) فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انہیں ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے۔"

## (۸) ﴿حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### ایک مشرقی لشکر کا حملہ:

﴿عن ام حبیبة رضی اللّٰه عنها قالت سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول یخرج ناس من قبل المشرق یریدون رجلا عندالبیت حتی اذا کانوا ببیداء من الارض یخسف بهم﴾ (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۶۴۲)

”حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مشرق سے کچھ لوگ بیت اللہ میں موجود ایک آدمی (مہدیؓ کو شہید کرنے) کے ارادے سے نکلیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔“

## (۹) ﴿حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کی اجمالی سوانح حیات:

﴿عن ام سلمة زوج النبی ﷺ عن النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هاربا الی مکة فیاتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وهو کاره فیبایعونه بین الرکن والمقام ویبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذلک اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبایعونه ثم ینشأ رجل من قریش اخواله کلب فیبعث الیهم بعثا فیظهرون علیهم وذلک بعث کلب والخیبة لمن لم یشهد غنیمة کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس

بسنة نبيهم ﷺ ويلقى الاسلام بجرانه الى الارض يلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلى عليه المسلمون. اخرجه ابن ابى شيبة واحمد و ابو داؤد وابو يعلى والطبرانى﴾ (الحاوی للفتاوی: ج ۲ ص ۷۱، ابوداؤد: ۴۲۸۶)

''حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک خلیفہ کی موت کے وقت نئے خلیفہ کے انتخاب میں لوگوں کا اختلاف ہوگا، مدینہ والوں میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ آجائے گا، کچھ اہل مکہ ان کے پاس آکر زبردستی ان سے حجر اسوداور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے پھر ان کے مقابلے کے لیے شام سے ایک لشکر روانہ ہوگا جو مکہ اور مدینہ کے مابین مقام بیداء میں دھنس جائے گا، لوگ جب اس کرامت کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کے عصائب ان کے پاس آکران سے بیعت کریں گے۔''

پھر قریش کا ایک آدمی جس کے ننھیال والے بنوکلب ہوں گے، ان سے مقابلے کے لیے ایک لشکر بھیجے گا تو یہ لوگ اس پر غالب آجائیں گے، اس کو ''لشکر کلب'' کہتے ہیں اور وہ شخص بڑا محروم ہے جو بنوکلب سے حاصل شدہ مال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر موجود نہ ہو۔ پس امام مہدیؒ مال غنیمت تقسیم کریں گے اور لوگوں کے معاملات میں سنت نبوی کے پیرو ہوں گے، ان کے زمانے میں اسلام اپنی گردن زمین پر ڈال دے گا (اسلام کو استحکام نصیب ہوگا) وہ سات سال تک اسی حال میں رہیں گے پھر ان کی وفات ہو جائے گی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی (کر کے ان کی تدفین) کریں گے۔''

## (۱۰) ﴿حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؓ کی حکومت:

﴿عن ابن مسعود عن النبی ﷺ قال لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي. رواه احمد و ابوداؤد والترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح﴾ (ترمذی: ج ۲ص ۴۶،الحاوی للفتاوی: ج ۲ص ۷۰)

''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی، جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، سرزمین عرب کا مالک نہ ہوجائے۔''

## (۱۱) ﴿حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

امام مہدیؓ کے اعوان وانصار:

﴿روی ابن مردويه عن ابن عباس رضی الله عنهما مرفوعا قال اصحب الكهف اعوان المهدی﴾ (الاشاعہ: ص۲۲۴)

''ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ اصحاب کہف امام مہدیؓ کے اعوان و مددگار ہوں گے۔''

## (۱۲) ﴿حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؓ کا حلیہ:

﴿عن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله ﷺ المهدی منی اجلى الجبهة اقنى الانف يملأ الارض

قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملك سبع سنين ﴾ (ابوداؤد: ج ۲ص ۲۴۰، واخرجہ الحاکم ایضاً)

''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہدی مجھ سے (میری اولاد میں سے) ہوں گے، خوبصورت کشادہ پیشانی اور لمبی ستواں ناک والے ہوں گے زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی اور سات سال حکومت کریں گے۔''

## (۱۳) ﴿حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### دریائے فرات سے سونے کے ستون کا نکلنا:

﴿عن ابی هريرة قال قال رسول الله يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضر فلا ياخذ منه شيئا﴾ متفق علیہ۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ص ۴۶۹)

''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا تو (تم میں سے) جو اس موقع پر حاضر ہو، وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔'' (کتاب الفتن: ص ۲۲۳ پر کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یہی روایت حضرت ابوہریرہؓ ہی سے مروی موجود ہے۔)

## (۱۴) ﴿حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کی بیعت کرنے کی تاکید:

﴿عن ثوبان قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا شديدا لم

یقاتله قوم مثله فاذا رایتموه فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة اللّٰه المهدی﴾ (الاشاعۃ: ص ۲۴۰)

''حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) مشرق کے رخ سے سیاہ جھنڈے ظاہر ہوں گے اور وہ تم سے ایسی سخت جنگ کریں گے کہ اس جیسی جنگ کسی قسم کی قوم نے نہ لڑی ہوگی۔ پس جب تم اس کو دیکھ لو تو (اس کے قائد سے) بیعت کرلو اگرچہ تمہیں (بیعت کے لیے) برف پر چل کر آنا پڑے کیونکہ اس میں اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

## (۱۵) ﴿حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### قیامِ خلافتِ مہدیؓ کے معاونین:

﴿عن عبداللّٰه بن الحارث بن جزء الزبیدی قال قال رسول اللّٰه ﷺ یخرج ناس من المشرق فیوطئون للمهدی یعنی سلطانه.﴾ اخرجه ابن ماجة والطبرانی (ابن ماجہ: ۴۰۸۸)

''حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدیؓ کے لیے (مسئلہ) خلافت کو آسان کردیں گے۔''

## (۱۶) ﴿حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### سرداران اہل جنت:

﴿عن انس قال سمعت رسول اللّٰه ﷺ یقول نحن ولد عبدالمطلب سادة اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن والحسین والمهدی.﴾ اخرجه ابن ماجة وابو

نعیم (ابن ماجہ: ۴۰۸۷)

''حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں ہم (سات لوگ) اہل جنت کے سردار ہوں گے، میں خود (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی، رضی اللہ عنہم۔''

## (۱۷) ﴿حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کی دادودہش:

﴿عن جابر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا و لا یعده عدا﴾ اخرجه احمد و مسلم (مسلم شریف: ۷۳۱۵)

''حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو لپ بھر بھر کر بغیر شمار کیے مال و دولت سے نوازے گا۔''

### فائدہ:

علامہ سیوطیؒ نے اس روایت کو مرفوعاً نقل کیا ہے جبکہ مصنف عبدالرزاق ج ۱۱ ص ۳۷۲ پر حضرت جابرؓ کی اسی روایت کو موقوفاً نقل کیا گیا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرفوع ہی ہے جیسا کہ صحیح مسلم اور مسند احمد میں ہے۔

## (۱۸) ﴿حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### خزانۂ بیت المقدس اور امام مہدیؓ:

﴿قال حذیفة رضی اللہ عنه فسمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

یقول لیستخرجن المهدی ذلک حتی یرده الی بیت المقدس﴾ (الاشاعۃ: ص ۲۲۳)

''حضرت حذیفہؓ (خزانۂ بیت المقدس کی ایک طویل روایت ذکر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''مہدی'' اس خزانے کو ضرور نکلوائیں گے تا آنکہ اسے بیت المقدس لوٹا دیں گے۔''

## (۱۹) ﴿حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام الناس المہدیؓ:

﴿عن ابی امامة قال قال رسول اللّٰه ﷺ سیکون بینکم وبین الروم اربع هدن، یوم الرابع علی یدرجل من اهل هرقل یدوم سبع سنین فقال له رجل یا رسول اللّٰه! من امام الناس یومئذ؟ قال المهدی من ولدی ابن اربعین سنة کان وجه کوکب دری فی خده الایمن خال اسود علیه عباء تان قطوانیتان کانه من رجال بنی اسرائیل یستخرج الکنوز و یفتح مدائن الشرک﴾ (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۸۳)

''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب تمہارے اور رومیوں کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی، چوتھی مرتبہ جو صلح ہوگی وہ ہرقل کے خاندان والوں میں سے ایک آدمی کے ساتھ ہوگی جو سات سال تک رہے گی، ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! ان دنوں لوگوں کا امام (خلیفہ) کون ہوگا؟ فرمایا میری اولاد میں سے مہدی نامی ایک شخص (لوگوں کا خلیفہ) ہوگا جس کی عمر ۴۰ سال ہوگی،

چمکدار ستارہ کی طرح روشن چہرہ ہوگا، دائیں رخسار پر سیاہ تل ہوگا، دو سفید عبائیں زیب تن کیے ہوں گے (اور جسم میں) بنی اسرائیل کے ایک آدمی معلوم ہوں گے، زمین کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شرک کے (اڈوں اور) شہروں کو فتح کرلیں گے۔"

## (۲۰) ﴿حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

### منٰی میں خون ریزی:

﴿عن عبداللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال يحج الناس معاويعرفون معا علی غير امام فبينما هم نزول بمنی اذا اخذهم كالكلب فثارت القبائل بعضهم الی بعض فاقتتلوا حتی تسيل العقبة دماً فيفزعون الی خيرهم فياتونه وهو ملصق وجهه الی الكعبة يبكی كانی انظر الی دموعه فيقولون هلم فلنبايعك فيقول ويحكم كم من عهد نقضتموه وكم من دم قد سفكتموه فيبايع كرها فان ادركتموه فبايعوه فانه المهدی فی الارض و المهدی فی السماء﴾ (کتاب الفتن: ص۲۲۸)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے قریب ایک مرتبہ) لوگ حج کے لیے (مکہ مکرمہ) آئیں گے اور میدانِ عرفات میں جمع ہوں گے لیکن ان کا کوئی امام نہیں ہوگا پھر جب وہ (اگلے دن) منی میں پڑاؤ کریں گے تو (اچانک دشمنی کی ایسی آگ بھڑکے گی کہ) قبائل ایک دوسرے پر کتوں کی طرح حملہ کردیں گے اور خوب لڑیں گے حتی کہ جمرۂ عقبہ خون میں بہہ جائے گا (بھر جائے گا) اس وقت لوگ گھبرا کر کسی بہترین آدمی کو تلاش کریں گے (تاکہ اس کو امام بنائیں اور یہ فتنہ دور ہو) چنانچہ وہ ان کو اس حال میں جالیں گے

کہ وہ بیت اللہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹا کر رو رہے ہوں گے۔
حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں گویا میں ان کے آنسوؤں کو ابھی دیکھ رہا ہوں، لوگ ان سے کہیں گے کہ آیئے! ہم آپ کی بیعت کریں، وہ کہیں گے کہ ہائے افسوس! کس قدر وعدوں کو توڑ کر اور کس قدر خونریزی کر کے تم میرے پاس آئے ہو؟ اور مجبور ہو کر لوگوں سے بیعت لیں گے، اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ان سے بیعت کر لینا کیونکہ وہ زمین و آسمان میں مہدی (ہدایت یافتہ) ہیں۔"

## (۲۱) ﴿حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

### نفس زکیہ کا قتل:

﴿عن عمار بن یاسر قال اذا قتل النفس الزکیة واخوه یقتل بمکة ضیعة نادی مناد من السماء ان امیرکم فلان وذلک المهدی الذی یملأ الارض خصبا وعدلا﴾

اخرجه نعیم بن حماد (الحاوی: ج ۲ ص ۹۱، کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۲۱)

"حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ جب نفس زکیہ اور ان کا بھائی مکہ مکرمہ میں ناحق شہید کر دیئے جائیں گے تو آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ اے لوگو! تمہارا امیر فلاں آدمی ہے جس کا نام مہدی ہے وہ زمین کو شادابی اور عدل سے بھر دے گا۔"

## (۲۲) ﴿حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### پوری دنیا کے حکمران:

﴿عن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ ملک الارض اربعة مؤمنان وکافران، فالمؤمنان ذوالقرنین وسلیمان،

والکافران نمروذ و بخت نصر وسیملکھا خامس من اھل بیتی﴾ اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه. (الحاوی: ج۲ص ۹۷)

''حضرت عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا پر حکمرانی کرنے والے چار آدمی گزرے ہیں جن میں سے دو مومن تھے اور دو کافر۔ مومن تو ذوالقرنین اور حضرت سلیمانؑ ہیں اور کافر نمرود اور بخت نصر ہیں، عنقریب ایک پانچواں شخص میری اولاد میں سے اس کا مالک ہو جائے گا۔'' (جس کا نام مہدی ہوگا)

## فائدہ نمبر۱:

علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۹۷ پر یہ روایت ابن جوزی کی تاریخ کے حوالے سے حضرت عباسؓ سے روایت کی ہے جبکہ یہی روایت شیخ علی متقیؒ نے کتاب البرہان ج۲ص ۵۵۹ پر بعینہ انہی الفاظ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے نقل کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## فائدہ نمبر۲:

نمروذ ۔اصل میں تو یہ لفظ نمروذ ہی ہے۔لیکن اردو میں اس کو فقط دال کے ساتھ نمرود بولا جاتا ہے۔ جبکہ عربی میں اس کا استعمال دونوں طرح سے ہوتا ہے البتہ نمروذ (ذال کے ساتھ) زیادہ فصیح ہے۔

## (۲۳) ﴿حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت﴾

## فرشتے کی پکار:

﴿عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المھدی وعلی راسه ملک ینادی ان ھذا المھدی فاتبعوه﴾ اخرجه ابو نعیم والخطیب فی تلخیص

المتشابه. (الحاوی: ج ۲ ص ۷۳، کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۱۲)

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا امام مہدیؓ اس حال میں ظہور کریں گے کہ ان کے سر پر ایک فرشتہ ہوگا جو یہ نداء کرتا ہوگا کہ (اے لوگو!) یہ مہدی ہیں اس لیے ان کی اتباع کرو۔''

## (۲۴) ﴿حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کی صورت وسیرت:

﴿عن عبدالرحمن بن عوف قال قال رسول الله ﷺ ليبعثن الله تعالىٰ من عترتي رجلا افرق الثنايا اجلى الجبهة يملأ الارض عدلا ويفيض المال فيضا.﴾ اخرجه ابو نعيم (الحاوی: ج ۲ ص ۷۶، کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۴۶)

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے خاندان میں سے ایک آدمی کو ضرور بھیجیں گے جس کے سامنے کے دونوں دانت انتہائی کشادہ اور پیشانی روشن ہوگی، وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا اور لوگوں کو خوب مال دے گا۔ (پانی کی طرح بہائے گا۔)''

## (۲۵) ﴿حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### علاماتِ ظہور مہدیؓ:

﴿عن محمد بن صامت قال قلت لابی عبدالله الحسين بن علی رضی الله عنهما امامن علامات بين يدی هذا الامر يعني ظهور المهدی؟ فقال بلى، قلت وما هي؟ قال هلاک بني العباس وخروج السفياني والخسف بالبيداء قلت جعلت

فداک اخاف ان یطول ھذا الامر قال انما ھو کنظام الخرز یتبع بعضہ بعضا﴾ (کتاب البرہان: ج ۲ ص ۶۵۲)

''محمد بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسینؓ سے پوچھا کیا اس امرِ عظیم یعنی ظہور مہدی سے قبل کچھ علامات بھی رونما ہوں گی؟ فرمایا ہاں! کیوں نہیں، میں نے پوچھا کہ وہ کیا علامات ہیں؟ فرمایا بنو عباس کی ہلاکت، سفیانی کا خروج اور مقام بیداء میں ایک لشکر کا زمین میں دھنس جانا، میں نے کہا کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں، مجھے تو یہ اندیشہ ہے کہ یہ معاملہ طویل عرصے کے بعد وقوع پذیر ہوگا۔ فرمایا کہ یہ موتی کی لڑی کی طرح ہوگا کہ ایک کے پیچھے دوسرا آ جاتا ہے۔ (لڑی ٹوٹنے کے بعد جب ایک دانہ گرتا ہے تو دوسرا بھی فوراً گر جاتا ہے اسی طرح یہ واقعات بھی یکے بعد دیگرے پیش آ جائیں گے۔''

## (۲۶) ﴿حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### فتنوں کی آگ:

﴿عن طلحۃ بن عبیداللہ عن النبی ﷺ قال ستکون فتنۃ لا یھدأ منھا جانب الاجاش منھا جانب حتی ینادی مناد من السماء ان امیرکم فلان.﴾ اخرجہ الطبرانی.

(الحاوی: ج ۲ ص ۷۳، کتاب البرہان: ج ۲ ص ۵۱۰)

''حضرت طلحہؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک ایسا فتنہ بھڑکے گا کہ ایک جانب سے ختم نہ ہونے پائے گا کہ دوسری جانب بھڑک اٹھے گا اور یہ فتنہ برابر جاری رہے گا یہاں تک کہ آسمان سے ایک منادی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں آدمی ہے۔''

## (۲۷) ﴿حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

ظہور مہدیؓ کی ایک علامت:

﴿عن عمرو بن العاص قال علامة خروج المهدى اذا خسف جيش فى البيداء فهو علامة خروج المهدى﴾

اخرجه نعيم (الحاوی: ج۲ص۸۱، کتاب البرہان: ج۲۰ص۶۶۷)

''حضرت عمروؓ بن العاص نے خروج مہدیؓ کی علامت مقام بیداء میں ایک لشکر کا زمین میں دھنس جانا بیان کی ہے۔''

## (۲۸) ﴿حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

خراسان سے سیاہ جھنڈوں کا آنا:

﴿قال عبدالرحمن الجرشى سمعت عمرو بن مرة الجملى صاحب رسول الله ﷺ يقول لتخرجن من خراسان راية سوداء حتى تربط خيولها بهذا الزيتون الذى بين بيت لهيا وحرستا، قلت مابين هاتين زيتونة قال سينصب بينهما زيتون حتى ينزلها اهل تلك الراية فتربط خيولها بها.﴾ (کتاب الفتن: ص۲۱۵)

''عبدالرحمٰن الجرشی کہتے ہیں کہ میں نے صحابی رسول حضرت عمرو بن مرہ الجملیؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خراسان سے سیاہ جھنڈا ضرور نکلے گا یہاں تک کہ (اس جھنڈے کے ماتحت لشکر کے لوگ) بیت لہیا اور حرستا کے درمیان زیتون کے درخت پر اپنے گھوڑوں کو باندھیں گے، ہم نے پوچھا کہ کیا ان دونوں کے درمیان زیتون کا کوئی درخت ہے؟ فرمایا کہ اگر نہیں ہے تو عنقریب لگ جائے گا

تا آنکہ کہ وہ لوگ یہاں آ کر اپنے گھوڑے باندھ لیں۔"

## (۲۹) ﴿حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کا نام:

﴿عن ابی الطفیل رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال المهدی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی﴾

(کتاب الفتن: ص۲٦۰)

"حضرت ابوالطفیلؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مہدی کا نام میرے نام پر اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔"

## (۳۰) ﴿حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### یکے بعد دیگرے فتنوں کا ظہور:

﴿عن عوف بن مالک ان النبی ﷺ قال تجئ فتنة غبراء مظلمة ثم تتبع الفتن بعضها حتی یخرج رجل من اهل بیتی یقال له المهدی فان ادرکته فاتبعه و کن من المهتدین.﴾ اخرجه الطبرانی

(الحاوی: ج۲ص۸۰، کتاب البرہان: ج۲ص٦١١)

"حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا (عنقریب) اندھیری رات کی طرح چھا جانے والا ایک فتنہ بپا ہوگا، اس کے بعد پے در پے فتنے نمودار ہونا شروع ہو جائیں گے حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے مہدی نامی ایک شخص ظاہر ہوگا، اگر تم اسے پاؤ تو اس کی اتباع کر کے ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہو جانا۔"

## (۳۱) ﴿حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت﴾

### آسمان سے ایک ہاتھ کا ظہور:

﴿عن الزهری قال اذا التقی السفیانی والمهدی للقتال یومئذ یسمع صوت من السماء الا ان اولیاء اللّٰه اصحاب فلان یعنی المهدی. قال الزهری وقالت اسماء بنت عمیس ان امارة ذلک الیوم ان کفامن السماء مدلاة ینظر الیها الناس﴾ (کتاب الفتن: ص ۲۲۷)

''امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ جب سفیانی اور امام مہدیؓ قتال کے لیے آمنے سامنے ہوں گے تو اس دن آسمان سے ایک آواز سنائی دے گی کہ اے لوگو! خبردار! اللہ کے دوست فلاں یعنی مہدی کے ساتھی ہیں۔ امام زہریؒ کہتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے فرمایا اس دن کی علامت یہ ہوگی کہ آسمان سے ایک لٹکا ہوا ہاتھ (ظاہر ہوگا جو) امام مہدیؓ کے لشکر کی طرف اشارہ کر رہا ہوں گا اور لوگ بھی اس ہاتھ کو دیکھیں گے۔''

## (۳۲) ﴿حضرت قرة المزنیؓ کی روایت﴾

### امام مہدیؓ کی مدت حکومت:

﴿عن قرة المزنی قال قال رسول اللّٰه ﷺ لتملؤن الارض جورًا وظلما فاذا ملئت جورا وظلما بعث اللّٰه رجلا منی اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی فیملاها عدلا وقسطا کما ملئت جورا وظلما فلا تمنع السماء شیئا من قطرها ولا الارض شیئا من نباتها یمکث فیهم سبعا

او ثمانیا فان اکثر فتسعا﴾ (الحاوی: ج۲ص۷۳)
''حضرت قرۃ المزنیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تم زمین کو ضرور ظلم و ستم سے بھر کر رہو گے، چنانچہ جب ایسا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام پر اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، ان کے زمانے میں آسمان اپنا تمام پانی بہا دے گا اور زمین اپنی تمام نباتات اگل دے گی، وہ لوگوں میں سات یا آٹھ یا زیادہ سے زیادہ نو سال رہیں گے۔''

## (۳۴) ﴿حضرت قیس بن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

امام مہدیؓ کے بعد قحطانی خلیفہ ہوگا:

﴿عن قیس بن جابر الصدفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون من اھل بیتی رجل یملاء الارض عدلا کما ملئت جورا ثم من بعدہ القحطانی والذی نفسی بیدہ ماھو دونہ﴾ (الحاوی: ج۱ص۹۵)
''حضرت قیس بن جابر الصدفیؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا عنقریب میرے اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو زمین کو اسی طرح عدل سے بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہو گی پھر ان کے بعد قحطانی ہوگا اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، وہ ان سے کم نہ ہوگا۔''

## (۳۴) ﴿حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### بارہ خلفاء والی روایت:

﴿عن جابر بن سمرة عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لایزال هذا الدین قائما حتی یکون اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة﴾ (الحاوی: ج ۲ ص ۱۰۲)

''حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا حتی کہ بارہ خلیفہ ایسے ہو جائیں جن پر پوری امت متفق ہو گی۔''

### فائدہ:

علامہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس حدیث میں امام مہدیؒ کے وجود کی طرف اشارہ ہے اور وہی بارہویں خلیفہ ہوں گے کیونکہ گیارہ خلفاء کے بعد اب تک کوئی بارہواں خلیفہ ایسا نہیں آیا کہ اس کی خلافت پر پوری امت مجتمع ہو سکی ہو۔

## (۳۵) ﴿حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### دین کا مثلہ:

﴿عن ابی عبیدة بن الجراح رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال هذا الامر قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمه رجل من بنی امیة﴾ (کتاب الفتن: ص ۱۹۰)

''حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دین کا یہ معاملہ ٹھیک چلتا رہے گا یہاں تک کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص سب سے پہلے اس کا مثلہ کرے گا۔''

یہ روایت وجود سفیانی پر دلالت کر رہی ہے اور خروج سفیانی علامت ہے ظہور مہدیؓ کی۔ گویا اس روایت سے بھی ظہور مہدیؓ کا ثبوت ملتا ہے۔

## (۳۶) ﴿حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

دریائے فرات سے نکلنے والا خزانہ:

**﴿عن عبداللہ بن الحارث بن نوفل قال کنت واقفا مع ابی بن کعب فقال لا یزال الناس مختلفة اعناقهم فی طلب الدنیا قلت اجل قال انی سمعت رسول اللہ ﷺ یقول یوشک الفرات ان یحسر عن جبل من ذهب فاذاسمع به الناس ساروا الیه فیقول من عنده لئن ترکنا الناس یا خذون منه لیذهبن به کله قال فیقتتلون علیه فیقتل من کل مائة تسعة وتسعون﴾** (مسلم:۷۲۷۶)

''عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت ابیؓ فرمانے لگے طلب دنیا میں لوگوں کی گردنیں ہمیشہ مختلف رہی ہیں میں نے عرض کیا جی بالکل! پھر فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات میں سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ جب لوگ یہ خبر سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے، وہاں موجود لوگ یہ سوچیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو اس کے لیجانے کی چھوٹ دے دی تو لوگ یہ سارا ہی لیجائیں گے (اور ہمیں کچھ بھی نہ ملے گا) چنانچہ وہ اتنا قتال کریں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔''

## (۳۷) ﴿حضرت ذو مخبر رضی اللہ عنہ کی روایت﴾

### رومیوں سے جنگ کا تذکرہ:

﴿عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن ابی زکریا الی خالد بن معدان، وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير عن الهدنة قال قال جبير انطلق بنا الى ذی مخبر رجل من اصحاب النبی ﷺ فاتيناه فساله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله ﷺ يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا فتغزون انتم وهم عدوا من ورائكم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتى تنزلوا بمرج ذی تلول فيرفع رجل من اهل النصرانية الصليب فيقول غلب الصليب فيغضب رجل من المسلمين فيدقه فعندذلك تغدر الروم وتجمع للملحمة﴾ (ابوداؤد:۴۲۹۲)

''حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ مکحول اور ابن ابی زکریا، خالد بن معدان کی طرف روانہ ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، خالد نے ہمیں حضرت جبیر بن نفیر کے حوالے سے صلح روم کے متعلق یہ حدیث سنائی کہ حضرت جبیر ایک مرتبہ مجھ سے فرمانے لگے آؤ! ذرا حضور ﷺ کے ایک صحابی ذی مخبرؓ کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے، جبیر نے ان سے صلح روم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم عنقریب رومیوں سے امن و امان کی صلح کرو گے۔ اور ایک دشمن کے خلاف تم اور رومی جہاد کرو گے، تمہیں فتح، مال غنیمت اور سلامتی نصیب ہوگی پھر تم واپس لوٹ کر مرج ذی تلول مقام پر پڑاؤ ڈالو گے، اس موقع پر ایک عیسائی صلیب کو اونچا کر کے پکارے گا ''صلیب کی جے'' مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور وہ اس کو گرا دے گا اس موقع پر رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔''